یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی معہ محصول ڈاک ۸ر

قیمت صرف اخبار " " ۷ر

" " طلبا اور کم استطاعت اصحاب بشرط تصدیق ۷ر

قیمت صرف رسالہ قانونی " ۱۰ر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا۔ اور چندہ ختم ہونے پر باضابطہ اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔

نمونے کا پرچہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی۔ اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاوے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر منیجر پرنٹر پبلشر مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا ہنڈی خط کے ذریعہ سے بھیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہوگا۔

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۶ | امرتسر۔ مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۰ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

یورپین اقوام کیسی اور کسطرح تہذیب پھیلا رہی ہے

یورپین قومین جب کسی نئے ملک پر تصرف یا اجنبی سلطنتون اور ریاستون مین مداخلت کرنا چاہتی ہین تو ایسا کرنے کے لئے سب سے بڑا بہانہ اونکے پاس یہ ہوتا ہے کہ ہم تہذیب و شائستگی پھیلانا اور وحشیانہ جور و تظلم کی بیخکنی کرنا چاہتے ہین۔ مفتوحہ ممالک غیر پر قابض و متصرف رہنے کیلئے بھی اسی عذر سے کام لیا جاتا ہے۔ یہ پالیسی اب تقریباً کل مسیحی طاقتون نے کم و بیش اختیار کر لی ہے۔ مگر اس زبانی ادعا مین انگریزی قوم سب سے گوئے سبقت لیگئی ہے۔ اوسکا بیان ہے کہ ہندوستان جیسے عظیم الشان ملک پر بھی ہم فقط ہندوستانیون کی بہتری اور اونکو تہذیب و شائستگی سکھانیکے لئے قابض ہین۔ ورنہ اور کوئی ذاتی غرض نہین رکھتے۔ اونکا یہ دعوےٰ ملک مین تعلیم کا شوق پھیلانے کی حد تک تو بیشک درست ہے۔ لیکن چند برسون سے بالواسطہ طور پر اس تیر از کمان جستہ کو واپس لوٹانیکے لئے بھی جو جد و جہد کیا جا رہا ہے وہ صاف بتا رہا ہے۔ کہ انگریز اپنی اس دریا دلی پر سخت متاسف ہو کر اوس وقت کو پچھتا رہے ہین جبکہ یہ تیر ہندوستان مین اونکے ہاتھ سے نکل گیا۔ انسانی ہمدردی کا بیشک یہی مقتضا ہوا کرتا ہے کہ ویرانون اور جنگلون کو غیرون کے پسینہ سے سیراب کر کے رشک جنان بنا لینے کے بعد نہ فقط اون غریب مزدورون کو کان سے پکڑ کر ملک بدر کر دیا جاوے۔ بلکہ ان ممالک مین غیر یورپینون کا قدم رکھنا اس طرح منع کر دیا جائے جس طرح بہشت مین شیطان کا داخل ہونا۔ لیکن اس ہمدردی کا پیالہ اب اس قدر لبریز ہو گیا ہے کہ خود یورپ کے بعض مسیحی نیک سرشت منصف مزاج ان ہمدردانہ کارروائیون کو اور زیادہ عرصہ تک صبر و تحمل اور خاموشی کے ساتھ نہین دیکھ سکتے۔ اور انہون نے دیسی اقوام کی قابل رحم حالت کا خاکہ کھینچکر کل دنیا کو اوسکی طرف توجہ دلانیکی کوشش شروع کر دی ہے۔ چنانچہ اپریل گذشتہ مین لنڈن کی انجمن حفاظت دیسی اقوام کے سالانہ جلسہ مین مسٹر مورلی سابق وزیر انگلستان نے جو تقریر کی تھی اوسکا خلاصہ انگریزی قوم کے دعوی [illegible] اہلیت ناظرین پر منکشف کرنیکے لئے ذیل مین درج کیا جاتا ہے:-

مسٹر موصوف نے ارشاد کیا کہ "انگلستان کے مقبوضات مین آجکل جو حیرت انگیز پیمانہ پر ترقی ہو رہی ہے اوسکے مناسب یا نامناسب ہونیکے متعلق یہان کوئی سوال درپیش نہین۔ اس ترقی اور وسعت کا آخر کار مفید یا مضر ہونا واقعات پر منحصر ہے۔ اور میرے خیال مین اگر اسکا انتظام عمدہ کیا جاوے تو وہ مفید ہوگی مضر نہین ہوگی۔ اوسکے مفید ہونیکے لئے یہ ضروری ہے کہ اون اصولون اور ہمدردانہ طرز سلوک پر جنکا زبانی وعدہ کیا جاتا ہے عملی طور پر کاربند ہوا جاوے۔ مین جلسہ کے روبرو حسب ذیل ریزولیوشن پیش کرتا ہون۔ "یہ جلسہ اون جابرانہ اور بیجا افعال اور تدابیر پر جنکے ذریعہ سے افریقہ اور دیگر مقامات کی دیسی رعایا پر بسا اوقات یورپین اقتدار قایم کیا جاتا ہے سخت اعتراض کر کے ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ اور دیگر تعلق دار طاقتون سے اوسی منصفانہ اور ہمدردانہ پالیسی کو جو برسلز اور برلین کی کانفرنسون مین قرار پائی تھی فی الفور عمل مین لائی جانے کی درخواست کرتا ہے۔" آسٹریلیا کے بعض حصص مین جو دیسی کسی قدر باقی رہ گئے ہین اونکی حالت خود پرتھ کے بشپ کی تحریر سے معلوم ہو سکتی ہے۔ بشپ صاحب لکھتے ہین۔ کہ "بعض اضلاع مین اونسے عمدہ برتاؤ کیا جاتا ہے لیکن چند مقامات پر اونکے ساتھ نہایت ظالمانہ اور وحشیانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس ظلم کا بڑا باعث زیادہ تر میعاد مقررہ تک یورپین آبادکارون کی خدمت کرنیکا اجارہ ہے۔ یہ میعادی خدمتگزاری غلامی سے کم نہین۔ میری رائے مین پولیس کے قواعد بدل دیئے جانے چاہئین۔ اور بلاوجہ معقول دیسیون کو گولی سے ہلاک کر دینے کا اختیار پولیس سے چھین کر اونکو صرف اوس حالت مین بندوق سے مار دینے کا اختیار دیا جائے جبکہ کوئی دیسی اوسپر فی الواقع حملہ کر دے۔" یہ اقتباس سنانیکے بعد مسٹر مورلے نے حاضرین کو مخاطب کر کے دریافت کیا کہ کیا ایسے خوفناک حالات سنکر اونکو سخت افسوس نہ ہوا ہوگا۔ اگر انگلستان مین لوگ اس جور و تعدی پر اظہار تاسف کرین گے تو اسکا اثر ضرور مغربی آسٹریلیا کے آبادکارون پر پڑیگا۔ مغربی آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے حجت پیش کی ہے کہ یہ پابند عہود مزدور صرف ایک میعاد مقررہ کے لئے ملازم ہوتے ہین اور اونکو اس طرح کام کا مل جانا بہت مناسب ہے۔ اگر کام نہ ملے اور وہ بیکار رہین تو اونکی حالت بدتر ہو جائے۔ مگر یہ ویسی ہی پوچ اور فریب دہ دلیل ہے جیسی کہ زمانہ سابقہ مین بردہ فروشی کی حمایت

ہندوستان کی خبریں

پونہ کے طاعونی ہسپتال میں اگلے دن ایک نہایت افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ ایک دیسی کرسٹان مریض کو شفایاب بتلا کر ہسپتال سے خارج کیا گیا۔ مگر قبل ہسپتال چھوڑنے کے حسب قواعد اس کا کسی دافع تعدی مرکب سے نہانا ضروری تھا۔ چنانچہ اس کی تعمیل اس طرح کی گئی۔ کہ ہسپتال کے ایک اسسٹنٹ کو اس کرسٹان کے نہلانے کا حکم دیا گیا۔ جس نے بیچارہ تازہ شفایاب مریض کے سر پر خالص گندھک کا تیزاب معقول مقدار میں ڈالدیا۔ جس سے اسکی تمام جلد جل گئی۔ اور چند گھنٹہ ہی میں راہی عدم ہوا +

سر بدیال و پریتم داس متعلقین اخبار ہمدرد ہند لاہور جو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مہاراجہ جموں و کشمیر بنام ہمدرد ہند میں سزایاب ہوئے تھے۔ صاحب ڈویژنل جج لاہور کی عدالت سے اپیل میں بری کئے گئے +

جتوگ میں کمسریٹ کے ذخیرہ گھاس کو آگ لگ گئی۔ کوئی دو ہزار روپیہ کا چارہ جل گیا۔ تحقیقات ہو رہی ہے +

خبر ہے کہ مہامری جو گوالیار میں پھوٹی تھی دور ہو گئی ہے +

۱۹۔ اپریل کو پشاور میں بجلی گری دو آدمی اور دو ہاتھی امیر صاحب کے مر گئے +

کلکتہ کے جنرل پوسٹ آفس کا گھنٹہ گھر ۱۱ ہزار کے خرچ سے تیار ہو گیا ہے +

سیبی میں مسافران ریل میں ایک واردات طاعون کی دریافت ہوئی ہے۔ اور اس باعث سے شہر میں بہت جوش پھیلا ہوا ہے +

نیلگری ریلوے امید ہے کہ اسی سال کو نور تک آمد و رفت کیواسطے کھلجائیگی +

کلکتہ کے مارواڑی حضور ملکہ معظمہ کی تقریب جوبلی کی تعمیل اس طرح کرینگے۔ کہ اُسروز خیرات تقسیم کرینگے دعائیں مانگی جائینگی اور ایک ایڈریس ملکہ معظمہ کیخدمت میں بھیجا جائیگا +

سکھر سے ایک طاعون زدہ ہندو ڈیرہ غازیخان آیا۔ مگر اس کے عزیزوں نے ایک مہینہ تک اسے چھپا رکھا آخر کار صاحب ڈپٹی کمشنر کو حال معلوم ہوا اور جس شخص نے مریض کو چھپایا تھا اس کو ایک ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ملی +

ملتان کے میلہ سخی سرور میں بھی لاہور کے شالامار کے میلہ کی طرح ہندو بالکل شریک نہیں ہوئے +

چند روز ہوئے مسٹر سپنسر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و وائس پریزیڈنٹ میونسپلٹی ڈیرہ غازیخان ایک تنازعہ کے متعلق ایک مقام پر گئے وہاں اُنکے کتے نے ایک ہندو کی بلی ماردی۔ چنانچہ ہندوؤں نے چندہ کر کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب پر دعوے کیا۔ اور عدالت نے ایک روپیہ اُنسے مستغیث کو دلوا کر اُن کی مخلصی کی +

۱۶۔ ماہ گذشتہ کو جمعہ کے دن پشاور کی ایک مسجد میں شام کو جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو کچھ مٹھائی رکھی ہوئی ملی۔ چونکہ اس قسم کی مٹھائیوں کی خبریں یہاں پہنچ گئی تھیں۔ کسی نے اُس کو نہیں کھایا بلکہ دفن کروا دیا۔ تھوڑی سی مٹھائی شفاخانہ میں امتحان کیواسطے بھیجی گئی ابھی تک نتیجہ نہیں معلوم ہوا +

پشاور میں خانہ بخانہ معائنہ شروع ہو گیا ہے جس سے لوگوں کو عام تکلیف ہو رہی ہے خصوصاً مسلمانوں کو بباعث پردہ کے۔ لوگ چندہ کر رہے ہیں اور مجلسیں منعقد ہو رہی ہیں۔ کہ گورنمنٹ کی خدمت میں اس طاعونی قانون کی سختی کی شکایت کی جائے اور اسکی ترمیم اور ضروری اصلاح کی درخواست +

پشاور میں غلہ گندم پونے چھ سیر روپیہ کا بک رہا ہے +

دسویں فہرست جو پنجاب فیمن ریلیف فنڈ کو موصول ہوئی ہے معہ سنٹرل کمیٹی کے عطیات کے اسمیں ۵۷۷۶۲۵ روپیہ درج ہیں +

جڈیشل کمشنر اودھ نے لالہ سدھیشر نرائن ڈپٹی کلکٹر سیتاپور کی اپیل نامنظور کی اور سزائے قید تین سال و جرمانہ ۲۵۰۰ بحال رکھی +

بمبئی میونسپل کارپوریشن ۵۰ لاکھ روپیہ بمبئی کی از سر نو تعمیر کیواسطے قرض لینے والی ہے +

بمبئی کے مشہور سویلین مسٹر ایس ٹاگور عنقریب پنشن لینے والے ہیں۔ ہندوستانیوں میں یہ سب سے پہلے سویلین میں شامل ہوئے تھے۔ اور سب سے پہلے ہندوستانی سویلین ہیں جو اس طرح اپنے عہدہ کے فرائض سرانجام کر کے سرکار کی خدمات سے سبکدوش ہونگے +

صاحب سیکرٹری آف سٹیٹ کچھ عرصہ سے بنگال میں زنانہ ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی تعلیم پر غور کر رہے ہیں۔ اور اُنہوں نے ضروری آگاہی طلب کی ہے +

بلگام سے خبر موصول ہوئی ہے کہ شہر میں ہیضہ پھوٹنے کا بہت خوف ہے۔ شہر کے جنوب اور جنوب مشرق میں مرض پھیلا ہوا ہے۔ شہر بلگام اور صدر بازار میں بھی کئی وارداتیں پیش آئی ہیں +

ہندوستان میں ترسیل پارسل کے متعلق نئے قواعد عنقریب شائع ہونیوالے ہیں +

۲۹۔ اپریل کو پشاور کے ہندوؤں نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں ٹکنیکل مجوزہ انسٹیٹیوٹ بتقریب یادگار کے متعلق تجاویز پر غور کیا گیا +

کچھ مانڈوی سے بھی سخت طاعون پھوٹنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ راؤ صاحب کچھ اور بمبئی گورنمنٹ کی توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ گو یہاں کی آبادی صرف ۲۵ ہزار ہے ۷۰۔۸۰ اموات روز ہوتی ہیں۔ بلکہ پچھلے ہفتہ منگل کو ۱۰۰ تک اور بدھ کو ۸۴ تک پہنچ گئی تھی۔ ڈاکٹر لومسن اسکے انسداد کی تدابیر کا انتظام کرنیکے واسطے بھیجے گئے ہیں +

سکھر سے خبر آئی ہے کہ محکمہ ریلوے کا تنخواہ بانٹنے والا کلرک ایک ٹھیلہ پر حلقہ کے پلیٹ لگانیوالے کیساتھ ۱۸ جبکہ باگا ٹولہ اور لاکی کے مابین لین پر تنخواہ بانٹ رہا تھا۔ اسپر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ اور قریباً ۱۳ سو روپیہ لے کر چلے کلرک بال بال بچا۔ اور پلیٹ لگانیوالے کو اسقدر سخت ضربیں آئیں کہ بیہوش پڑا رہا +

پچھلے ہفتہ ایک انگریزی افسر کپتان پالٹی فورٹ ولیم کلکتہ میں سکتہ سے دفعتاً مر گئے +

برما میں پچھلے ہفتہ پردم سے رنگون کو جاتی ہوئی ٹرین پر ایک حادثہ پیش آیا۔ رنگون سے ۷۹ میل کے فاصلہ پر ایک صدمہ محسوس ہوا جس سے انجن اور ۶ گاڑیاں پٹری سے اُتر گئیں۔ ڈرائیور۔ فائرمین۔ اور تیل والے بال صرف ایک تیسری درجہ کے مسافر کو چوٹ آئی۔ اسمیں شک نہیں کہ مسافروں کا بچا رہنا تعجب خیز ہے۔ پٹری کے نیچے جو فش پلیٹ ہوتی ہے وہ ایک مقام پر سے ہٹائی گئی تھی۔ اور یہی باعث اس حادثہ کا تھا +

بمبئی کے سُنی مسلمانوں نے گرانٹ روڈ کے قبرستان بند کئے جانے کے خلاف نہ صرف گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل ارسال کیا ہے۔ بلکہ ایک وکیل کی معرفت میونسپلٹی کو نوٹس بھی دیا ہے۔ اور واضح کیا ہے۔ کہ ابھی قبرستان میں بہت زمین قابل استعمال تدفین باقی ہے +

مسلمانان بمبئی نے ایک عقیدتمندی اور جوش وفاداری سے بھرے ہوئے اڈریس کا مسودہ جشن جوبلی کی تقریب پر حضور ملکہ معظمہ کیخدمت میں پیش کرنے کیواسطے تیار کیا ہے +

ہفتہ مختتمہ ۲۸۔ اپریل میں بنگال میں ۶۷۸۴۷۶ آدمیوں کو امداد قحط مل رہی تھی۔ ہفتہ ماسبق یہ تعداد صرف ۶۵۴۶۱۲ تھی۔ بہار کی امداد قحط کیواسطے لوکل گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہندوستان سے افسر طلب کئے ہیں

گذشتہ ہفتہ سر انٹنی میکڈانل لفٹنٹ گورنر ممالک شمال مغربی کی سرسید سے علیگڈھ میں ملاقات کرنے کی ایک غرض یہ بھی تھی۔ کہ قواعد متعلق طاعون پر ان سے مشورہ کیا جائے۔ اور ایک ایسے شخص کی رائے لی جائے مسلمانوں کے خیالات کا مستند واقف کار ہے۔ بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اخبار پاؤنیر لکھتا ہے قبلہ سرسید نے سابق قواعد طاعون کی نسبت قطعی نارضامندی کا اظہار کیا جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے شائع کئے تھے۔ مگر جو اس امر کے معلوم ہونے پر کہ لوگوں میں سخت بے اطمینانی اور اضطراب پھیلا ہے واپس لے لئے گئے تھے۔ وہی اخبار لکھتا ہے کہ سرسید نے نئے قواعد پسند کئے۔ مگر اسبارہ میں مسلمانوں کے خیالات کو مدنظر رکھکر یہ بھی فرمایا کہ کسی ایسی حرکت کا ارتکاب سخت خلاف مصلحت اور خطرناک ہوگا جس سے مسلمانوں کے طریق پردہ میں کسی قسم کی مزاحمت لاحق ہو +

حال میں ہندوستان کی انگریزی فوج کے دو گوروں نے خودکشی سے جان دیدی ایک چھاؤنی مہو میں ہسپتال میں زیر علاج تھا۔ کہ دیوار سے کود کر مر گیا۔ اور دوسرے نے سمبلپور میں پہرہ دیتے ہوئے اپنے گولی ماری +

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار و سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا۔

مین پیش کیجاتی تہی۔ وہی بشپ صاحب لکہتے ہین۔ کہ اگر یورپین آبادکار دیسیون کو بندوق و سنگین اور شراب وغیرہ سے معدوم کرنیکی بجائے اونپر رحم و تلطف کرین اور اونکو تہذیب و شائستگی سکہائین تو وہ کام کے آدمی بن جائین۔ افریقہ مین دیسیون پر جو کچہہ ظلم و ستم برپا ہو رہے ہین اونکے معلوم کرنیکے لئے کپتان ہنڈ صاحب کی تازہ تصنیف کتاب کا پڑہ لینا کافی ہے۔ بلجیم کی فرمانروائی کانگو کے عربون کے مقابلہ مین آدم خور فوج سے کام لیتا۔ جو مقتولین کو میدان جنگ ہی مین چٹ کر جاتے تہے اور درندون کے لئے ہڈیان تک باقی نہ چہوڑتے تہے۔ (شرم شرم کے نعرے) حاضرین یہ ہین وہ طریقے جن سے یورپین افریقہ مین تہذیب پہیلا رہے ہین !!۔ ان مدعیان تہذیب کا شائستگی پہیلانا تو درکنار۔ جو کچہہ قدرے قلیل شائستگی پہلے سے موجود تہی اوسکا بہی سیتاناس کر دیا ہے۔ ریاست کانگو کے باشندگان جس عذاب مین گرفتار ہین اوسکا واضح کرنیکے لئے ایک ہی مثال کافی ہوگی۔ ایک عرب شیخ جو یورپین لوگون کا سچا خیر خواہ تہا۔ یورپ کی سیاحت کا بہت خواہش مند تہا۔ مگر ایک بلجین افسر نے حکام بالادست سے اجازت لئے بغیر اوسکو توپ سے اڑوا دیا۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام ضلع کے باشندے بے سردار ہو جانیکی وجہہ سے جدا جدا گروہ بن گئے اور آپس مین لڑ جہگڑ کر فنا ہو گئے۔ مغربی افریقہ مین جو دیسی یورپینون کی توپ و تفنگ سے بچے تہے۔ اونکو رم اور شراب سے ہلاک کیا جا رہا ہے۔ پس جبتک یہ کارروائیان جاری ہین تب تک تہذیب پہیلانے یا بردہ فروشی کے انسداد کا دعوے کرنا سخت مکاری اور بے ایمانی ہے۔ جنوبی افریقہ مین بہی ہم کچہہ کم ظلم و ستم نہین کر رہے ہین۔ بیتابلی لینڈ مین عام قاعدہ ہے کہ دیسی کمشنر (بمنزلہ تحصیلدار) دیہات مین جاکر سرداران قبایل سے مقررہ تعداد مزدورون کی طلب کرتا ہے جو اونکو حوالہ کرنے پڑتے ہین۔ اور لطف یہ ہے کہ مزدوری کی شرح جو حاکم چاہین مقرر کرین مزدورون کا کوئی حق نہین کہ چون و چرا کرین۔ یہ غلامی اور بیگار نہین تو کیا ہے ؟۔ یہ ایسی قابل ملامت حالت ہے کہ امپیریل گورنمنٹ کو ضرور اسکا تدارک کرنا چاہیئے۔ مجہے اسبات کا بہی سخت افسوس ہے۔ کہ ہم لوگون مین ایسے شخص پیدا ہو گئے ہین جنکو نشۂ حکومت نے بالکل سرمست کر دیا ہے۔ اور اونکا عام مقولہ ہے کہ دیسی مطلقاً کوئی حق نہین رکہتے۔ اگر ایسے خیالات ہماری سرکردہ جماعتون کے ذہن نشین ہو گئے تو پہر ہمکو آیندہ ہی کی نہین بلکہ سابقہ شان و شوکت اور گذشتہ کارنامون کی عزت سے بہی جنپر ہمکو اسقدر ناز ہے ہاتہ دہونا پڑے گا۔"

مسٹر مورلے کے بعد سر چارلس ڈلک نے بہی اسی مضمون پر تقریر کی اور ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہو گیا تقریر کنندگان کو غالباً آسام کے باغات چاء کے قلیون اور دیہاتی باشندگان ہند کی مصایب اور مشکلات کی کیفیت معلوم نہ ہوگی ورنہ وہ اونکا ذکر کرنا فراموش نہ کرتے۔ لیکن جبر و سختی کرنے کی عادت اب یورپین اقوام کی طبیعت مین ایسی راسخ ہو گئی ہے کہ مسٹر مورلے اور اونکے ساتہی لاکہہ سر پٹکین کوئی اثر پڑنے کی ذرہ بہر توقع نہین ہو سکتی۔ ٭

مسٹر ایم۔ ایف۔ او۔ ڈوایر ڈائرکٹر محکمہ زراعت پنجاب کا جو کاغذ لنڈن مین مجلس فنون کے روبرو پڑہا گیا تہا۔ اوسکی طرف مجملاً اشارہ کسی پچہلے ہفتہ کے اخبار مین کیا جا چکا ہے۔ صاحب موصوف ماسکو مین موسم سرما بسر کرنیکے بعد اپنے دو دوستون کو ہمراہ لیکر مرو۔ بخارا۔ سمرقند اور تاشقند کو گئے اور تین ہفتہ اس علاقہ مین بسر کرنیکے بعد باکو کو واپس آ گئے۔ مسٹر کرزن نایب وزیر خارجیہ ۱۸۸۹ء مین اس ملک مین سیاحت کر کے وہان کے حالات ایک ضخیم کتاب مین تحریر کر چکے ہین۔ مسٹر ڈوایر علاقہ آنروئے جہیل کاسپین کی روسی ریلوے سے وسط ایشیائی صوبجات کو جو فوایدپہونچے ہین اونکا ذکر کر کے اس لاین کے چند نقصون اور قباحتون کو بہی واضح کرتے ہین۔ مگر اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ باوجودیکہ روسیون کو اس نواح مین ریل بنانے پر ہندی ریلون سے زیادہ روپیہ خرچ کرنا پڑا ہے۔ مگر وہان ہندوستان کی ریلون سے کرایہ بہت ہی کم اور آسایش بہت ہی زیادہ ہے۔ توسیع آبپاشی کو وہ علاقہ مذکور کی زراعت کے لئے نہایت ضروری خیال کر کے افسوس ظاہر کرتے ہین کہ گورنمنٹ روس اس ضروری شعبہ کو پس پشت ڈالکر ہمہ تن ریلون کے بڑہانے مین منہمک ہے۔ اور ہر ایک امر کو جنگی مقاصد کے تابع کئے ہوئے ہے۔ مگر ہم ڈائرکٹر صاحب سے مؤدبانہ التماس کرتے ہین کہ کیلئے یہی نقص بعینہٖ وہ گورنمنٹ ہند مین نہین پا رہے۔ اگر یہ نقص موجود ہے (اور نے الواقع ہے) تو یا تو اونکو دوسری گورنمنٹ پر اعتراض نہین کرنا چاہیئے تہا۔ یا دوسرون کو نصیحت کرنیسے پہلے اپنے گہر کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تہی۔ صاحب موصوف کو ولایت سے واپس تشریف لائے ہوئے چہہ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر باوجود چار و نظر سی نہرون کے لئے ہائے پکار ہونیکے ہم نے مسٹر موصوف کی زبان یا قلم سے کوئی فقرہ اونکی تائید مین اس اشد ضرورت کے وقت بہی نکلتا نہین سنا یا دیکہا۔ بخارا۔ سمرقند اور ترکستان کے باشندون اور وہان کی صنعت و حرفت کا ذکر کرنے کے بعد ڈوایر صاحب روسیون کی نسبت خیال ظاہر کرتے ہین کہ ہندوستان کی سرحدی حفاظت اور بہادر فوج کی کیفیت معلوم ہو جانے پر وہ ہندوستان پر فوجکشی کرنیکے خبط سے جو کل روسی فوج اور تقریباً تمام تعلیم یافتہ روسیون کے سر پر سوار ہو رہا ہے باز آجائین گے۔ صاحب موصوف روسیون کو مشورہ دیتے ہین کہ تمدن اور ملک کی اندرونی حالت کو سنوارنے کے لئے جو کچہہ ہم نے ہندوستان مین کیا ہے وہ اس سبق سیکہین۔ اور انگریزون طریقون سے فایدہ اٹہانیکی کوشش کرین جن سے روس نے وسط ایشیا کو فتح کیا ہے۔ آخر مین روسیون کے حسن انتظام اور مستقل مگر ہمدردانہ پالیسی کی تعریف کیگئی ہے کہ اوسکی طفیل ترکستان مین جو ہمیشہ خانہ جنگیون کا آماجگاہ بنا رہتا تہا کامل امن و امان قایم ہو گیا ہے۔ اور وہان کے باشندے جنگ جوئی چہوڑ کر علم و ہنر اور شائستگی کی برکات سے بہرہ اندوز ہونے لگ گئے ہین۔ ٭

مصر مین سلطان المعظم کی مالی امداد کے لئے بڑی جوش کے ساتہہ چندہ جمع ہو رہا ہے۔ بقول ہمعصر جامع العلوم ایک ہمارے ملک کے بزدلے اور اپنا ہی پیٹ پالنے والے مسلمان ہین کہ کروٹ تک نہین لیتے۔ یہ ٹہیک ہے کہ یہ بالکل نادار ہین لیکن جب کبہی روپیہ صرف کر کے دینا کمانے کی امید ہوتی ہے تو پہر ان ہی مفلسون کے پاس کہان سے دولت اُبل پڑتی ہے۔ کوئی انہین عیاشی کا نیا طریقہ بتا دے تو بیوی کا پاجامہ بہی بیچ ڈالین۔ لیکن اب دین کی جڑ پر تیشہ رکہا ہوا ہے تو انکی جوتی سے۔ اِس غفلت کے جرم مین دنیاوی نتیجہ تو کچہہ عرصہ بعد انکو خود ہی معلوم ہو جائے گا۔ لیکن عاقبت کی بات معلوم کرنا ہی کوئی دشوار بات نہین رہی ہے۔ آخر مصری بہی تو مسلمان ہی ہین یا کوئی فرشتہ ہین ؟۔ اسکندریہ کے ایک دوکاندار نے اپنی کل نقدی و اسباب امداد فنڈ مین دیدیا۔ یہان کوئی حبہ دینا بہی گوارا نہین کرتا۔ وہان ہر مسجد مین صندوق رکہدیئے گئے اگر یہان بہی رکہدیئے جائین تو کیا کوئی آفت آئی ہے۔ مگر یہہ کام تو جب ہو کہ خدا نے اتنی توفیق دی ہو۔ ٭

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار ۲۳ اپریل کو لنڈن سے جنگ روم و یونان کے متعلق ایک خط لکہتا ہے جس مین وہ تصدیق کرتا ہے کہ آخری مرتبہ یونانی سرحد روم و یونان کو جب عبور کر آئے۔ اور اینمین سے جس قدر زخمی اور قیدی ترکون کے ہاتہہ آئے انہون نے خود اقرار کیا کہ ہمارے کمانیر یونانی باقاعدہ فوج کے افسر تہے۔ ترکون کو اس سے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونیکی معقول دلیل ملگئی۔ جس قابل تعریف تحمل سے ترک ان شورش انگیز اور سفلہ پن اور چہچورا پن سے اُبلتے ہوئے یونانیون کے مقابلہ پر خود اپنا بچاؤ کر رہے تہے اس مین کچہہ کلام نہ تہا۔ انہون نے صرف ایک شرط کی تہی کہ یونان کی باقاعدہ فوج ان حملہ آورون کے ساتہہ شریک نہ ہو۔ چونکہ یہ شرط ٹوٹ گئی اسلئے انجام کار لڑائی کی نوبت آئی۔ یہان اکثرون کا خیال ہے کہ جرمنی کی تحریک پر ترکون نے لڑائی شروع کی۔ یونانی باقاعدہ فوج کے افسرون کی موجودگی نے جو حملہ آورون مین شریک تہی۔ معقول عذر ترکون کے واسطے پیدا کر دیا۔ اور ترکی فوج آگے بڑہی۔ ابہی چند سال ہی گذرے ہین کہ یہ کہنا ایک عام رواج تہا کہ ترکی فوج بالکل ٹوٹی پہوٹی اور نکمی ہے اس مین تو کبہی کسی کو کلام نہین ہوا کہ ترکون مین سپاہگری کے قابل تعریف اور بے نظیر جوہر موجود ہین۔ مگر کسی شخص کو بہی یہ امید نہ تہی اور نہ کوئی اس کے واسطے تیار تہا کہ سب سے پہلے جو نامہ نگاران جنگ اوسمان پاشا کے کیمپ مین پہونچین گے۔ انکی تحریرون سے یہ معلوم ہو گا کہ وہ ترکی فوج دراصل و حقیقت کیسی ہے جسکی نسبت کہا گیا تہا کہ اسکے پاس کپڑے نہین ہین۔ اسکے سپاہی بہوکے مر رہے ہین اور انکو تنخواہ تک نہین ملتی۔ اب انہون نے جو حالات بہیجے ہین انکو پڑہکر معلوم ہوتا ہے

کہ ترکون نے جس شجاعت اور جانمردی کا میدان کارزار مین اظہار کیا ہے۔ جرمن سپاہ بھی اس سے بڑھکر نہ ثابت نہ ہوسکی۔ وہ توپخانہ ترکون کا جسکو سمجھا جاتا تھا کہ اس مین زنگ آلودہ توپین ہین۔ گھوڑے بالکل ندارد۔ اور گولہ بارود نام کو نہین۔ اب وہ کیا بنگیا؟ کوہی باتریان۔ میدانی قلعہ شکن توپین۔ گھوڑے زبردست۔ سپاہی اور جانور سب عمدہ سے عمدہ اعلےٰ درجہ کی حالت مین۔ اور اعلےٰ سے اعلےٰ بارود اور شائستگی اور تربیت بے نظیر! اب رہی پیدل فوج۔ اسکی نسبت صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ پہلے ہی دن کی لڑائی مین جس دلاوری سے اس نے یونانیون کے مورچے یکے بعد دیگرے سنگینون کی نوک پر رکھکر فتح کرلئے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ اب تک اس سے وہ جرأت۔ حوصلہ۔ دلاوری اور ہمت دور نہین ہوئی ہے جسکے بل پر عثمان پاشا کو بے نظیر عالیشان مگر بے ثمر فتح روسیون پر حاصل ہوئی تھی۔ درہ ملونا کی لڑائی مین جو جنگ کی کامیاب ابتدا ترکون کے واسطے ہوئی۔ اور جس سے انکی نمایان فتح کا آغاز ہوا۔ یہ زمین کی حالت کے باعث صرف توپخانہ اور پیدل فوج سے ہی کام لے سکے۔ مگر یونانیون کی خوب ہی درگت بنی۔ اور بری طرح پہنسے۔ جسکے پاس توپخانہ ہی سرے سے نہ تھا۔

درہ ملونا کا ترکون کے ہاتھہ مین آنا تھا کہ یونانیون کے صدر مقام لریسا اور دولوتک اور اگر ادہم پاشا کو پسند ہو تو خود اتھنز تک فتحیاب اور ظفر فوج ترکون کے واسطے سڑک صاف ہوگئی۔ ترک جوں جوں آگے بڑھتے گئے اپنے صدر مقام سے دور ہوتے گئے۔ برخلاف یونانیون کے جو اپنے صدر مقام سے قریب ہوتے گئے مگر اس سے بھی یونانی کچھہ فایدہ نہ اُٹھا سکے۔ اور آگے بڑھکر بھی ترکون کا ہی پلہ بھاری رہا۔ ادہم پاشا کے ساتھہ جو نامہ نگاران جنگ تھے کل تمام دن انکی طرف سے کوئی خبر موصول نہین ہوئی۔ گو پرائیویٹ تارین دیر بہ دیر آتی رہین۔ مگر اسکے برخلاف یونانیون کو کبھی ناگوار نہین کہ اپنی خبرین خوب رنگ آمیز اور چکنی چپڑی عبارت مین سپید و سیاہ ملاکر بھیجین۔ برخلاف اسکے ترکون کی طرف سے اس خاموشی کا مطلب یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ انکو زک ملی۔ اور وہ اپنی شکست کی مصیبت بھری خبرین چھپانا چاہتے تھے۔ نہین۔ بلکہ ادہم پاشا کی یہ عین دانائی تھی کہ اس نے قبل از اختتام جنگ خبرون کا بھیجا جانا روک دیا تھا۔ اور نیز یہ خیال بھی تھا کہ ترکی فوج کا نقشہ عمل حرب عام طور پر معلوم نہ ہوجائے۔ سارا دن برابر لڑائی جاری رہنے کی خبر موصول ہوئی ہے اور یوروپ نہایت اضطراب سے جنگ ٹرناووس کے نتیجہ کا منتظر ہے جسپر اسکی قسمت کا بہت کچھہ دارومدار ہے۔

ٹرناووس کی لڑائی تو ایک طرف ایک یونانی بیڑہ سربمہر احکام لیکر روانہ ہوا۔ ان احکام مین یہ نہ لکھا ہو کہ ڈارڈنیلز مین گھس جاؤ۔ اور قسطنطنیہ پر گولہ باری کرو! خیر یہ تو باتین بہت دور کی ہین۔ مگر اکثرون کا خیال تھا کہ جنگی بیڑہ کا لحاظ رکھکر چین و جاپان والی نظیر نہ پیش آئے۔ مگر افسوس کہ ترکی بیڑہ یونانیون کے واسطے آسان لقمہ نہ ثابت ہوا۔ ریاستہائے بلقان کی طرف سے بہت کچھہ خوف تھا۔ مگر اب تک ان مین سے کسی نے کوئی خلاف امن حرکت نہین کی۔ البتہ عام افواہ یہ ہے کہ بلگیریا نے اس موقع پر ٹرکش گورنمنٹ پر مقدونیہ مین پانچ پادریون کے تقرر کے واسطے زور دیکر فوجین جمع کرنے کی دھمکی دی ہے۔ لیکن بالبالی نے اسکا جواب نہایت ہوشیاری اور دانائی بھرا دیا ہے۔ اور ساتھہ ہی یہ فہمایش کردی ہے۔ کہ بھلا ایسے مطالبہ کے واسطے یہ کوئی وقت ہے۔ یہ باتین فرصت کی ہین۔ ذرا یونان کے ساتھہ لڑائی ختم ہونے دو۔ پھر اسکا فیصلہ بھی کرلینگے۔ اب دیگر ریاستہائے بلقان کی طرف سے بھی اسی قسم کا اندیشہ ہے۔ باب عیسائی کہانتک انکے ساتھہ مراعات مدنظر رکھے گا۔ آخر اسکی کوئی حد ہے۔ اور یہی یوروپ کی عالمگیر جنگ کی کلید ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ آرمینیا و کریٹ کے فسادون اور جنگ یونان مین سینکڑون مسلمان مظلوم۔ ہزارون مستورات بیوہ۔ اور ہزارون بچے یتیم رہگئے ہین۔ باغیون نے قصبے کے قصبے اور قریے کے قریے جنمین مسلمان رہتے تھے پھونک کر خاک سیاہ کرڈالے۔ مسلمان خاتون عفت مآب اور مسلمانون کے معصوم بچے بے خانمان اِدہر اُدہر مارے مارے پھر رہے ہین جنکی دستگیری اور امداد ہر ایک مسلمان پر واجب ہے۔ عیسائی اپنے عیسائی بھائیون کے لئے تمام دنیا مین چندے جمع کر رہے ہین۔ گرجون مین فتح یونان کے لئے دعائین مانگ رہے ہین۔ مگر افسوس! ایک ہماری ملک کے مسلمان ہین کہ روپیہ سے امداد کرنا تو درکنار۔ درگاہ رب العالمین مین اپنے مظلوم بھائیون کے لئے ہاتھہ اُٹھاکر دعا کرنے سے بھی دریغ کرتے ہین۔ مصر کی طرح اگر ہندوستان کی مسجدون مین مسلمان مصیبت زدگان سلطنت عثمانیہ کے لئے صندوق رکھدیئے جائین۔ تو ایک معقول رقم فراہم ہوسکتی ہے۔ اور تو اور اگر عید الضحیٰ کے اس موقعہ پر قربانی کی کھالین ہی مظلوم و بیکس بیوگان و یتیمان سلطنت روم کے لئے دیدیجائین تو ہزارون روپیہ کی رقم جمع ہوجاتی ہے۔ علاوہ ازین شرعًا اس سے بہتر طریقہ ان کھالون کے مصرف کا نہین ہوسکتا کہ مظلوم و مجاہد فی سبیل اللہ مسلمانون کے معصوم بچون اور بیکس بیواؤن کے کام آئین۔ مسلمانون کو چاہیئے کہ اگر ان مین کچھہ جوش اخوت ہے اور وہ اجل ثواب کے طالب ہین۔ تو قربانی کی سب کھالین اس کار خیر مین دین۔ جو صاحب اس کار خیر مین شریک ہونا چاہتے ہین وہ قربانی کی کھالین ہمارے دفتر مین بھیجدین۔ انکو باضابطہ رسید دفتر ہذا سے دیجاوے گی۔ اور مجموعی رقم کی رسید باضابطہ ٹرکش قونصل جنرل متعینہ بمبئی سے منگواکر مشتہر کی جائے گی۔ جو صاحب کھالین دفتر ہذا مین ارسال فرمائین گے انکی تحریر پر مزدور کو حق الخدمت بھی دیا جاوے گا۔ بیرونجات مین جو صاحب اس نیک کام مین حصہ لینا چاہین وہ کھالون کو فروخت کرکے نقد روپیہ دفتر ہذا مین بھیجدین۔ بالخصوص اصحاب بالخصوص خریداران **وکیل** کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے شہرون اور قصبون کی کھالین جمع کرنے سے اجر عظیم کے مستحق بنین۔ +

ہم نے تجویز کی ہے کہ اکے عید الضحیٰ کی نماز کے موقعہ پر امرتسر کی عیدگاہ مین مسلمان مصیبت زدگان سلطنت عثمانیہ کے امدادی چندہ کے لئے صندوق رکھا جائے۔ امید ہے کہ اور شہرون کے مسلمان بھی اسکی تقلید کرکے سعادت دارین حاصل کرنے کی کوشش کرین گے۔ +

ہمعصر جسٹس آفدی ہیس لکھتا ہے کہ بمبئی کے ہندون مین زیادہ دلچسپی سے اسبات کا مشورہ ہورہا ہے کہ اعلےٰ حضرت سلطان المعظم کو حال کی فتح کی مبارکباد کا تار ایشیاٹی ہندو پارٹی کی طرف سے وزیر صیغہ خارجیہ کے نام روانہ کیا جائے۔

ادہر ہمعصر جامع العلوم مرادآباد جسکے اڈیٹر ماسٹر انبا پرشاد صاحب صوفی ہین بہت زور سے ترکون کے امدادی چندہ کی تحریک کر رہا ہے۔ اور نہایت پرجوش الفاظ مین مسلمانون کو حمیت و غیرت دلا رہا ہے۔ مگر افسوس! مسلمان (نام کے مسلمان) ہین۔ کہ چندہ دینا۔ اور مبارکباد کے تار بھیجنا تو درکنار خلیفۃ المسلمین کے لئے دعا مانگتے ہوئے ڈرتے ہین۔ البتہ سندھ اور مدراس سے جو دعائین اس ہفتہ ہمارے دفتر مین پہونچی ہین اور جس دلی جوش اور خلوص وقت سے علیحضرت سلطان المعظم کیلئے دعائین مانگی جاتی ہین اس سے پایا جاتا ہے کہ وہان کے مسلمانون کے دلون مین ابھی بہت کچھہ نور ایمان باقی ہے۔ ایک منظوم دعا جو سندھ سے موصول ہوئی ہے اسکے چند اشعار ہم ملاحظہ ناظرین کیلئے ذیل مین درج کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خداوند کریم مسلمانون کو اپنے بھائیون کی ہمدردی اور استقامت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ +

موسنو اب تم بدرگاہ خدا	ہاتھہ اٹھاکر سب کرو ملکر دعا
ساتھہ میرے تم بھی اب شامل رہو	میں دعا کرتا ہون تم آمین کہو
اپنے دل کو جانب حق دو رجوع	التجا کیجو خدا سے باخضوع
یا الٰہی یا الٰہ العالمین	بہر ختم انبیاء و مرسلین
کر مدد سلطان عالیشان کی	حضرت سلطان بن سلطان کی
یعنی سلطان الزمان عبدالحمید	ابن شاہ نامور عبدالمجید
جوکہ ہے خادم ترے درکا خدا	اور ہے خادم در خیر الورےٰ
اسکا ہو حامی و ناصر یا خدا	واسطے شافع امم روز جزا
واسطے صدیق و صادق بوبکر	روم کے سلطان کو دی فتح و ظفر
واسطے عادل عمر کے یا الٰہ	کر شہنشاہ روم کے دشمن تباہ
واسطے عثمان بن عفان کے	شاہ مان خاقان بن خاقان رہے
واسطے حیدر امام المتقیں۔	باظفر ہو وے امیر المومنیں
واسطے خاتون جنت فاطمہ	سلطنت ترکی ہو دایم قائمہ

پیشاور سے آمدہ مسلمانون نے جو زمین جائداد مسجد وغیرہ کی اپنے وطن مین چھوڑ آئے ہین اسکے معاوضہ مین گورنمنٹ سے زمین حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔ اسکی نسبت ہمارے ایک ہمدرد کا خط آیا ہے کہ اسکی مدد کرنی چاہیئے۔ ہم اس خط کو اس نوٹ کے ساتھہ شائع کرتے ہین کہ ہمارے ہمدرد کو اسکی مدد کرنی ہو تو وہ ہمارے دفتر مین روپیہ بھیجدے۔ ہم اسکو پیشاور بھیجدینگے۔ اور ہمارے ہمدرد کو اختیار ہوگا کہ جس مسلمان کو چاہے روپیہ دیدے۔ ایڈیٹر

مدراس کے ایک پنشن یافتہ سولین مسٹر سیول نے ۱۵ اپریل کو لنڈن مین مضمون "ہندوستان انگریزی قبضہ سے پہلے" پر لیکچر دیکر انگریزی حکومت اور ہندو راجون کے زمانہ کا مقابلہ کیا ہے۔ اور آخر مین یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گذشتہ زمانہ مین ہندوستان مین کامل خوشحالی ہونے کی نسبت ہندوون کا جو خیال ہے وہ بالکل غلط ہی۔ صاحب موصوف نے اس بحث مین اسلامی حکومت کے زمانہ کو شامل کرنا مناسب نہین سمجھا۔ اسکی وجہ شاید یہ ہوگی کہ اس وقت کی مستند تاریخین موجود ہین جن کی معتبر شہادت کو وہ کسی دلیل سے رد نہین کر سکتے تھے۔ آنریبل مسٹر رحمت اللہ سیانی نے بھی مباحثہ بجٹ کے دوران مین ہندوستان کی موجودہ حالت کی نسبت بیان کیا تھا کہ "اوس سرزمین پر جو کبھی معدن طلاء سمجھی جاتی تھی۔ اب چارون طرف سے فلاکت چھا رہی ہے"

آنریبل موصوف کا یہ فقرہ انگریزی اخبارات اور انگریزون کو سخت کھٹکا۔ اسکی تردید مین یہ عجیب و غریب فلسفہ چھانٹا جا رہا ہے لیکن ہم گذشتہ را صلوات کہکر زمانہ ماضی کو بالکل خارج از بحث کر دیتے ہین۔ اور پھر ان اینگلو انڈین حضرات سے سوال کرتے ہین کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ ہندوستان اس وقت دنیا کے باقی تمام مہذب و نیم مہذب ملکون سے مفلس اور قلاش ہے۔ ہندوستان کے بعد مفلس ترین ملک ٹرکی کو سمجھا جاتا ہے مگر وہانکے باشندگان کی بھی اوسط سالانہ آمدنی فی کس ۴ پونڈ (۶۴ روپیہ) یعنے ہندوستان کی سالانہ اوسط آمدنی فی کس سے اڑھائی گنا ہے۔ اس مین کلام نہین کہ انگریزی حکومت مین جو امن ہندوستان کو نصیب ہوا ہے وہ پہلے زمانہ مین بہت کم حکومتون مین اُسے حاصل ہوا۔ اور اس وقت بھی کئی دیگر ممالک کو ایسا امن نصیب نہین۔ لیکن یہ فطرتی امر ہے کہ غیر قوم کے فاتح کو خواہ وہ ہمدردی کا کتنا ہی دعوے کرے کبھی غیر جنس مفتوح قوم کی واقعی بہبود کا خیال نہین ہو سکتا۔ اور اس کلیہ قاعدہ کو مدنظر نہ رکھنے سے دونون فریق مغالطہ مین پڑے ہوئے ہین۔ انگریز یہ غلطی کر رہے ہین کہ وہ دیسیون کے ساتھ ہمدردی کرنے اور اونکی فلاح و بہبود مین ساعی رہنے کے ایسے وعدے کرتے ہین جن کو عملی طور پر مغایرت جنسی کی وجہ سے کبھی وہ پورا نہین کر سکتے۔ اور دیسی یہ دہوکہ کہا رہے ہین کہ زبانی یا تحریری قول و اقرار سے جب عملی کارروائی کو بالکل مختلف پاتے ہین تو شکوہ شکایت شروع کر دیتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اگر فرشتہ بھی زمین پر آبسے تو وہ خود غرضی سے نہین بچ سکتا۔ غیر قوم کبھی اپنے فائدہ پر دوسری قوم کی رعایا کے اغراض و مفاد کو مقدم نہین رکھ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ آزاد خیال سے آزاد خیال اور اشد لبرل انگریز بھی ہندوستان مین آکر پکا کنسرویٹو بن جاتا ہے۔ غیرون پر حکومت کرنیکے لیے آئینی سے آئینی گورنمنٹ پوری مطلق العنان ہو جاتی ہے۔ ہندوستانیون کو انگریزی قوم کا مشکور ہونا چاہیے کہ وہ اپنی مطلق العنانی کو تا بمقدور آئین حکومت کے غلاف مین چھپائے رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ جس غلاف کو اُسے مجبوراً کبھی کبھی اُتار کر علانیہ اپنی خود مختارانہ طرز حکومت کا جلوہ دکھانا پڑ جاتا ہے۔ پس دیسیون کے لیے سب سے عمدہ طریق یہی معلوم ہوتا ہے کہ مخاصمانہ شکایت کرنا چھوڑ کر اپنا دکھڑا روتے رہنے پر کفایت کیے جائین۔ اگر اونکی قسمت کے مالکون کو کبھی خیال آگیا تو کچھ آنسو پونچھ دیے جائین گے ورنہ خیر۔

جنگ روم و یونان کی کل کیفیت ہمارے ناظرین کو تار برقیون سے معلوم ہو رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ ریوٹر سچی خبرون کو بھی ایسی مبہم اور دہوکا دینے والی بندش الفاظ سے بیان کرتا ہے کہ اس کا جبلی تعصب اس سے صاف نمایان ہے۔ تاہم صداقت چھپی نہین رہ سکتی۔ یونان کا جس شرمناک طور پر اور سخت ذلت اور نامردی کے پیرایہ مین بھرا ہوا کچومر نکلا ہے۔ اس کے متعلق ایک پرجوش اور ہمدرد مسلمان نے ایک قطعہ تاریخ ترکون کی فتح پر ہمارے پاس بھیجا ہے جو ذیل مین درج کیا جاتا ہے:-

درگذر پر نہ کریٹی سمجھے — کہ یہ احسان کیا ٹرکی نے
نخوت و کبر سے ٹالا اُس کو — جو کہ فرمان کیا ٹرکی نے
ہو کے مجبور بہ جنگ آمادہ — آخر اعلان کیا ٹرکی نے
مرض خود سری اعداء کا — فکر درمان کیا ٹرکی نے
داروئے آب دم تیغ پلا — دفع ہذیان کیا ٹرکی نے
دستبازی کی دکھائی طاقت — خوب سامان کیا ٹرکی نے
عقدۂ جہل مرکب یوروپ — حل و آسان کیا ٹرکی نے
فکر تاریخ مین تھا مین کہ لکھون — رفع خلجان کیا ٹرکی نے
ہاتف غیب نے بے جہد کہا — فتح یونان کیا ٹرکی نے

۱۳۲۶ ۱۲
۱۳۱۴ھ

عالی جناب حسین کامی بک ٹرکش قونصل متعینہ کرانچی جو چند روز امرتسر مین شیخ **غلام محمد** صاحب مالک اخبار وکیل کے مہمان رہے معززین بٹالہ کے مدعو کرنے پر بٹالہ تشریف لیگئے تھے اسٹیشن بٹالہ پر وہان کے معزز ہندو مسلمان صاحبان نے نہایت گرمجوشی سے انکا استقبال کیا۔ منشی بشمبر داس صاحب (منشی) نے جو بٹالہ کے معزز خاندان بھنڈاریان مین سے ہین جناب کی تشریف آوری پر فی البدیہہ ایک غزل کہی جس کا مقطع یہ ہے ؎

منشی بخیر مقدم و وصف سفیر روم
گفت این غزل بفضل خداوند کارساز

کونسل صاحب نے فارسی زبان مین شکریہ ادا کیا۔ بٹالہ کے ہندو صاحبان کا یہ برتاؤ ہر طرح پر قابل تحسین و آفرین اور مسلمانون کے دلی شکریہ کا مستحق ہے۔ جناب قونصل صاحب بٹالہ سے قادیان تشریف لیگئے وہان بھی انکا استقبال نہایت گرمجوشی سے ہوا۔ مرزا صاحب نے اپنے معزز مہمان کی تواضع و مدارات بہت کشادہ دلی سے کی۔ ۸ مئی کو دس بجے دن کے قونصل صاحب امرتسر واپس تشریف لائے اور شیخ **غلام محمد** صاحب پروپرائٹر اخبار **وکیل** کے مہمان رہکر ۹ مئی کو اڑھائی بجے کی گاڑی مین لاہور تشریف لیگئے۔ رخصت کے وقت ایک معقول جماعت معززین کی مشایعت کیلئے اسٹیشن پر موجود تھی۔

اس ہفتہ ڈاک ولایت مین ایلسٹریٹڈ لنڈن نیوز اور اخبار گریفک کے نمبر موصول ہوئے ہین۔ ان مین جنگ روم و یونان کے متعلق ترکون کی دلاوری اور شجاعت کی کئی ایک بینظیر مثالین اخبارات مذکور کے خاص نامہ نگارون متعینہ میدان جنگ نے روانہ کی ہین۔ درہ ملونا پر جو لڑائی ہوئی اس کے حالات مین ایک مختصر سی کیفیت حافظ پاشا کے کام آنے کی ہے جو دلچسپی سے خالی نہین جس وقت ادہم پاشا کو قسطنطنیہ سے یونان پر یورش کرنے کا حکم ملا شجاعان روم نے ایک لحظہ بھی توقف نہ کیا۔ اور ادہم پاشا نے جس کی شجاعت اور قابلیت فن جنگ مین کسی کو کلام نہین فی الفور درہ ملونا کے رستہ فوج کو دہاوے کا حکم دیا۔ ایک اسی برس کا بوڑھا کمانیر حافظ پاشا اپنے دستہ کو لیکر جوش مین سب سے آگے گھوڑا اڑائے دہاوا کر رہا تھا کہ اردلی نے احتیاطاً صلاح دی کہ آپ گھوڑے سے اتر لیجیے۔ حافظ پاشا گو بوڑھا تھا مگر جوش اور ہمت شباب کا دم بھرتے تھے بگڑ کر بولا "ہونہہ! مین روسیون کے ساتھ معرکہ کارزار مین گھوڑے سے نہین اترا تھا اب کیون اترون؟" اتنے مین بائین بازو پر غنیم کی ایک گولی لگی۔ اس شجاع نے کچھ پروا نہ کی اور برابر بڑھے چلا گیا۔ اتنے مین دوسری گولی دہنے بازو پر لگی مگر اب بھی یہ گھوڑے سے نہ اترا۔ اور آگے ہی بڑھے گیا۔ یہان تک کہ آخر کار ایک گولی عین حلق مین لگی۔ اور بوڑھے بہادر حافظ پاشا نے جام شہادت نوش فرمایا۔!

بسی سے ہمارا ایک نامہ نگار نہایت افسوس اور دلی قلق کے ساتھ جس مین تمام باشندگان بسی اور رعایائے امرگڈھ (ریاست پٹیالہ) شریک ہین اس ہمدردی اور رنج کا اظہار کرتا ہے جو ناظم عبدالحمید خان صاحب کی علیحدگی پر یہان عام طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ ناظم صاحب ۹ ماہ تک اس مقام پر رہے اور جس دیانت مستعدی اور لیاقت اور محنت سے اپنے فرائض کو انجام دیتے رہے وہ انہی کا حصہ تھا یہی باعث ہے کہ آپ کو یہان بینظیر ہر دلعزیزی حاصل ہو گئی تھی جس افسوس اور اظہار رنج کے ساتھ لوگون نے آپ کو یہان سے رخصت کیا ہے وہ معرض تحریر مین نہین آسکتا

لاہور کا روزانہ انگلو انڈین سول اینڈ ملٹری گزٹ جنگ ٹرکی و یونان کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھتے ہوئے بڑے فخر سے بیان کرتا ہے کہ ہمکو محکمہ کوارٹر ماسٹر جنرل کی شاخ صیغہ خبر رسانی سے یونانی سرحد کا ایک قابلِ تعریف نقشہ موصول ہوا ہے پھر اسی نقشہ کے حوالہ سے درہ ملونا اور درہ زیگاس کا موقعہ بتا کر کہ اوّل الذکر کوہ خاصیہ کے مشرق ہین اور دوسرا کوہ مذکور کے مغرب ہین ہے تحریر کرتا ہے کہ لاریسہ جسکو ترک نیمی شہر کہتے ہین ایک یونانی سلسلہ ریلوے کا شمالی انتہائی سٹیشن ہے۔ مگر ناظرین کو اوس نقشہ میدانِ جنگ کے معائنہ سے جو ۳۰ مئی کے وکیل کے ساتھ شائع کیا گیا ہے اور جس کی نقل ۱ مئی کے روزانہ پیسہ اخبار مین بھی درج ہے معلوم ہو جائے گا کہ یونانی ریلوے کا وہ سلسلہ جس کا اخبار مذکور نے ذکر کیا ہے۔ لاریسہ پر ختم نہین ہوتا۔ بلکہ لاریسا سے تقریباً ۲۵ میل آگے جا کر عین ترکی سرحد پر بندر پلاطانا سونا کے قریب ختم ہوتا ہے جو نقشہ ایسا نامکمل ہو اوس کو سول صیغہ ہمہ دانی کا دعوے کرنے والا اخبار ہی قابل تعریف کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ ممکن ہے اس نقشہ کی تیاری کے وقت لاریسا سے آگے ریلوے تیار نہ ہوئی ہو اور اس لیئے اوس مین اوس کا نشان نہ کیا گیا ہو۔ لیکن ہمارے انگلو انڈین ہمصر کو جو معاملات ٹرکی مین اس قدر بڑھ بڑھ کر رائے زنی کرتا ہے۔ ایسی فاش غلطی سے بچنے کے لیئے اپنے باتعریف نقشہ پر اعتماد نہ کر کے کسی تازہ تیار شدہ نقشہ یونان و ٹرکی کا معائنہ کر لینا چاہئے تھا۔

ہم امید کرتے ہین کہ ہمارا وہ لاہوری ہفتہ وار انگریزی ہمصر جو سول اینڈ ملٹری گزٹ کا خوشہ چین ہے کچھ کے بعد باوجود قلب ماہیت کے اب بھی فرط پیٹریاٹزم (حب الوطنی) سے مجبور ہو کر ہمارے مضامین کا ترجمہ سول والون کے پاس بھیجنے کی دزخواستین کرتا رہتا ہے اور خود بھی مقتضائے طبیعت سے معذور ہونے کے باعث زہر اُگلنے سے دریغ نہین کرتا۔ اس نہایت ہی ضروری اصلاح کو اپنے ماباپ اخبار کے پاس بھیجکر اُسکو ممنون کریگا۔

کریٹ کو انگلستان نے ایک کوہی باتری توپ خانہ کی روانہ کی ہے۔ یہ باتری انگلستان کے ایک بندرگاہ مین مقیم تھی اور ڈیپو کا کام دیتی تھی۔ مگر کل یورپ مین اور کوئی کوہی باتری اس وقت انگلستان کے پاس موجود نہ ہونے کی وجہ سے بجبور اوسی کو بھیجنا پڑا۔ اس مین چھ توپین ۲½-۲ انچ قطر کی نالی رکھنے والی ہین فوجی استعداد مین انگلستان کی اسقدر بے بضاعتی دیکھکر تعجب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس شیخی پر دنیا کے ہر ایک حصہ مین ترتیب سلطنتون سے اس قدر دون کی لے رہا ہے۔ ڈیپو کی پلٹنون اور باتریون سے اشد مجبوری کے وقت جب کہ صفدار اور کارکن پلٹنین یا باتریان غیر منتفی ثابت ہون کام لیا جاتا ہے۔ مگر کل برعظم کے تمام انگریزی مقبوضات مین جب سوائے اسی ایک ڈیپو باتریکے ،،،، اور کوئی باتری موجود ہی نہ ہو تو کیا کیا جاتا اس عظیم الشان انگریزی سلطنت کی برخلاف (بقول دشمنان) غریب و نادار اور مردبیمار سلطنت (ٹرکی) کے پاس اس وقت ۴۰ کوہی باتریان بہمہ وجوہ مکمل و تیار موجود ہین۔ یہ بیشک درست ہے کہ انگلستان نے اپنی سلطنت کی استقامت اور مقبوضات کی سلامتی کے لیئے زیادہ تر دارومدار بحری طاقت پر رکھا ہوا ہے اور اوسکی بحری طاقت ہے بھی لاریب بہت زبردست لیکن جنگی جہاز بری فوج اور بری سامانِ جنگ کی ضرورتون کو تو کبھی پورا نہین کر سکتے۔ اگر کبھی روس نے شمال المغربی سرحد سے ہندوستان پر یورشی کی تو اوس وقت کوہ ہمالیہ کی چوٹیون پر یا افغانستان اور ایران کے چٹیل میدانون اور ریگستانون مین پہونچکر دشمن کا مقابلہ کرنا جنگی جہازون کا کام نہین ہے۔ جنگی جہاز تو ضرورت کے وقت یہی کام دینگے جواب اونہون نے کریٹ مین دیا ہے کہ اس چھوٹے سے جزیرہ مین جس کا عرض اکثر موقعون پر چھ میل سے زیادہ نہین۔ دس دس میل تک گولہ پھینکنے والی توپین رکھنے کے باوجود مطلقاً امن قائم نہین کرا سکے۔ اور مجبوراً بری آلاتِ حرب اور فوج سے کام لینا پڑا۔

انگلستان کی فوجی استعداد بھی بہت نامکمل اور محتاج اصلاح ہے۔ اور جب تک یہ مکمل نہ کر لی جائے تب تک مدبران انگلشیہ کو ایسی چالون سے محترز رہنا واجب ہے جو ایک دن اوس کو قبل از وقت ایک جنگ مہیب مین مبتلا کرنے کا موجب ہو سکتی ہون۔ لیکن آثار موجودہ اس توقع کے پورا ہونیکے منافی ہین۔ اور یہ امر اب یقین کے مرتبہ تک پہنچتا جاتا ہے کہ ٹرانسوال سے لڑائی اٹل ہو گئی ہے۔ اکثر انگریز ڈاکٹر جمعین سے اس وجہ سے ناراض نہین ہین کہ اونہون نے کیون ایک دوست ریاست پر یورش کی۔ بلکہ اس لیئے کہ اوس نے قبل از وقت ٹرانسوال پر حملہ کر کے بنی بنائی کھیل کو بگاڑ دیا۔

بعض انگریزی اخبارات مسٹر چمبرلین وزیر نوآبادیہائے انگلستان پر الزام لگا رہے ہین کہ انگلستان اور ٹرانسوال مین وہ جنگ کرانا چاہتے ہین۔ وہ کنسرویٹو فریق کے لیڈر بننے کے خواہشمند ہین۔ اور اُنکا خیال ہے کہ فریق مذکور کی جنگجو جماعت کی طرفداری کرنیسے وہ اپنے مدعا مین جلد کامیاب ہو جائینگے۔ ایک ذمہ دار اور برسرِ کار وزیر کے حق مین یہ بہت سخت الزام ہے۔ مگر الزام لگانیوالون کے پاس بھی ضرور کوئی معقول وجہ ہوگی۔ اونہی اخبارات کا بیان ہے کہ اکیلا ٹرانسوال ۴۵ ہزار قادر انداز بندوقچی میدانِ جنگ مین لا سکتا ہے اور جنگ ہونیکی صورت مین جنوبی افریقہ کی دوسری ٹمج جمہوری ریاست اورنج فری سٹیٹ اور انگریزی علاقہ کیپ کولونی کے ٹوچ بھی یقیناً اپنے ہم قومون کے ساتھ شامل ہو جائینگے۔ ریاست مذکور اوس وقت ۵۰ ہزار اور کیپ کولونی کے ٹوچ لوگ چالیس ہزار آدمیون سے ٹرانسوال کی اعانت کرینگے۔ اور اس ایک لاکھ نشانہ باز اور قواعد دان فوج کا مقابلہ کرنا انگلستان کیلئے آسان نہ ہوگا۔ مگر یہ جنگ دونون طرفونکی فوجون تک ہی محدود نہین رہیگی۔ بلکہ جنوبی افریقہ کے آٹھ لاکھ انگریز اور بویر باشندگان کی جانگداز معرکہ آرائی ہوگی جو اوس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ایک قوم کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ یہ امر بھی بعید از قیاس نہین کہ اوس موقعہ پر ساٹھ لاکھ دیسی باشندے یوروپین اقوام کے جور و تعدی کا بدلہ لینیکے لیئے اُٹھ کھڑے ہون اور دونون فوجونکا قلع و قمع کر دین۔ سولائیت کی کمیٹی تحقیقات محرم جمعین مین جب کیپ کولونی کے ایک معزز ٹوچ سے سوال کیا گیا کہ انگریزونکی ٹوچ رعایا کیسی کچھ وفادار ہے تو اوس نے جواب دیا کہ وہ حب قومی کو وفاداری پر مقدم سمجھتی ہین۔ ایسی نازک صورت مین بھی جب مسٹر چمبرلین۔ مسٹر گوشین وزیر امیر البحری اور اون کے دیگر ہمخیال مشیران سلطنت انگلشیہ ٹرانسوال کیساتھ لڑائی کرنے کی تیاریون مین سرگرمی سے مصروف ہون تو کم از کم یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ وہ ایک نہایت خطرناک رستہ پر قدم رکھنے لگے ہین +

نوآب گورنر جنرل نے ۴ مئی کو عام اعلان کے ذریعہ مشتہر کیا ہے کہ قیصرہ ہند کی شصت سالہ عہد حکومت کی یادگار مین ۲۱ و ۲۲ جون (پیر و منگل) کو تمام برٹش انڈیا مین تعطیل ہوگی۔ اس کے بعد نواب ممدوح منشاء ظاہر فرماتے ہین کہ قحط۔ وبا جیسی دو عظیم مصائب کی موجودگی مین جو ملک کی کثیر حصہ پر مستولی ہو رہی ہین سرکاری طور پر بڑے بڑے جشن کرنا یا لوگون کو بڑے بڑے جلسونکی ترغیب دینا مناسب نہین ہے۔ ہان اگر رعایا خود بخود اس مبارک موقعہ پر خوشی منائین تو سرکاری حکام ۱۸۸۷ء کی جوبلی کی طرح اوس مین شریک ہو سکتے ہین نواب ممدوح کو یقین ہے کہ ہندوستان کی کل رعایا متفقہ آواز سے حضور قیصرہ ہند کی فیاضی و الطافِ خسروانہ

× × × ×

مراسلات

قابل توجہ حکام مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی نظام

قانون میں اس امر کا بڑا لحاظ رکھا گیا ہے کہ کسی کے انصاف میں حتی الوسع دیر نہ ہونی چاہئے علی الخصوص مقدمات فوجداری کا انفصال کمال احتیاط و ہوشیاری سے عدل و انصاف کو مدنظر رکھکر بہت ہی جلد ہوا کرے تاکہ بیگناہ اشخاص جو آفت ناگہانی میں مبتلا ہوکر زیر حراست کشاں کشاں حاضر عدالت کئے جاتے ہیں بعد منکشف ہونے اصلی حالات کے الزام سے بری ہوکر رخصت کئے جائیں اور اصلی مجرم بعد تحقیقات کامل اپنے کئے کی سزا بھگتنے کیلئے محبس بھیجدیئے جائیں یا جیسی صورت ہو اُنکے ساتھ عمل کیا جائے +

جب کبھی فوجداری معاملات کے انفصال میں ایک منٹ کی بھی ناجائز تاخیر واقع ہوجاتی ہے تو انواع و اقسام کی خرابیاں پیدا ہوکر مقدمہ کی کایا پلٹ ہوجاتی ہے اور انصاف کا ناحق و ناروا خون ہوکے اصلی مجرم جرم سے بری ہوجاتے ہیں اور بے گناہ اشخاص مفت میں مجرم قرار پاکے اپنی عزت آبرو کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ ان تمام ابواب کو مدنظر رکھکر قانون نے ایک لحظہ کی تاخیر کو بھی انصاف میں جائز نہیں رکھا۔ چنانچہ ہماری سرکار عالی یعنی گورنمنٹ نظام نے بھی مقدمات فوجداری کا انفصال بہت جلد بلا تاخیر عمل میں آنے اور دوران مقدمہ میں مستغیث و ملزم و گواہان وغیرہ کے زیادہ عرصہ تک عدالت کے شکنجے میں نہ پھنسے رہنے کیلئے جو احکام کہ صاف صاف نافذ فرمائے ہیں۔ اُن میں سے چند احکام ناظرین کے ملاحظہ کیلئے اختصار کیساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں وہو ہذا

ہر ایک مقدمہ عام اس سے کہ علاقہ کوتوالی سے سپرد ہو یا نہ ہو بفور رجوع کے بہت جلد اس طرح پر فیصل کیا جائے کہ کسی قسم کی شکایت کا موقعہ کسی کو نہ ملے۔ اور قواعد تحقیقات میں نقص نہ ہو۔ اگر کوئی مقدمہ بلا وجہ موجہ یا بعد تکمیل مجوزکی سستی سے یا دوسری وجہ سے عرصہ تک ملتوی رہیگا۔ تو اُسکی بازپرس اور تدارک عمل میں آوے گا۔ گشتی صدر المہام عدالت نشان ۴۰ مورخہ ۲۹ شوال سنہ ۱۲۹۰ھ +

بعض فوجداری مقدمات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مقدمات مدت تک زیر تجویز پڑے رہتے ہیں جسکی وجہ سے ملزم کو قبل اسکے کہ جرم اُنپر صادر ہو ایک مدت دراز تک حوالات کی مصیبت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ فیصلہ کے بعد اُنکی نقول بہت دیر کرکے اُن کو دی جاتی ہیں لہذا حسب ذیل اُن کو حکم دیا جاتا ہے:—

(۱) صدر عدالتیں اور عدالتہائے اضلاع ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنے ماتحت عدالتہائے فوجداری کی کارروائیوں کو دیکھتے رہیں اور ماہانہ تنقیح میں جسکے دیکھنے کا مجلس نے حکم جاری کیا ہے اُن مقدمات کا حال بھی لکھیں +

(۲) فوجداری کے مقدمات جسقدر جلد ممکن ہو فیصلہ ہوجایا کریں اور بہت احتیاط رہے کہ ملزمان عرصہ دراز تک خواہ مخواہ زیر حراست نہ رہا کریں +

(۳) دوم و سوم تعلقداروں اور نیز تحصیلداروں کو عدالتہائے اضلاع کے ذریعہ سے اطلاع دی جاوے اگر کسی مقدمہ میں آئندہ یہ حالت پائی جاویگی تو مجلس اُس سے چشم پوشی نہ کریگی وغیرہ الخ گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان فوجداری ۴ مورخہ ۲۱ شوال سنہ ۱۳۰۲ھ

بڑے افسوس کی بات ہے کہ باوجود ایسے ایسے صاف و صریح تاکیدی احکام سرکار سے نافذ ہونیکے عدالت ناظم دیوانی و جائنٹ مجسٹریٹ درجہ اول ضلع گلبرگہ شریف کے اجلاس میں اندھا دھن عمل کیا جارہا ہے گویا کہ احکام متنافذہ سرکار سے جائنٹ مجسٹریٹ صاحب اور اُن کی کارروائی مستثنےٰ قرار پائی ہے۔ عدالت جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں جو مقدمات فوجداری کہ اصالتاً یا بذریعہ پولیس رجوع ہوتے ہیں ایک زمانہ دراز تک تجویز تو کجا تحقیقات تک عمل میں نہیں آتی ہے صرف تاریخیں تبدیل ہوہو کے ناحق انصاف کا خون ہورہا ہے جس وجہ سے بیچارے ملزمان جس میں ناکردہ گناہ بھی شامت کے باعث پھنسے رہتے ہیں۔ زیر حوالات محبس میں پابہ جولان ہوکر ایک عرصہ دراز تک قید کی سختیاں اپنی عزیز جانوں پر جھیلتے رہتے ہیں۔ اور مستغیث طالب انصاف۔ گواہ و پنچ۔ ایمانداری سے اصل واقعہ کو ظاہر کرنیکے لئے اپنا روزانہ کاروبار چھوڑ چھاڑ کے سفر کے صعوبات سہکر حاضر عدالت ہوتے ہوتے جب تھک جاتے ہیں تو بار بار کے حاضر عدالت ہونیسے تنگ آکر مقدمہ کی پیروی اور شہادت سے یک لخت باز آجانے ہی کو بار بار کی حاضری سے ترجیح دیتے ہیں +

اسوقت زیر حوالات ملزمان مقدمات خفیف و سنگین کے کئی ایک گروہ جنکا انفصال جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس سے ہونیوالا ہے بلا دریافت قفس محبس میں پڑے ہوئے مثل طائر ناطاقت پرواز کے تڑپ رہے ہیں پچیس تیس یوم میں ایکبار ملزم محبس سے عدالتمیں بلوائے جاتے ہیں اور بعد از حاضری تھوڑی ہی دیر میں بلا کسی دوسری کارروائی ہونیکے تاریخ پیشی تبدیل ہوکر پھر محبس میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ عدالتمیں بجز تاریخیں تبدیل ہونیکے انفصال مقدمات کی شکل مثل عنقا کے ہوگئی ہے +

جائنٹ مجسٹریٹ صاحب کی ایسی سست اور ڈھیلی خلاف ضابطہ کارروائی سے اول تو فریقین مقدمہ کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ ثانیاً بلا وجہ معقول ایک عرصہ تک ملزمان زیر حوالات کی خورد و نوش کا بار خزانہ سرکاری پر پڑتا رہتا ہے جسمیں بجز نقصان کے کوئی فائدہ مرتب نہیں۔ ثالثاً جب ایک زمانہ دراز تک ملزمان زیر تحقیقات باضابطہ عدالت سے حکم سزا صادر ہونیسے پہلے ہی حوالات میں قید کا بہت بڑا حصہ گذار چکیں۔ تو پھر ایک زمانہ بعید کے بعد باضابطہ سزا پاکر بلا مجرا وہی ایام سابق سزا کا بھگتنا کسقدر خلاف اصول انصاف ہے +

اب ہم اس خلاف قانون کارروائی کیطرف ناظم صاحب فوجداری صوبہ گلبرگہ شریف اور مجلس عالیہ عدالت کے حکام کی توجہ مبذول کرتے ہیں تاکہ حکام موصوف انتظاماً جائنٹ مجسٹریٹ گلبرگہ کی اس ناجائز اور خلاف ضابطہ کارروائی کا قرار واقعی تدارک فرماکے احکامات متنافذہ سرکار نشان ۴۰ مورخہ ۲۹ شوال سنہ ۱۲۹۰ھ و نشان ۴ مورخہ ۴ شوال سنہ ۱۳۰۲ھ کی پابندی کی نسبت اپنا تاکیدی حکم نافذ فرماویں۔ جس سے رعایا بہت جلد اپنی دلاوری کو پہنچا کرے۔ اگر حکام اس معاملہ میں بہت جلد توجہ نہ فرماوینگے۔ تو بہت بڑی خرابی پیدا ہوکر دادخواہوں کو صدہا قسم کی تکلیف و نقصان برداشت کرنا پڑیگا +

راقم اس خلاف ضابطہ کارروائی کا ہر روز دیکھنے والا

میارا اے بخت بہر غرق ما در شور دریا را + پر ماہی مگردان بادبان کشتی ما را

ترقی و تنزل یہ دونوں الفاظ ایسے توام ہیں کہ ایک کی انتہا کیساتھ دوسرے کی ابتدا لازمی طور پر وابستہ ہے جسکو ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں اور اُسکے ثبوت کے واسطے ہم کو کسی شہادت تاریخی کی ضرورت نہیں۔ کارخانہ عالم کی ہر ایک جزو کل پر اگر بنظر غائر دیکھا جاوے تو ہرگز اس مسئلہ سے انکار نہیں ہوسکتا۔ مثلاً آفتاب جسوقت طلوع کرتا ہے اُسوقت سے برابر ترقی کرتا جاتا ہے جبتک کہ نصف النہار تک نہیں پہنچتا جو انتہائی مرتبہ اُس کی ترقی کا ہے۔ اور جسوقت کہ یہ مرتبہ اُسکو حاصل ہوجاتا ہے اُس کے ساتھ ہی تنزل شروع ہوجاتا ہے۔ اور جب انتہائی مرتبہ تنزل کا گذر جاتا ہے تو پھر وہی دور ترقی شروع ہوتا ہے + آمدم بر سر مطلب۔ بعینہ یہ کیفیت اسوقت حضرت سلطان المعظم خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان خلیفۃ المسلمین خادم الحرمین شریفین سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کی ہے۔ ابتدا سلطنت کا یہ حال ہے کہ صرف چار سو ترکوں سے طغرل نے بنیاد اس سلطنت وسیع کی قائم کی۔ اور انتہائے ترقی زمانہ سلیمان اعظم میں ہوگیا اور اُسوقت سے دور تنزل شروع ہوا جسکے انتہا زمانہ تخت نشینی سلطان حال میں ہوگئی کہ بہت بڑا رقبہ سلطنت کا قبضہ سے نکل گیا۔ اور سچ پوچھو تو برائے نام صرف تھوڑا سا ملک حصہ یورپ میں رہگیا اور باقی نصیب دشمنان ہوا۔ اگر ہم اپنے اُسی کلیہ کے مطابق زمانہ حال کو بوادید حالات حضرت سلطان المعظم ابتدا زمانہ ترقی کا تصور کریں تو کیا ممکن نہیں ہے یا خلاف واقع ہوگا کیونکہ سلطان المعظم نے کوئی صیغہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں ترقی نہ کی ہو اور نہ کر رہے ہوں۔ اگرچہ متعصب پادریوں نے اور نیز اُنکے ہمصفیروں نے معاملات آرمینیا میں کوئی دقیقہ اس سلطنت عظمے کے (خدانخواستہ) برباد کرنے میں اور گھر میں بیٹھ کر قلم دوات سے حصہ بخرہ کرنے میں اُٹھا نہیں رکھا۔ مگر الحمد للہ جیسی مونہہ کی کھائی وہ اظہر من الشمس ہے۔ جبکہ ان متبع اناجیل اور اُنکے چیلے چانٹوں نے معاملہ مذکور میں خفت اُٹھائی تو پھر برخلاف حکم انجیل کے کہ جو تیری بائیں گال پر تھپڑ مارے اُسکے سامنے داہنا گال کردے۔ دوسرا فساد صوبہ کریٹ کا برپا کردیا بالآخر

اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یونان جس کی مثال ایک لومڑی کے بمقابلہ شیر ببر کے ہی سلطان المعظم سے نبرد آزما ہوا۔ ظاہر ہے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ یونان اور سلطان سے کیا مناسبت مگر حمایتی گدھیا عراقی کے لات مارتی ہے یہ جنگ چھڑ ہی گئی۔ یہ لڑائی اگر واقعی درمیان یونان اور سلطان کے ہی تو جلد اسکا فیصلہ ہوا جاتا ہے۔ اور اگر (کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں) تو وہ یقیناً طلسم جلد ٹوٹ جائیگا۔ اُسوقت یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ لڑائی سلطان سے نہیں ہے۔ بلکہ اسلام اور عیسائیت کی یہ آخری جنگ ہوگی جسکی **مخبر صادق** (روحی فداک) نے آج تیرہ سو برس ہوئے پیشین گوئی فرمائی تھی۔ اور ظاہر ہے کہ جب ایک حصہ اُس پیشین گوئی کا ظہور پذیر ہوا تو اُسکے ساتھ باقی حصہ بھی ضرور ظاہر ہوگا اور ظاہر ہونا چاہئے۔ اگر متعصب پادریوں نے یہ سمجھ کر کہ اسلام کو پردہ دنیا سے نابود کردیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نام پر مدد مانگی ہے تو اہل اسلام بھی اپنے اُسی قادر مطلق اور واحد بالذات کی فیصلہ کے منتظر ہیں۔ جسکا وعدہ اُسنے اپنے نبی آخر الزمان کی زبان سے فرمایا ہے۔ پس اے متعصب پادریو کیا تمہاری یہ نخوت اور ہرزہ سرائی بغیر رنگ لائے رہے گی ہرگز نہیں اگرچہ ایک روز چشم زخم پہنچنا ضروری ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ اُسوقت یہ عالم۔ عالم ثانی ہوگا۔ نہ معلوم کہ کتنی عورتیں بیوہ اور کسقدر بچہ یتیم اور کتنی ضعیف بے اولاد ہو دینگی اُسوقت (بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد) پس اپنے غرور سے باز آؤ اور حضرت سلطان المعظم کو اسقدر نہ ستاؤ کے وہ وقت جو نمونہ قیامت ہوگا ظہور میں آجاوے اور تر و خشک کو باقی نہ چھوڑے +

رباعی

اے یار جو تو کسی کو کل پاویگا — یہ یاد رہے تو بھی نہ کل پاویگا
اس دیر مکافات میں سن اے غافل — بیداد کرے گا آج کل پاویگا

آخر کار قصبہ کمیریاں ضلع ہوشیارپور بھی لیکھرامی بھائی بندوں میں شامل ہوگیا یہاں پر شہرہ ہو رہا ہے کہ کسی عیار نے ایک آدھ آریہ کے قتل کی دھمکی شائع کی ہے۔ لیکن تحقیقات کرنے پر نہ تو کوئی اشتہار ملا ہے نہ پختہ حالات معلوم ہوسکے ہیں۔ جس کی وجہ صرف یہی معلوم ہوتی ہے کہ غالباً یہاں کے آریہ صاحبان نے دیگر بھائی بندوں کی دیکھا دیکھی ایک دو ساعت کیلئے ایسا اشتہار یہاں بھی لگا دیا ہوگا جیسے فیروزپور وغیرہ شہروں میں پائی گئی ہیں۔ لیکن یہ بات قابل اظہار ہے کہ یہاں پر تا حال ہندو مسلمانوں میں ہر طرح سے اتفاق ہے۔ سوائے اسکے کہ گوشت کا خریدنا ہندوؤں نے قصابوں سے بند کردیا ہے۔ گویا اہل ہنود کا منشا ہے کہ نفاق کی تخم ریزی کی جاوے (نامہ نگار)

موضع مانسران ضلع ہوشیارپور میں منصفی دوسوہہ کا ایک نہایت شریف مسلمان بیلف ایک ہندو راجپوت کی قرقی کے واسطے گیا۔ ہندو راجپوت نے اپنی سابقہ بہادری کا خیال کرکے بیلف کو حد درجہ کی مار پیٹ کی۔ بیچارہ بیلف روتا پیٹتا بمشکل تھانہ تک پہنچا۔ جناب لالہ ٹھاکر داس صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے رپورٹ درج فرماکر ملزم کو گرفتار کرکے چالان عدالت کردیا۔ سنا گیا ہے کہ اب دو تین شخص ضمانت پر رہا ہیں۔ اور ۳ مئی تاریخ فیصلہ مقرر ہوئی ہے۔ نتیجہ سے اطلاع دی جاویگی۔ آجکل ہندوؤں کی دلیریاں گورنمنٹ کا بھی مقابلہ کر رہی ہیں۔ اگر کوئی برہمن بیلف ہوتا تو اُس کی یہ تواضع نہ ہوتی جو کہ ایک مسلمان کی ہوئی۔ ہمارے نزدیک گورنمنٹ پر واجب ہے کہ ایسے دلیروں کو قرار واقعی سزا دیوے +

ہوشیارپور - ۲۸ - اپریل کی رات کو ایک اڑوڑہ نے اپنی آشنا اور دختر کو قتل کر ڈالا۔ ملزم گرفتار ہے۔ سنا گیا ہے کہ طوائف کی مرضی اپنی دختر کو اپنا قائم مقام بنانے کی تھی۔ اور اڑوڑہ قاتل اُسکے برخلاف تھا + (نامہ نگار) +

ساہوکاروں سے اس مفلسی کے زمانہ میں ہر شخص کو اتفاق پڑتا ہے ان لوگوں کی کتاب جس کو بہئی کہتے ہیں گورنمنٹ میں بھی مستند مانی جاتی ہی۔ لیکن ایسی خطرناک کتاب ہوتی ہے کہ بدنیت لوگ آسانی سے کسی غریب کو اسکے ذریعہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جب چاہیں اس کا ورق تبدیل کرکے جو رقم چاہیں کسی کے نام درج کردیں اور عدالت اُسکو منظور کرنیپر مجبور ہو۔ اب تک تو ورق ہی علیحدہ کیا جاتا تھا۔ لیکن اب ایسا کاغذ ان بہیوں میں استعمال کیا جاتا ہی جس سے بلا ورق نکالے بھی حروف نامعلوم مٹ جاتے ہیں یہ احمد آبادی موٹا کاغذ ہوتا ہی جسپر مادہ بہت ہی دبیز چڑھا ہوا ہوتا ہی۔ اگر گورنمنٹ توجہ کری تو بیشک بہت کچھ جعلسازی کا بازار سرد ہوسکتا ہی۔ گورنمنٹ باہتمام خود ایسی کتابیں ساہوکاروں کے ہاتھ فروخت کرے جنپر خاص قسم کے حروف یا نشان بنے ہوئے ہوں اور اُنکی جلد اُکھڑ جانے کی حالت میں پھر ویسی تیار نہ ہوسکے اور ورق خارج ہونیکی حالت میں ورق ہاتھ نہ آسکے +

ان بہیوں پر حساب ایسی سیاہی سے لکھا ہوا جائز سمجھا جائے جو پختہ ہو اور مٹائے مٹ نہ جائے اسطرح جو کچھ کارروائی ہوگی وہ سچی ہوگی تاوقتیکہ بدنیت دوکاندار نے اول ہی سے بے ایمانی کی نہ ٹھان لی ہو۔ اگر گورنمنٹ ایسی تجویز کری تو رعایا بڑی احسانمند ہوگی ورنہ سود خواروں کے ہاتھ رعایا تباہ ہو رہی ہے + (جامع العلوم)

ہمارے لاٹ صاحب تو اپنی سپیچوں میں نیک دلی سے یہ فرما رہے ہیں کہ طاعون سے گورنمنٹ کا منشا کسیکے مذہب اور رسم و رواج میں مداخلت کرنا مقصود نہیں ہی لیکن اُنکا ہی بھائی برادر ولایت کا سب سے زبردست نیم سرکاری بلکہ بالکل سرکاری اخبار ٹائمز کچھ اور ہی کہتا ہی۔ اُسنے اپنے ۲ - اپریل کے اخبار میں اس عنوان سے کہ "گویا دیانت شکن ہی" ایک آرٹیکل لکھا ہی اُسکا منشا یہ ہی کہ:

"اہل ہندوستان نے چند ماہ گذشتہ میں اپنے ایسے رسوم اور اعتقادات کو خیرباد کہدیا ہی کہ صدہا سال میں ایسا ہونا ناممکن تھا مثلاً ہنود اور مسلمانوں کے اعتقاد اور رسوم کے مطابق مستورات کا (خصوصاً اعلیٰ ذاتوں میں) گھروں سے لیجاکر ہسپتالوں میں سپرد کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن انسداد وبا کے قانون کی تابعداری کے سبب اب یہ بات اُٹھتی جاتی ہی۔ اور شریف سے شریف ہندو اور مسلمانوں کی عورتیں ہسپتالوں میں جا رہی ہیں کہ جنکے گھر سے قدم باہر نکالنے کا دو چار ماہ پیشتر کوئی گمان بھی نہ کرسکتا تھا۔ اس ہی طرح ڈاکٹر ہافکن کا ٹیکا جسکے لئے ایک حیوان سے چیپ حاصل کیا جاتا ہی ہنود میں زیادہ ترقی پکڑ رہا ہی۔ چنانچہ ۸ - فروری کو حکام کلکتہ نے ڈاکٹر مذکور کیلئے ساٹھ حیوان خریدے تھے +

بمبئی گزٹ کے مطابق اس ٹیکے کو اسقدر ترقی ہوئی ہی کہ باوجود مذہبی تعصبات کے ہندوؤں نے زیادہ ٹیکا لگوایا۔ لیکن پارسیوں نے باوجود کمی آبادی کے سب قوموں سے نسبتاً زیادہ ٹیکا لگوایا یورپین مردوں عورتوں اور بچوں نے دیسیوں کے لئے جرأت کی مثال قائم کی۔ مگر مسلمان ٹیکا لگوانے میں سب سے پیچھے رہگئے جنکی نسبت خیال کیا جاتا ہی کہ تقدیر کے مسئلہ پر قائم رہنے کے سبب اُنہوں نے ایسا کیا تھا"

پھر وہی اخبار لکھتا ہی کہ "چونکہ ہمنے عہد کیا تھا کہ اہل ہند کے مذہبی معاملات اور رسوم میں دخل نہ دینگے۔ اسلئے آجتک ایسا قانون وبا کیلئے منظور نہیں کیا تھا۔ لیکن اب چونکہ انسانیت اور تمام ملک کی عافیت کیخاطر بعض لوگوں کے تعصبات اور مذہبی رسوم کو نظر انداز کرنے پر مجبور کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ ستی کی مذہبی رسم کو انسانی ہمدردی کیخاطر موقوف کرنے یا اُسکے بعد کم عمر بیویوں کی حمایت میں قانون زفاف کے جاری کرنیپر مجبور کئے گئے ہیں ہمنے انچا انچہ کرکے باوجود پرانے خیالکے ہندوؤں کی مخالفت کے اس میدان کو فتح کیا ہے"

اب گورنمنٹ فرمائے کہ ٹائمز سچا ہے یا گورنمنٹ سچی ہی جو ہمارے لاٹ صاحب یہ کہتے ہیں کہ بدنیت لوگوں نے گورنمنٹ کے منشا کو عوام پر غلط اور اُلٹا ثابت کیا +

ٹائمز کا آرٹیکل دیکھنے سے پیشتر تو ہمکو صرف یہی خیال تھا کہ گورنمنٹ سے اس قانون کے بنانے میں ناواقفیت رسم رواج کے سبب غلطی ہوئی لیکن اُسکا منشا اور نیت بالکل ٹھیک تھی وہ صرف وبا کو ملک سے دور کرنا اور رعایا کو محفوظ رکھنا چاہتی تھی۔ لیکن کیا اب ٹھیک طور پر یہ سمجھ لیں کہ قانون مذہب میں مداخلت کرنیکے لئے محض ایک بہانہ تلاش کیا گیا تھا۔ کیونکہ جب خود ٹائمز کہتا ہے کہ ہنود اور مسلمانوں نے اس قانون کی بدولت اپنی اُن رسوم اور اعتقاد کو چھوڑ دیا ہے جنکے ترک کرانیکا دو چار ماہ قبل کوئی خیال بھی نہ کرسکتا تھا تو کیا گورنمنٹ کو جو خود ہندوستان میں تشریف رکھتی ہی یہ بات نہ سوجھی ہوگی کہ اس سے مذہبی مداخلت ہوگی؟ +

حیوان کا چیپ لگا کر ہافکن کا ٹیکا لگایا جانا بیان ہی جسکو ہنود نے بخوشی منظور کرلیا ہی لیکن کیا گورنمنٹ نے ہنود کو اول آگاہ کردیا تھا کہ یہ گائے کے مواد سے ٹیکا لگایا جائیگا اور پھر بھی ہنود منظور کرلیتے تو ہم قبول کرلیتے کہ ٹائمز بالکل سچا ہی۔ ٹائمز نے یہی نہیں کہ ہندوستانیوں کو ٹیکے کی شرارت سے آگاہ کردیا ہو بلکہ یہ بھی سمجھا دیا ہی کہ انگریزی ادویہ کا استعمال ضرور مذہب خراب کرنیوالا ہے اور جو دیسی اناپ شناپ اُنکا بہت استعمال کرتے ہیں مذہب کو خیرباد کہتے ہیں +

ٹائمز یہ بالکل سچ کہتا ہی کہ سرکار نے ہندوستانیوں کے مذہبی میدان میں نہایت آہستہ آہستہ فتح حاصل کی ہی اور اُسکو ہم صاف لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ نے نہایت آہستہ آہستہ اور مخفی طور پر لوگوں کا مذہب بگاڑا ہی اور انسانی عافیت اور ہمدردی بقول ٹائمز محض ایک بہانہ اور دھوکا ہے + م م

مراسلات

قابل توجہ حکام مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی نظام

قانون میں اس امر کا بڑا لحاظ رکھا گیا ہے کہ کسی کے انصاف میں حتی الوسع دیر نہ ہونی چاہئے علی الخصوص مقدمات فوجداری کا انفصال کمال احتیاط و ہوشیاری سے عدل و انصاف کو مدنظر رکھکر بہت ہی جلد ہوا کرے تاکہ بیگناہ اشخاص جو آفت ناگہانی میں مبتلا ہوکر زیر حراست کشاں کشاں حاضر عدالت کئے جاتے ہیں بعد منکشف ہونے اصلی حالات کے الزام سے بری ہوکر رخصت کئے جائیں اور اصلی مجرم بعد تحقیقات کامل اپنے کئے کی سزا بھگتنے کیلئے محبس بھیجدیئے جائیں یا جیسی صورت ہو اُنکے ساتھ عمل کیا جائے +

جب کبھی فوجداری معاملات کے انفصال میں ایک منٹ کی بھی ناجائز تاخیر واقع ہوجاتی ہے تو انواع و اقسام کی خرابیاں پیدا ہوکر مقدمہ کی کایا پلٹ ہوجاتی ہے اور انصاف کا ناحق و ناروا خون ہوکے اصلی مجرم جرم سے بری ہوجاتے ہیں اور بے گناہ اشخاص مفت میں مجرم قرار پاکے اپنی عزت آبرو کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ ان تمام ابواب کو مدنظر رکھکر قانون نے ایک لحظہ کی تاخیر کو بھی انصاف میں جائز نہیں رکھا۔ چنانچہ ہماری سرکار عالی یعنی گورنمنٹ نظام نے بھی مقدمات فوجداری کا انفصال بہت جلد بلا تاخیر عمل میں آنے اور دوران مقدمہ میں مستغیث و ملزم و گواہان وغیرہ کے زیادہ عرصہ تک عدالت کے شکنجے میں نہ پھنسے رہنے کیلئے جو احکام کہ صاف صاف نافذ فرمائے ہیں۔ اُن میں سے چند احکام ناظرین کے ملاحظہ کیلئے اختصار کیساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں وہو ہذا

ہر ایک مقدمہ عام اس سے کہ علاقہ کوتوالی سے سپرد ہو یا نہ ہو بفور رجوع کے بہت جلد اس طرح پر فیصل کیا جائے کہ کسی قسم کی شکایت کا موقعہ کسی کو نہ ملے۔ اور قواعد تحقیقات میں نقص نہ ہو۔ اگر کوئی مقدمہ بلا وجہ موجہ یا بعد تکمیل مجوزہ کی سستی سے یا دوسری وجہ سے عرصہ تک ملتوی رہیگا۔ تو اُسکی بازپرس اور تدارک عمل میں آوے گا۔ گشتی صدر المہام عدالت نشان ۴۰ مورخہ ۲۹ شوال سنہ ۱۲۹۰ھ +

بعض فوجداری مقدمات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مقدمات مدت تک زیر تجویز پڑے رہتے ہیں جسکی وجہ سے ملزم کو قبل اسکے کہ جرم اُنپر صادر ہو ایک مدت دراز تک حوالات کی مصیبت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ فیصلہ کے بعد اُنکی نقول بہت دیر کرکے اُن کو دی جاتی ہیں لہذا حسب ذیل اُن کو حکم دیا جاتا ہے:—

(۱) صدر عدالتیں اور عدالتہائے اضلاع ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنے ماتحت عدالتہائے فوجداری کی کارروائیوں کو دیکھتے رہیں اور ماہانہ تنقیح میں جسکے دیکھنے کا مجلس نے حکم جاری کیا ہے اُن مقدمات کا حال بھی لکھیں +

(۲) فوجداری کے مقدمات جسقدر جلد ممکن ہو فیصلہ ہوجایا کریں اور بہت احتیاط رہے کہ ملزمان عرصہ دراز تک خواہ مخواہ زیر حراست نہ رہا کریں +

(۳) دوم و سوم تعلقداروں اور نیز تحصیلداروں کو عدالتہائے اضلاع کے ذریعہ سے اطلاع دی جاوے اگر کسی مقدمہ میں آئندہ یہ حالت پائی جاویگی تو مجلس اُس سے چشم پوشی نہ کریگی وغیرہ الخ گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان فوجداری ۴ مورخہ ۲۱ شوال سنہ ۱۳۰۲ھ

بڑے افسوس کی بات ہے کہ باوجود ایسے ایسے صاف و صریح تاکیدی احکام سرکار سے نافذ ہونیکے عدالت ناظم دیوانی و جائنٹ مجسٹریٹ درجہ اول ضلع گلبرگہ شریف کے اجلاس میں اندھا دھن عمل کیا جارہا ہے گویا کہ احکام متنافذہ سرکار سے جائنٹ مجسٹریٹ صاحب اور اُن کی کارروائی مستثنے قرار پائی ہے۔ عدالت جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں جو مقدمات فوجداری کہ اصالتاً یا بذریعہ پولیس رجوع ہوتے ہیں ایک زمانہ دراز تک تجویز تو کجا تحقیقات تک عمل میں نہیں آتی ہے صرف تاریخیں تبدیل ہوہو کے ناحق انصاف کا خون ہورہا ہے جس وجہ سے بیچارے ملزمان جس میں ناکردہ گناہ بھی شامت کے باعث پھنسے رہتے ہیں۔ زیر حوالات محبس میں پابہ جولان ہوکر ایک عرصہ دراز تک قید کی سختیاں اپنی عزیز جانوں پر جھیلتے رہتے ہیں۔ اور مستغیث طالب انصاف۔ گواہ و پنچ۔ ایمانداری سے اصل واقعہ کو ظاہر کرنیکے لئے اپنا روزانہ کاروبار چھوڑ چھاڑ کے سفر کے صعوبت سہ سہکر حاضر عدالت ہوتے ہوتے جب تھک جاتے ہیں تو بار بار کے حاضر عدالت ہونیسے تنگ آکر مقدمہ کی پیروی اور شہادت سے یک لخت باز آجانے ہی کو بار بار کی حاضری سے ترجیح دیتے ہیں +

اسوقت زیر حوالات ملزمان مقدمات خفیف و سنگین کی کئی ایک گروہ جنکا انفصال جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس سے ہونیوالا ہے بلا دریافت قفس محبس میں پڑے ہوئے مثل طائر ناطاقت پرواز کے تڑپ رہے ہیں پچیس تیس یوم میں ایکبار ملزم محبس سے عدالتمیں بلوائے جاتے ہیں اور بعد از حاضری تھوڑی ہی دیر میں بلا کسی دوسری کارروائی ہونیکے تاریخ پیشی تبدیل ہوکر پھر محبس میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ عدالتمیں بجز تاریخیں تبدیل ہونیکے انفصال مقدمات کی شکل مثل عنقا کے ہوگئی ہے +

جائنٹ مجسٹریٹ صاحب کی ایسی سست اور ڈھیلی خلاف ضابطہ کارروائی سے اول تو فریقین مقدمہ کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ ثانیاً بلا وجہ معقول ایک عرصہ تک ملزمان زیر حوالات کی خورد و نوش کا بار خزانہ سرکاری پر پڑتا رہتا ہے جسمیں بجز نقصان کے کوئی فائدہ مرتب نہیں۔ ثالثاً جب ایک زمانہ دراز تک ملزمان زیر تحقیقات باضابطہ عدالت سے حکم سزا صادر ہونیسے پہلے ہی حوالات میں قید کا بہت بڑا حصہ گذار چکیں۔ تو پھر ایک زمانہ بعید کے بعد باضابطہ سزا پاکر بلا مجرا وہی ایام سابق سزا کا بھگتنا کسقدر خلاف اصول انصاف ہے +

اب ہم اس خلاف قانون کارروائی کیطرف ناظم صاحب فوجداری صوبہ گلبرگہ شریف اور مجلس عالیہ عدالت کے حکام کی توجہ مبذول کرتے ہیں تاکہ حکام موصوف انتظاماً جائنٹ مجسٹریٹ گلبرگہ کی اس ناجائز اور خلاف ضابطہ کارروائی کا قرار واقعی تدارک فرماکے احکامات متنافذہ سرکار نشان ۴۰ مورخہ ۲۹ شوال سنہ ۱۲۹۰ھ و نشان ۴ مورخہ ۴ شوال سنہ ۱۳۰۲ھ کی پابندی کی نسبت اپنا تاکیدی حکم نافذ فرماویں۔ جس سے رعایا بہت جلد اپنی دلوری کو پہنچا کرے۔ اگر حکام اس معاملہ میں بہت جلد توجہ نہ فرماوینگے۔ تو بہت بڑی خرابی پیدا ہوکر دادخواہوں کو صدہا قسم کی تکلیف و نقصان برداشت کرنا پڑیگا +

راقم اس خلاف ضابطہ کارروائی کا ہر روز دیکھنے والا

میارا ے بخت بہر غرق ما در شور دریا را + پر ماہی مگردان بادبان کشتی ما را

ترقی و تنزل یہ دونوں الفاظ ایسے توام ہیں کہ ایک کی انتہا کیساتھ دوسرے کی ابتدا لازمی طور پر وابستہ ہے جسکو ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں اور اُسکے ثبوت کے واسطے ہم کو کسی شہادت تاریخی کی ضرورت نہیں۔ کارخانہ عالم کی ہر ایک جزو کل پر اگر بنظر غائر دیکھا جاوے تو ہرگز اس مسئلہ سے انکار نہیں ہوسکتا۔ مثلاً آفتاب جسوقت طلوع کرتا ہے اُسوقت سے برابر ترقی کرتا جاتا ہے جبتک کہ نصف النہار تک نہیں پہنچتا جو انتہائی مرتبہ اُس کی ترقی کا ہے۔ اور جسوقت کہ یہ مرتبہ اُسکو حاصل ہوجاتا ہے اُس کے ساتھ ہی تنزل شروع ہوجاتا ہے۔ اور جب انتہائی مرتبہ تنزل کا گذر جاتا ہے تو پھر وہی دور ترقی شروع ہوتا ہے + آمدم برسر مطلب۔ بعینہ یہ کیفیت اسوقت حضرت سلطان المعظم خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان خلیفۃ المسلمین خادم الحرمین شریفین سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کی ہے۔ ابتدا سلطنت کا یہ حال ہے کہ صرف چار سو ترکوں سے طغرل نے بنیاد اس سلطنت وسیع کی قائم کی۔ اور انتہائے ترقی زمانہ سلیمان اعظم میں ہوگیا اور اُسوقت سے دور تنزل شروع ہوا جسکے انتہا زمانہ تخت نشینی سلطان حال میں ہوگئی کہ بہت بڑا رقبہ سلطنت کا قبضہ سے نکل گیا۔ اور سچ پوچھو تو برائے نام صرف تھوڑا سا ملک حصہ یورپ میں رہگیا اور باقی نصیب دشمنان ہوا۔ اگر ہم اپنے اُسی کلیہ کے مطابق زمانہ حال کو بوادید حالات حضرت سلطان المعظم ابتدا زمانہ ترقی کا تصور کریں تو کیا ممکن نہیں ہے یا خلاف واقع ہوگا کیونکہ سلطان المعظم نے کوئی صیغہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں ترقی نہ کی ہو اور نہ کر رہے ہوں۔ اگرچہ متعصب پادریوں نے اور نیز اُنکے ہمصفیروں نے معاملات آرمینیا میں کوئی دقیقہ اس سلطنت عظمے کے (خدانخواستہ) برباد کرنے میں اور گھر میں بیٹھ کر قلم دوات سے حصہ بخرہ کرنے میں اُٹھا نہیں رکھا۔ مگر الحمد للہ جیسی مونہہ کی کھائی وہ اظہر من الشمس ہے۔ جبکہ ان متبع اناجیل اور اُنکے چیلے چانٹوں نے معاملہ مذکور میں خفت اُٹھائی تو پھر برخلاف حکم انجیل کے کہ جو تیری بائیں گال پر تھپڑ مارے اُسکے سامنے داہنا گال کردے۔ دوسرا فساد صوبہ کریٹ کا برپا کردیا بالآخر

اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یونان جس کی مثال ایک لومڑی کے بمقابلہ شیر ببر کے ہی سلطان المعظم سے نبرد آزما ہوا۔ یہ ظاہر ہے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ یونان اور سلطان سے کیا مناسبت مگر حمایتی گدھیا عراقی کے لات مارتی ہے یہ جنگ چھڑ ہی گئی۔ یہ لڑائی اگر واقعی درمیان یونان اور سلطان کے ہی تو جلد اسکا فیصلہ ہوا جاتا ہے۔ اور اگر (کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں) تو وہ یقیناً طلسم جلد ٹوٹ جائیگا۔ اُسوقت یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ لڑائی سلطان سے نہیں ہے۔ بلکہ اسلام اور عیسائیت کی یہ آخری جنگ ہوگی جسکی **مخبر صادق** (روحی فداک) نے آج تیرہ سو برس ہوئے پیشین گوئی فرمائی تھی۔ اور ظاہر ہے کہ جب ایک حصہ اُس پیشین گوئی کا ظہور پذیر ہوا تو اُسکے ساتھ باقی حصہ بھی ضرور ظاہر ہوگا (اور ظاہر ہونا چاہئے) اگر متعصب پادریوں نے یہ سمجھ کر کہ اسلام کو پردہ دنیا سے نابود کردیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نام پر مدد مانگی ہے تو اہل اسلام بھی اپنے اُسی قادر مطلق اور واحد بالذات کے فیصلہ کے منتظر ہیں۔ جسکا وعدہ اُسنے اپنے نبی آخر الزمان کی زبان سے فرمایا ہے۔ پس اے متعصب پادریو کیا تمہاری یہ نخوت اور ہرزہ سرائی بغیر رنگ لائے رہے گی ہرگز نہیں اگرچہ ایک روز چشم زخم پہنچنا ضروری ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ اُسوقت یہ عالم عالم ثانی ہوگا۔ نہ معلوم کہ کتنی عورتیں بیوہ اور کسقدر بچہ یتیم اور کتنی ضعیف لے اولاد ہو دینگی اُسوقت (بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد) پس اپنے غرور سے باز آؤ اور حضرت سلطان المعظم کو اسقدر نہ ستاؤ کے وہ وقت جو نمونہ قیامت ہوگا ظہور میں آجاوے اور تر و خشک کو باقی نہ چھوڑے +

رباعی

اے یار جو تو کسی کو کھپاویگا — یہ یاد رہے تو بھی نہ کل پاویگا
اس دیر مکافات میں سن اے غافل — بیداد کرے گا آج کل پاویگا

آخر کار قصبہ کمیریاں ضلع ہوشیارپور بھی لیکھرامی بہائی بندوں میں شامل ہوگیا یہاں پر شہرہ ہو رہا ہے کہ کسی عیار نے ایک آدھ آریہ کے قتل کی دھمکی شائع کی ہے۔ لیکن تحقیقات کرنے پر نہ تو کوئی اشتہار ملا ہے نہ پختہ حالات معلوم ہوسکے ہیں۔ جس کی وجہ صرف یہی معلوم ہوتی ہے کہ غالباً یہاں کے آریہ صاحبان نے دیگر بہائی بندوں کی دیکھا دیکھی ایک دو ساعت کیلئے ایسا اشتہار یہاں بھی لگا دیا ہوگا جیسے فیروزپور وغیرہ شہروں میں پائی گئی ہیں۔ لیکن یہ بات قابل اظہار ہے کہ یہاں پر تا حال ہندو مسلمانوں میں ہر طرح سے اتفاق ہے۔ سوائے اسکے کہ گوشت کا خریدنا ہندوؤں نے قصابوں سے بند کردیا ہے۔ گویا اہل ہنود کا منشا ہے کہ نفاق کی تخم ریزی کی جاوے (نامہ نگار)

موضع مانسران ضلع ہوشیارپور میں منصفی دوسوہہ کا ایک نہایت شریف مسلمان بیلف ایک ہندو راجپوت کی قرقی کے واسطے گیا۔ ہندو راجپوت نے اپنی سابقہ بہادری کا خیال کرکے بیلف کو حد درجہ کی مار پیٹ کی۔ بیچارہ بیلف روتا پیٹتا بمشکل تھانہ تک پہنچا۔ جناب لالہ ٹھاکر داس صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے رپورٹ درج فرماکر ملزم کو گرفتار کرکے چالان عدالت کردیا۔ سنا گیا ہے کہ اب دو تین شخص ضمانت پر رہا ہیں۔ اور ۳ مئی تاریخ فیصلہ مقرر ہوئی ہے۔ نتیجہ سے اطلاع دی جاویگی۔ آجکل ہندوؤں کی دلیریاں گورنمنٹ کا بھی مقابلہ کر رہی ہیں۔ اگر کوئی برہمن بیلف ہوتا تو اُس کی یہ تواضع نہ ہوتی جو کہ ایک مسلمان کی ہوئی۔ ہمارے نزدیک گورنمنٹ پر واجب ہے کہ ایسے دلیروں کو قرار واقعی سزا دیوے +

ہوشیارپور - ۲۸ - اپریل کی رات کو ایک اڑوڑہ نے اپنی آشنا اور دختر کو قتل کر ڈالا۔ ملزم گرفتار ہے۔ سنا گیا ہے کہ طوائف کی مرضی اپنی دختر کو اپنا قائم مقام بنانے کی تھی۔ اور اڑوڑہ قاتل اُسکے برخلاف تھا + (نامہ نگار) +

ساہوکاروں سے اس مفلسی کے زمانہ میں ہر شخص کو اتفاق پڑتا ہے ان لوگوں کی کتاب جس کو بہئی کہتے ہیں گورنمنٹ میں بھی مستند مانی جاتی ہے۔ لیکن ایسی خطرناک کتاب ہوتی ہے کہ بدنیت لوگ آسانی سے کسی غریب کو اسکے ذریعہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جب چاہیں اس کا ورق تبدیل کرکے جو رقم چاہیں کسی کے نام درج کردیں اور عدالت اُسکو منظور کرنیپر مجبور ہے۔ اب تک تو ورق ہی علیحدہ کیا جاتا تھا۔ لیکن اب ایسا کاغذ ان بہیوں میں استعمال کیا جاتا ہے جس سے بلا ورق نکالے بھی حروف نامعلوم مٹ جاتے ہیں یہ احمد آبادی موٹا کاغذ ہوتا ہے جسپر مادہ بہت ہی دبیز چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اگر گورنمنٹ توجہ کرے تو بیشک بہت کچھ جعلسازی کا بازار سرد ہوسکتا ہے۔ گورنمنٹ باہتمام خود ایسی کتابیں ساہوکاروں کے ہاتھ فروخت کرے جنپر خاص قسم کے حروف یا نشان بنے ہوئے ہوں اور اُنکی جلد اُکھڑ جانے کی حالت میں پھر ویسی تیار نہ ہوسکے اور ورق خارج ہونیکی حالت میں ورق ہاتھ نہ آسکے +

ان بہیوں پر حساب ایسی سیاہی سے لکھا ہوا جائز سمجھا جائے جو پختہ ہو اور مٹائے مٹ نہ جائے اسطرح جو کچھ کارروائی ہوگی وہ سچی ہوگی تاوقتیکہ بدنیت دوکاندار نے اول ہی سے بے ایمانی کی نہ ٹھان لی ہو۔ اگر گورنمنٹ ایسی تجویز کرے تو رعایا بڑی احسانمند ہوگی ورنہ سود خواروں کے ہاتھ رعایا تباہ ہو رہی ہے + (جامع العلوم)

ہمارے لاٹ صاحب تو اپنی سپیچوں میں نیک دلی سے یہ فرما رہے ہیں کہ طاعون سے گورنمنٹ کا منشا کسیکے مذہب اور رسم و رواج میں مداخلت کرنا مقصود نہیں ہے لیکن اُنکا ہی بھائی برادر ولایت کا سب سے زبردست نیم سرکاری بلکہ بالکل سرکاری اخبار ٹائمز کچھ اور ہی کہتا ہے۔ اُسنے اپنے ۲ - اپریل کے اخبار میں اس عنوان سے کہ "گویا دیانت شکن ہے" ایک آرٹیکل لکھا ہے اُسکا منشا یہ ہے کہ

اہل ہندوستان نے چند ماہ گذشتہ میں اپنے ایسے رسوم اور اعتقادات کو خیرباد کہدیا ہے کہ صدہا سال میں ایسا ہونا ناممکن تھا مثلاً ہنود اور مسلمانوں کے اعتقاد اور رسوم کے مطابق مستورات کا (خصوصاً اعلیٰ ذاتوں میں) گھروں سے لیجاکر ہسپتالوں میں سپرد کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا لیکن انسداد وبا کے قانون کی تابعداری کے سبب اب یہ بات اُٹھتی جاتی ہے۔ اور شریف سے شریف ہندو اور مسلمانوں کی عورتیں ہسپتالوں میں جا رہی ہیں کہ جنکے گھر سے قدم باہر نکالنے کا دو چار ماہ پیشتر کوئی گمان بھی نہ کرسکتا تھا۔ اس ہی طرح ڈاکٹر ہافکن کا ٹیکا جسکے لئے ایک حیوان سے چیپ حاصل کیا جاتا ہے ہنود میں زیادہ ترقی پکڑ رہا ہے چنانچہ ۸ - فروری کو حکام کلکتہ نے ڈاکٹر مذکور کیلئے ساٹھ حیوان خریدے تھے +

بمبئی گزٹ کے مطابق اس ٹیکے کو اسقدر ترقی ہوئی ہے کہ باوجود مذہبی تعصبات کے ہندوؤں نے زیادہ ٹیکا لگوایا۔ لیکن پارسیوں نے باوجود کمی آبادی کے سب قوموں سے نسبتاً زیادہ ٹیکا لگوایا۔ یورپین مردوں عورتوں اور بچوں نے دیسیوں کیلئے جرأت کی مثال قائم کی۔ مگر مسلمان ٹیکا لگوانے میں سب سے پیچھے رہگئے جنکی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ تقدیر کے مسئلہ پر قائم رہنے کے سبب اُنہوں نے ایسا کیا تھا"

پھر وہی اخبار لکھتا ہے کہ "چونکہ ہمنے عہد کیا تھا کہ اہل ہند کے مذہبی معاملات اور رسوم میں دخل نہ دینگے۔ اسلئے آجتک ایسا قانون وبا کیلئے منظور نہیں کیا تھا۔ لیکن اب چونکہ انسانیت اور تمام ملک کی عافیت کیخاطر بعض لوگوں کے تعصبات اور مذہبی رسوم کو نظر انداز کرنے پر مجبور کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ ستی کی مذہبی رسم کو انسانی ہمدردی کیخاطر موقوف کرنے یا اُسکے بعد کم عمر بیویوں کی حمایت میں قانون زفاف کے جاری کرنیپر مجبور کئے گئے ہیں ہمنے انچہ انچہ کرکے باوجود پرانے خیالکے ہندوؤں کی مخالفت کے اس میدان کو فتح کیا ہے"

اب گورنمنٹ فرمائے کہ ٹائمز سچا ہے یا گورنمنٹ سچی ہے جو ہمارے لاٹ صاحب یہ کہتے ہیں کہ بدنیت لوگوں نے گورنمنٹ کے منشا کو عوام پر غلط اور اُلٹا ثابت کیا +

ٹائمز کا آرٹیکل دیکھنے سے پیشتر تو ہمکو صرف یہی خیال تھا کہ گورنمنٹ سے اس قانون کے بنانے میں ناواقفیت رسم رواج کے سبب غلطی ہوئی لیکن اُسکا منشا اور نیت بالکل ٹھیک تھی وہ صرف وبا کو ملک سے دور کرنا اور رعایا کو محفوظ رکھنا چاہتی تھی۔ لیکن کیا اب ٹھیک طور پر یہ سمجھ لیں کہ قانون مذہب میں مداخلت کرنیکے لئے محض ایک بہانہ تلاش کیا گیا تھا۔ کیونکہ جب خود ٹائمز کہتا ہے کہ ہنود اور مسلمانوں نے اس قانون کی بدولت اپنی اُن رسوم اور اعتقاد کو چھوڑ دیا ہے جنکے ترک کرانیکا دو چار ماہ قبل کوئی خیال بھی نہ کرسکتا تھا تو کیا گورنمنٹ کو جو خود ہندوستان میں تشریف رکھتی ہے یہ بات نہ سوجھی ہوگی کہ اس سے مذہبی مداخلت ہوگی؟ +

حیوان کا چیپ لگا کر ہافکن کا ٹیکا لگایا جانا بیان ہے جسکو ہنود نے بخوشی منظور کرلیا ہے لیکن کیا گورنمنٹ نے ہنود کو اول آگاہ کردیا تھا کہ یہ گائے کے مواد سے ٹیکا لگایا جائیگا اور پھر بھی ہنود منظور کرلیتے تو ہم قبول کرلیتے کہ ٹائمز بالکل سچا ہے۔ ٹائمز نے یہی نہیں کہ ہندوستانیوں کو ٹیکے کی شرارت سے آگاہ کردیا ہو بلکہ یہ بھی سمجھا دیا ہے کہ انگریزی ادویہ کا استعمال ضرور مذہب خراب کرنیوالا ہے اور جو دیسی اناپ شناپ اُنکا بہت استعمال کرتے ہیں مذہب کو خیرباد کہتے ہیں +

ٹائمز یہ بالکل سچ کہتا ہے کہ سرکار نے ہندوستانیوں کے مذہبی میدان میں نہایت آہستہ آہستہ فتح حاصل کی ہے اور اُسکو ہم صاف لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ نے نہایت آہستہ آہستہ اور مخفی طور پر لوگوں کا مذہب بگاڑا ہے اور انسانی عافیت اور ہمدردی بقول ٹائمز محض ایک بہانہ اور دھوکا ہے + م م

اسلامی خبرین

مشہد سے تار موصول ہوا ہے کہ سرحد افغانستان اور روس پر ایک روسی دستہ اور پٹھانون مین مٹ بھیڑ ہو گئی ہے۔ روسی دستہ نگرانی طاعون زدگان کے کام پر مامور تھا۔ دو روسی اور ایک افغان سپاہی قتل ہوا۔ لڑائی مقام ہشت دان کے جنوب مین ٹھیک اوس مقام پر ہوئی جہان چند برس ہوئے جنرل میکلین نے ایران اور افغانستان کی سرحد کا تصفیہ کیا تھا۔ مگر جو ابھی تک متنازعہ ہے اس معاملہ کو ایسا اہم نہین سمجھا جاتا۔ یہ تار چند دن ہوئے حملہ آئی تھی۔ اور اس سے بعد اور کوئی خبر نہین ملی ✤

پرنس بسمارک کا اخبار انگلستان کی چالون کا پردہ فاش کر کے لکھتا ہے کہ وہ روم اور یونان مین جنگ ہو جانے کا بہت خواہشمند ہے۔ وہ تمام علاقہ بلقان بلکہ دیگر ممالک متصلہ مین شعلہ حرب بھڑکانا چاہتا ہے تاکہ یوروپ اس طرف مصروف ہو جائے اور اوس کو افریقہ مین من مانتی کارروائی کرنے کا موقعہ ملجائے۔ انگلستان کئی مہینون سے ٹرانسوال پر حملہ کرنے کی تیاریان کر رہا ہے۔ اور بویر اس حملہ کے روکنے کا انتظام کر رہے ہین مگر سمجھ مین نہین آتا کہ انگریزی گورنمنٹ بیس ہزار فوج سے بویر لوگون کو شکست دینے کی کس طرح سے توقع رکھتی ہے۔ ہم کبھی یقین نہین کر سکتے کہ انگریز اپنی کل طاقت سے بھی خواہ وہ ہندوستان کی کل گورہ اور دیسی فوج کو بھی میدان مین لے آئے فتح پا سکے گا۔ بویر جنگی اوصاف مین اون سے بدرجہا زیادہ ہین۔ اور اگر انگلستان اس سودائے خام سے باز نہ آیا تو جیسا کہ مسٹر چیمبرلین اور مسٹر رہوڈس خیال کرتے ہین ٹرانسوال کا نہین بلکہ جنوبی افریقہ مین انگریزی اقتدار کا خاتمہ ہو جائے گا ✤

طرابزون (بحیرہ اسود پر ترکی بندرگاہ) کا انگریزی قونصل رپورٹ کرتا ہے کہ یہان انگریزی تجارت بالکل ماند پڑ گئی ہے۔ اور جرمنی اور آسٹریا کی تجارت نے اوسکی جگہ لے لی ہے ✤

روسی سفیر ایم نیلڈوف نے مقدونیا اور اپائرس کے روسی قونصلین کے نام گشتی مراسلہ جاری کر کے ہدایت کی ہے کہ وہ ان صوبون کے یونانی باشندون کو پیار و دلاسا سے فساد کرنے سے باز رکھین۔ اور اون کو سمجھا دین کہ اگر فساد کیا تو یقیناً برباد ہو جائین گے۔ اور اگر خاموش بیٹھے رہے تو اعلیحضرت سلطان المعظم جو کل ممالک محروسہ مین اصلاحات جاری فرما رہے ہین اون سے وہ بھی مستفید ہون گے۔ قونصلین کو یہ بھی ہدایت کیگئی ہے کہ وہ اس مدعا کیلئے یونانی بشپون کو بھی اپنے ساتھ شامل کرین ✤

ٹرکی کے باقاعدہ اعلان جنگ کرنے سے چند ایک روز پہلے حالت ایسی نازک ہو گئی تھی کہ چند منصف مزاج انگریز بھی اور زیادہ تحمل کرنا ٹرکی کے حق مین سخت مضر خیال کرنے لگ گئے تھے۔

چنانچہ سٹینڈرڈ کے نامہ نگار نے وائینا سے ۱۴ اپریل کو لکھا تھا کہ "ٹرکی و یونان کی حالت اس وقت بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ۱۸۸۵ء مین سرویا اور بلگیریا کی تھی۔ سرویا لڑائی کے واسطے بالکل تیار تھا اور بلگیریا کا دارالخلافہ صوفیا بالکل غیر محفوظ اور کوئی فوج لڑائی کے لیئے جمع نہ تھی۔ مگر شاہ سرویا نے قیمتی وقت پس و پیش مین گذار دیا۔ اس اثناء مین بلگیریا نے فوجین فراہم کر کے جنگ شروع کر دی اور سرویا کو وہ سبق دیا جو اوسے برسون تک فراموش نہ ہو سکا۔ اس موقعہ پر یونان ابتداء کرنے والا ہے۔ اور حق اور طاقت دونون ٹرکی کی طرف ہین مگر سلطان المعظم شاہ سرویا کی طرح پس و پیش کر رہے ہین۔ اور دول یوروپ کے صلاح و مشورہ سے لڑائی سے پہلو بچانے کی کوشش کر رہے ہین۔ لیکن لڑائی اٹل ہے۔ اور توقف کرنیکا صرف یہ نتیجہ ہوگا کہ ترکی سپاہ کئی فوائد سے جو اسے اب تک حاصل ہین محروم ہو جائے گی۔ یونانی مفسدین کوہستانی علاقون مین داخل ہو جائین گے اور اگر اون کو کافی مہلت ملگئی تو مقدونیا کے اکثر حصص مین جو اب تک بغاوت سے محفوظ ہے فتنہ و شر برپا کر دینگے اور چونکہ دول یوروپ اس بغاوت سے زیادہ اندیشہ کرتے ہین۔ اس لیئے اونکے لیئے ضروری ہے کہ ٹرکی کو یونان کی گوشمالی کرنے کی اجازت دیدین"

نامہ نگار کی یہ ہمدردی سچے شکریہ کی مستحق ہے۔ مگر اوس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کی تدبر اور پولیٹیکل فراست سے واقف نہین۔ اون کو یہ کہنا کہ سلطنت کے اغراض اب اس امر کے مقتضی ہین۔ گویا لقمان کو حکمت سکھلانا ہے۔ امید ہے کہ نامہ نگار موصوف کو بھی اوسکی تحریر سے دو دن بعد ہی ٹرکی کی طرف سے اعلان جنگ ہو جانے سے یہ بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ اعلیٰ حضرت سے بڑھ کر زمانہ اور مناسب موقعہ کا نبض شناس کوئی شخص نہین ہے ✤

اسی اخبار کا خاص نامہ نگار کینیا سے لکھتا ہے کہ کریٹ سے ترکی افواج کو واپس بلا لیئے جانے کی افواہ مشہور ہونیسے تمام جزیرہ کے حکام مین بلا تمیز مذہب و قومیت سخت گھبراہٹ پیدا ہو گئی ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ اگر ترکی فوج واپس بلا لیگئی تو جزیرہ مین امن قایم کرنا قطعاً ناممکن ہو جائے گا اور بدامنی بدرجہا زیادہ بڑھ جائے گی ✤

عیسائیونکی کرتوتین۔ جرمنی کا اخبار کالون گزٹ لکھتا ہے کہ یونانیون نے ایک ترکی فوجی افسر کو جو کسامو (کریٹ کے شمال مغربی کونہ پر واقعہ ہے) کے قلعون سے باہر رات کو پہرہ دے رہا تھا۔ گرفتار کر کے زندہ کی کھال کھینچکر اُسے سولی پر لٹکا دیا ✤

باب عالی نے اپریل کے دوسرے ہفتہ مین عثمانی سفراء کے پاس جو دول یوروپ ..... کے دربارون مین متعین ہین تین مراسلے روانہ کر کے ایک مین کریٹ سے یونانی فوج کو واپس منگوائے جانیکا مطالبہ کیا ہے۔ دوسرے مین پہلے ہی سے پیش بندی کر کے اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ دول یوروپ کو خود بخود کریٹ پر گورنر مقرر کرنے کا کوئی استحقاق نہین ہے۔ اور تیسرے مین اس ناانصافی کی شکایت کی ہے کہ کریٹ کے مسلمانون سے تو ہتھیار لیئے جا رہے ہین اور عیسائیونکے پاس رہنے دیئے جاتے ہین ✤

کریٹ کے بندرگاہ سیٹیا کے محصور مسلمان پانی کی قلت سے سخت لاچار ہین شہر کے اندر جو کنوئین ہین وہ کافی نہین۔ اور جب وہ شہر سے باہر چشمون سے پانی لینے کے لیئے نکلتے ہین تو باغی اون کو پھر شہر مین ہٹا دیتے ہین۔ دول کے جنگی جہازونکی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بھی مسلمانون کی امداد کر رہے ہین لیکن اگر وہ امداد کرین تو باغی اسقدر دلیر نہ ہوتے ✤

یونان کو لڑائی شروع ہونے سے پہلے فوج پر پانچ لاکھ درہم (درہم = فرینک) خرچ کرنے پڑتے تھے۔ یونانیون کی امداد کے لیئے اٹلی وغیرہ ممالک سے چھ ہزار والنٹیر گئے ہین۔ یہ لوگ نہلسٹ اور سوشلسٹ فرقہ کے آدمی ہین اون کو ترکون سے کوئی خاص عداوت نہین۔ بلکہ اونکا مدعا فقط یہ ہے کہ جس طرح ہو دنیا مین فساد برپا کرتے رہین۔ ایسے والنٹیر جیسا کچھ ترکون کا مقابلہ کر سکتے ہین وہ ظاہر ہی ہے۔ قبرس سے بھی چھ سو عیسائی اپریل کے تیسرے ہفتہ مین یونان کی امداد کو آئے۔ انگلستان سے چار والنٹیر پہلے پہنچے تھے چھ اور چودہ اپریل کو براہ کارفو یونان وارد ہوئے۔ پہلے والنٹیرون کا چوتھا حصہ (یعنے مسٹر ہیرس) تو لڑائی مین قتل ہو چکا ہے دیکھئے باقیونکی کیا گت بنتی ہے۔ باقاعدہ جنگ شروع ہونے سے پیشتر ۲۵ اطالین والنٹیر ایک یونانی گروہ کے ساتھ ترکی علاقہ مین داخل ہوئے تھے۔ سردی کی برداشت نہ کر کے ترخالہ سے واپس چلے آئے تھے ✤

لارڈ کرومر کے ایماء پر گورنمنٹ مصر نے خالص مصری عدالتون کی اصلاح (۱) کے لیئے نیا مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ گورنمنٹ مذکور نے اس دفعہ لیجسلیٹو کونسل مین سابقہ دستور کے خلاف ایک عیسائی کو بھی ممبر نامزد کیا ہے۔ اس تقرری سے انگریزون اور وزرائے مصر کی غیر ہر دلعزیزی غالباً اور بڑھ جائیگی۔

ٹائمز لکھتا ہے کہ مصر مین دسوان حصہ عیسائی آباد ہین اس لیئے اونکی طرف سے بھی ممبر ضرور ہونا چاہیئے تھا اوس کا یہ اصول تو بہت ٹھیک ہے مگر نٹال اور انگلستان کے پارلیمنٹ مین اسپر کوئی عمل نہین کیا جاتا۔ مصری وزارت مین ایک کے سواء باقی سب مسلمان وزیر ہین۔ مگر وہ سب کے سب لارڈ کرومر کے ہاتھ مین کٹ پتلیان ہین مصری گورنمنٹ نے ہافاس ایجنسی کو جو ریوٹر ایجنسی کیطرح تار خبرین دیتی ہے یکم جولائی ۱۸۹۷ء سے امداد دینا بند کر دیا ہے۔ امداد کی سالانہ مقدار کچھ اوپر ایک ہزار پونڈ ہے۔ ریوٹر کی امداد برابر جاری رہیگی۔ ہافاس ایجنسی فرانسیسی ہے شاید اس لئے لارڈ کرومر کو ناگوار گذرا ہوگا۔ مصری اس رعایت سے بھی سخت برافروختہ ہو رہے ہین ✤

ٹائمز نے بمقام ٹوکٹ ارمنیون کے قتل کے متعلق عجیب بے سروپا روائتین تحریر کی ہین۔ کیا اوسے یہ سمجھ نہین آتی کہ جب ترک غنیم کے ملک مین جا کر بھی وہان کے بدکردار عیسائیون کو تنگ نہین کرتے تو وہ اپنی ہی

مختلف خبریں

انگلستان میں ۱۸۹۵ء و ۱۸۹۶ء میں ہندوستانی صنعت و حرفت کی جو نمائشیں ہوئی تھیں۔ اُنمیں بہانسی چندھنی بھی روانہ کئے گئی تھے۔ جو ۱۶ مارچ کو نیلام کئے گئی ہیں۔ پہلا ناتھی جو وزن میں ۷۳ من اور سوا آٹھ فیٹ بلند تھا ۹۵ گنی۔ رگنی = تقریباً ۱۷ روپیہ کو فروخت ہوا۔ سب سے زیادہ قیمت ۱۵۰ گنی وصول ہوئی۔ ناتھیوں کے بعد ایک ہندوستانی سانڈ اور بچھڑا دس گنی کو نیلام ہوئے ✦

ہسپانیہ کو اپنی مقبوضات میں بغاوت فرو کرنے میں نقصانات عدیدہ برداشت کرنے پڑے ہیں اور ہنوز روز اوّل کا معاملہ ہے۔ کیوبا اور جزائر فلپائن میں دو لاکھ ۱۶ ہزار فوج اس کام پر متعین ہے۔ ان میں سے ایک لاکھ نوّے ہزار کیوبا میں ہے۔ دسمبر ۱۸۹۶ء تک اس فوج میں سے ۱۱ فی صدی یعنے تقریباً ۲۲ ہزار سپاہی ضائع ہوئے۔ مگر لڑائی میں فقط ۱۸۲۷ ہی ہلاک ہوئے ہیں باقی بخار اور دیگر بیماریوں کا شکار ہوئے ہیں۔ باغیوں کے نقصانات کا اندازہ معلوم نہیں ہو سکا لیکن غالباً وہ بہت کم ہیں ✦

لنکاشایر کے کارخانہ داروں کو وبا اور قحط سے جو نقصان پہنچا ہے وہ مندرجہ ذیل اعداد سے ظاہر ہو جائیگا۔ جنوری ۱۸۹۷ء میں ان کارخانوں سے ۷ کروڑ ۲۰ لاکھ ۹۸ ہزار ایکسو گز یعنے ۱۸۹۶ء کی ماہوار اوسط سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ گز زیادہ اور ۱۸۹۵ء کی ماہوار اوسط سے پچاس لاکھ گز کم سوتی کپڑا آیا تھا۔ مگر فروری میں فقط ایک کروڑ ۴۶ لاکھ ۱۳ ہزار ۶ سو گز آیا۔ سوت جنوری میں ۷ لاکھ ۶۴ ہزار پونڈ اور فروری میں صرف ۲ لاکھ ۳ ہزار ۲ سو پونڈ آیا۔ انگریزی کارخانہ دار تو اس عارضی کساد بازاری کو اپنے لئے تباہی سمجھ رہے ہیں۔ مگر اُس کمبخت اور بیدست و پا ملک کا کیا حال جسکا ایک بندرگاہ ایک مہینہ میں سات آٹھ کروڑ گز سوتی کپڑا صرف ایک ملک کے ایک علاقہ سے منگاتا ہو ✦

مغربی افریقہ کی ریاست بنین کے بادشاہ کو جب نرمی اور دلاسے سے واپس بلانے میں کامیابی نہ ہوئی تو انگریزی فوج کا ایک دستہ جنگل میں اُس کے تعاقب کے لئے بھیجا گیا۔ مگر یہ دستہ دو دیہات جلا کر ۱۲ مارچ کو واپس آگیا۔ بادشاہ قابو نہ آیا ✦

پیرس کی مشہور شہزادی جو ایک جپسی گویّے کیساتھ بھاگ گئی تھی۔ اب اپنے دوست کو ساتھ لیکر پیرس میں واپس آگئی ہے۔ جپسی کی عورت نے شہزادی سے پچاس ہزار فرینک اپنے خاوند کی جدائی کے معاوضہ میں مانگے تھے۔ جن کے دینے سے انکار کیا گیا۔ اس پر عورت نے شہزادی اور خاوند پر نالش دائر کر دی ہے۔ شہزادی کو جو ایک امریکن کروڑپتی کی لڑکی ہے خاوند نے بتوسل عدالت طلاق دیدی ہے

ولایت کی ہاچکس توپ سازی کی کمپنی نے ایک نئی کلدار توپ ایجاد کی ہے جس کا وزن صرف ۳۳ پونڈ ۱۲½ سیر ہے۔ دیگر لوازمات اور بارہ کارتوسوں کے صندوق سمیت ۲۱۳ پونڈ وزن ہو جاتا ہے یہ توپ میدان۔ پہاڑ اور سمندری لڑائی تینوں جگہ کام دے سکتی ہے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اسکے پُرزے فقط اکتیس ہیں۔ حالانکہ اسوقت سادہ سے سادہ توپ کے پُرزے ایکسو سے کم نہیں۔ یہ توپ دو منٹ تین سیکنڈ میں ایک ہزار گولے چلا سکتی ہے اور سخت ضرورت کے وقت فی سیکنڈ ۱ فائر کر سکتی ہے۔ توپچی کا اختیار ہے کہ خواہ ایک ایک گولہ چلائے یا یکبارگی گولوں کا طوفان برپا کر دے۔ آزمائش کے موقعہ پر ایک توپ سے چالیس ہزار گولے چلائے گئے۔ مگر توپ پر اس کا کوئی اثر نہ پڑا۔ اس توپ کو دوسری توپوں کی طرح بار بار سرد کرنے کی بھی ضرورت نہیں توپچی ہاتھ میں فولادی دستانے پہن لیتا ہے۔ اور بلا خطر توپ کی نالی پر ہاتھ رکھ سکتا ہے۔ یہ شرربار توپ دیکھنے کو ہزار ایشیا و افریقہ کے بے پناہ وسیوں کی جانیں لینے کا کام دیتی ہے ✦

قیصر جرمن نے ملکہ معظمہ کے جشن جوبلی میں شامل ہونے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ لیکن اُن کے برخلاف بلا کسی استثناء کے تمام انگریزی اخبارات یک زبان ہو کر ایسا زہر اُگل رہے ہیں۔ کہ بعض دور اندیش قیصر کا آنا مناسب نہیں سمجھتے ✦

سینٹ پیٹرزبرگ سے ۲۶۔ مارچ کو ایک روسی مہم پامیر کے مغربی حصہ کے حالات دریافت کرنے کے لئے روانہ ہوئی ہے۔ یہ مہم روسی گورنر جنرل ترکستان کی ہدایات کے مطابق چلیگی اور پامیر۔ روشان۔ اور شغنان میں گشت کر کے مٹی کے تیل کے چشموں کا پتہ لگائیگی ✦

لنڈن کی ایک مشہور دندان ساز نے اشتہار دیا ہے کہ جشن جوبلی کی خوشی میں میں پچاس بڈھیا عورتوں کے جن کی چند معززین سفارش کریں مفت دانت بنا دونگا ✦

برازیل جنوبی امریکہ میں سب سے بڑی سلطنت ہے پہلے کُل امریکہ میں یہی شاہی حکومت تھی۔ لیکن چند برس ہوئے۔ رعایا نے اپنے ضعیف العمر بادشاہ جان پیڈرو کو نکال کر اسے بھی جمہوری ریاست بنا دیا مگر اُس دن سے اس سلطنت کو کوئی دن آرام کا نہیں ملا کسی نہ کسی حصہ میں بغاوت ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ اب چند مہینوں سے وہاں ایک مسیح پیدا ہو گئے ہیں۔ اُن کا نام کونسل ہیرو ہے اُسنے علم بغاوت برپا کر دیا ہے اور سرکاری افواج کو تین شکستیں بھی دے چکا ہے۔ اُسکے پیرو اُس پانی سے وہ غسل کرتا ہے اُسے کل امراض کیلئے آبحیات سمجھتے ہیں اور جس زمین پر وہ چلتا ہے وہاں کی خاک کو تیائے چشم بناتے ہیں۔ ہندی مسیح موعود کے پیرو حسن اعتقادی ان برازیلی عیسائیوں سے سیکھیں ✦

جرمن کے مشہور کارخانہ دار کروپ نے گورنمنٹ جرمن کیلئے دو جنگی جہاز خود بخود بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ اُسنے لکھا ہے۔ کہ گو جرمن پارلیمنٹ نے اس وقت زائد جہازوں کی تیاری کیلئے خرچ منظور نہیں کیا تاہم مجھے یقین کامل ہے کہ جہازوں کو تیار ہونے تک وہ منظوری دیدیگا مگر پھر بھی کروپ کارخانہ کی جب وطنی نہایت قابل تعریف ہے کہ اُسنے اس یقین یا اُمید پر پہلے کروڑوں روپیہ اپنی گرہ سے خرچ کرنا گوارا کر لیا ہے ✦

لارڈ سالسبری نے مارچ کے تیسرے ہفتہ میں فرانس کے وزیر صیغہ خارجیہ سے پیرس میں جو کامل ایک گھنٹہ خفیہ ملاقات کی تھی۔ اُس میں مسئلہ مصر پر بھی گفتگو ہوئی تھی۔ مگر یہ معلوم نہیں ہوا کیا فیصلہ ہوا ✦

گورنمنٹ روس نے تعمیر ریلوے کے لئے مارچ میں کثیر رقم اور قرض لی ہے۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں اس موسم میں خوب رونق رہیگی۔ ۲۸۔ اپریل کو شہنشاہ آسٹریا جائینگے۔ اور تین دن قیام کرینگے ✦ شہنشاہ جرمن بھی زار کی ملاقات کرنیوالے ہیں۔ کوئی تاریخ ابھی تک معین نہیں ہوئی۔ لیکن کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ بھی شہنشاہ آسٹریا کے ساتھ ہی رونق افروز ہوں۔ شاہ سیام مئی کے اخیر پر پہنچینگے۔ اور فرانس کے پریسیڈنٹ جولائی کے تیسرے ہفتہ میں۔ انکے علاوہ شاہ سردیا۔ والی مانٹی نگرو۔ ولی عہد اٹلی۔ اور کئی دیگر شہزادہ بھی یکے بعد دیگرے روسی دار الخلافہ کی سیر کرینگے ✦

کریمیا کے بندرگاہ الٹا میں چند روسی مزدوروں نے بعض ترک مزدوروں کو زدوکوب کیا۔ روسی حکام نے مجرموں کو فوراً گرفتار کر کے مناسب سزا دی جس سے پایا جاتا ہے کہ روس اب ٹرکی کو کسی طرح رنجیدہ خاطر نہیں کرنا چاہتا ✦

مسٹر رنڈل واکر نے اعلان کیا ہے کہ ہز کلینسی گورنر لنکا کا ارادہ ہے کہ پبلک فنڈ سے کولمبو میں حضور ملکہ معظمہ کا ایک مجسمہ نصب کیا جائے۔ کونسل اسکے واسطے عنقریب ووٹ پاس کریگی ✦

۱۸۹۶ء کے پہلے تین مہینوں میں نہر سویز کی آمدنی ۱۸½ ملین (۱ ملین = ۱۰ لاکھ) فرانکس ہوئی ہے یعنی پچھلے سال کے انہی مہینوں کی آمدنی سے بقدر ۲½ ملین فرانکس کم یعنی ۲ لاکھ پونڈ کا اس سامہی میں نقصان ہوا ہے اس کمی کا باعث طاعون بتلایا گیا ہے ✦

پریٹوریہ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی افریقہ میں پرتگال گورنمنٹ کے برخلاف یہانکے باشندوں کی بغاوت نہایت سخت ہے فی الحال ۲۵۰۰ آدمی بغاوت برپا کر رہا ہے مقام بغاوت سرحد ٹرنسوال سے صرف ۴ میل ہی کے فاصلہ پر ہے۔ پرتگالی فوجیں حتی الامکان نہایت سرعت سے جمع کی جا رہی ہیں۔ مگر انکو نہایت مشکل کا سامنا ہوگا کیونکہ آتش بغاوت تمام غازالینڈ پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور خوف ہے کہ مپوٹا لینڈ میں بھی بغاوت پھوٹنے والی ہے ✦

اوٹکمنڈ کے مسٹر سی اکیلنڈ یا ایر نیلگیری پہاڑ پر ایک کارخانہ کاغذ سازی کا جاری کرنیوالے ہیں یہاں آبشار کا پانی بکثرت ہے۔ اور کاغذ سازی کیواسطے مقام موزون۔ مسٹر مذکور ایک بڑے بھاری جاگیردار ہیں ✦

ڈچز آف یارک کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ماں اور بچہ دونوں تندرست ہیں +

کونسل واضع آئین برہما کی اجلاس کی ابھی کوئی تاریخ نہیں مقرر ہوئی ہی ابتک ممبر بھی نہیں نامزد ہوئے لیکن اس ماہ کی آغاز ہی میں انکے نامزد ہونیکی امید ہے - چار غیر سرکاری ممبروں میں غالباً ایک یورپین ہوگا +

مسٹر جے ای برجٹ میکن لنڈن کے ایک اخبار نویس تمام مراکو میں بائیسکل پر سوار ہوکر سیر کرنیکی غرض سے روانہ ہوئے ہیں - یہ اس ملک کی زبان نہایت روانی سے بولتے ہیں اور ٹائمز آف مراکو کے اڈیٹر رہ چکے ہیں

سر جارج گولڈی گورنر نائیگر کمپنی نے لنڈن جاتے ہوئے مقام کیلیے پر ایک ملاقات میں بیان کیا کہ بوسا پر فرانسیسی نوآبادی واقعہ ڈہومی نے جو قبضہ کیا ہے گورنمنٹ پیرس اس سے ہرگز اتفاق نہ کریگی کیونکہ ۱۸۹۰ء کا معاہدہ بوسا موجود ہے

پرنس بسمارک نے یکم اپریل کو اپنی ۸۲ ویں سالگرہ منائی +

جس برفانی گاڑی پر سوار ہوکر نپولین بونا پارٹ ماسکو سے واپس ہوا تھا - وہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا اڈنبرا میں فروخت ہوئی ہی

تہذیب اور شایستگی اور ہمت اور خود مددی کیساتھ دن دونی دولت کی ترقی کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ نیویارک (امریکہ) میں اب سے ۳۰ سال پہلے دس لاکھ ڈالر کا مالک جس وقعت اور بزرگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا آج ۵۰ لاکھ ڈالر کے مالک کی اتنی بھی حقیقت نہیں سمجھی جاتی +

لنڈن کی تھیوسوفیکل سوسائٹی کی ایک اخبار نے ابتک امداد قحط ہندوستان کی متعلق ۲۵۴ پونڈ جمع کئے ہیں +

ولایت کا اخبار "ٹروتھ" سرکاری حکام ہندوستان کی شملہ میں گرماگذاری کی شغل کو ان الفاظ سے یاد کرتا ہے :-

"یہ ایک صرف خیز فضول خرچی ہی جو صرف اعلےٰ مرتبت سرکاری حکام کی ایک گروہ کی ذاتی فائدہ کیواسطے برداشت کی جاتی ہی"

اخبار وسٹ منسٹر گزٹ لکھتا ہے کہ گلیڈسٹون نے اپنی پچھلی سالگرہ سے بائیسکل پر سوار ہونا سیکھا ہی - اسپر ایک اخبار اضافہ کرتا ہے کہ "آجکل وہ جسپر نہ سوار ہوں تھوڑا ہے" +

مغربی دنیا کی ذوق علم اور شوق مطالعہ کا اندازہ صرف اس سے ہوسکتا ہے کہ مسز سٹیل کا ایک ناول بنام "سطح بحر پر" کو ایک مہینہ میں دو مرتبہ چھاپا گیا - اور ابھی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے + اسمیں غدر کے حالات ہیں +

امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ عنقریب ساحل فلوریڈا پر یہ ثابت کرنیکی کوشش کی جاویگی کہ زمین گول نہیں بلکہ چپٹی ہے - اسوقت ایک کثیر جماعت ایسے اشخاص کی ہی جو ثابت کرتے ہیں کہ یہ چپٹی ہی نہ کہ کرہ - اور انکے دلائل بھی کچھ ان لوگوں کے دلائل سے کم نہیں جو اس کو گول ہونیکے قائل ہیں - فلوریڈا کی ساحل پر جو تجربہ کیا جائیگا اسکی مفصل حالات ابھی نہیں بتلائے گئے +

اڈیسہ کا اخبار ایک نہایت ہولناک اور ظلم بھری داستان سناتا ہے - جس کی کیفیت اس طرح پر ہی - کہ ایک غیر ملک کی رہنے والی یہودن راش نامی معہ اپنے ۴ بچوں کی اس شہر میں آئی - مگر اسکے پاس پروانہ راہداری نہ تھا پروانہ مذکور اور دیگر کاغذات ضروری بعد میں آنیوالے تھے - مقامی حاکم اعلےٰ کی خدمت میں اس عورت نے درخواست کی - کہ راہداری آنے تک مجھکو شہر میں سکونت رکھنے کی اجازت ملے - چونکہ اسنے عدم موجودگی پروانہ راہداری کی وجہ طمانیت بخش بتلائی - اس کی درخواست منظور ہوگئی - مگر ضلع مذکور کے صاحب سب انسپکٹر پولیس کو یہ انتظام ناگوار گذرا - انہوں نے یہودن کو حکم دیا کہ معہ بچوں کی شہر خالی کردو - مگر یہ اس سے نہ ہوسکتا تھا - چنانچہ معہ بچوں کی گرفتار ہوکر حوالات پہنچی - اور رات گئی تک بے آب و دانہ پڑی رہی - چنانچہ جسوقت ڈسٹرکٹ چیف انسپکٹر کی حکم سے یہ رہا کی گئی تو خود اسپر فاقہ کشی سے غشی کا عالم تھا اور بچے جاں بلب ہو رہے تھے - اس کی رہائی سے سب انسپکٹر کی آتش غضب اور بھی مشتعل ہوگئی - چنانچہ انہوں نے دوسرے دن علی الصباح جبراً عورت کو اپنی مکان پر بلوا کر اسقدر بیرحمی اور سنگدلی سے زدوکوب کی کہ بیچاری بیہوش یہودیوں کی ہسپتال میں پہنچائی گئی - جہاں کئی گھنٹوں تک یہ غشی کی حالت میں رہی - ڈاکٹروں نے ایک کیفیت تیار کی ہی جس میں اس عورت سے جو وحشیانہ سلوک کیا گیا ہی اسکا حال لکھا ہی - عورت ابتک جاں بلب پڑی ہی (یورپ کی تہذیب اور انسانی ہمدردی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہی - اور یہ وہی انسانی ہمدردی ہے جسکے واسطے گلیڈسٹون اپیل کرتے کرتے زندہ درگور ہوگیا) +

سینٹ پیٹرزبرگ کی اخبارات لکھتے ہیں کہ شاہ سیام جون کی آغاز میں سینٹ پیٹرزبرگ پہنچینگے اور قصر پیٹرہاف کے ایک حصہ میں فروکش ہونگے - روس کی پولیٹیکل حلقوں میں اس ملاقات کو بہت کچھ وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا - البتہ ایک امر قیاس چاہتا ہے کہ چونکہ حال میں سنا گیا تھا کہ جاپان سیام سے ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہے اسلئے ممکن ہی کہ روس جاپان کی اس پولیٹیکل چال میں مزاحمت پیدا کرنے اور کھنڈت ڈالنے کا اس ملاقات سے کام لے

اڈیسہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک گاڑی جس میں زار روس اور زارینہ کی طرف سے تحفے تحائف شاہ چین کیواسطے بھرے ہوئے ہیں یہاں پہنچی ہی - ان تحفوں کا وزن ۱۶۰۰۰ پونڈ ہے +

بخارا میں طاعون پھوٹنے کی خبر کی اس کا سرکاری پریس تردید کرتا ہے +

ٹرنسوال گورنمنٹ نے ایک مخالف اخبار سٹار کو جو جوہنسبرگ میں شائع ہوتا تھا تین ماہ کیواسطے نئے قانون مطابع کے رو سے بند کردیا - مگر مالکوں نے اخبار کو نئے نام "کومٹ" سے شائع کرنا شروع کردیا +

۱۹ مارچ کو لیڈی جارج ہملٹن (صاحب سیکرٹری آف سٹیٹ کی بیوی) نے قحط ہندوستان کی امداد کیواسطے دو دن تک ہندوستانی صنعت حرفت کی نمائش گاہ کھولی +

ہندوستان کی خبریں

بمبئی بنک نے ان قرضوں کے سود کی شرح جو پرامیسری نوٹوں کی کفالت پر دیئے جائیں دس فیصدی کی جگہ اب نو فی صدی کردی ہے +

فوج کی سالانہ نقل و حرکت پر خزانہ ہند سے ہر سال نو لاکھ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے مگر اس سال سن گذشتہ کی نسبت زیادہ ردوبدل ہونیکی وجہ سے غالباً زیادہ خرچ کرنا پڑے - قحط میں اگر فوجی خرچ نہ بڑھائے جاتے تو اور کونسا مناسب موقعہ ہوسکتا ہی؟

ہنزا (علاقہ گلگت) کا پولیٹیکل افسر لکھتا ہے کہ دریای اسپر میں برف کا بہت بڑا ٹیلہ گر جانے سے دریا بند ہوکر چار میل لمبی - سو گز چوڑی اور دو سو سے لیکر چار سو فیٹ تک گہری جھیل بنگئی ہے اگر یہ برفانی بند اچانک ٹوٹ گیا تو کئی پلوں اور سڑکوں کو نقصان پہنچیگا +

دہلی اور سماسٹہ کے درمیان آہنی ریلیں بچھائی جاچکی ہیں یہ لاین غالباً جنوری ۱۸۹۸ء میں اور سماسٹہ بھٹنڈا ریلوے اس سے تین ماہ پہلے بالکل تیار و مکمل ہوجائیگی +

ملک احمد خاں ٹوانہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر بجرم رشوت ستانی و بددیانتی حسب الحکم گورنمنٹ باضابطہ فوجداری مقدمہ ۳ مئی سے شروع ہوگیا ہے نومبر گذشتہ میں وکلاء کی شکایت پر نواب لفٹنٹ گورنر نے ملک صاحب کو فی الفور راولپنڈی سے گوجرانوالہ تبدیل کرکے مسٹر پارکر صاحب کو ابتدائی تحقیقات کرنیکا حکم دیا تھا - دوران تفتیش میں ملک صاحب پر تیس یا چالیس الزام عائد ہوئے - رپورٹ موصول ہونے پر گورنمنٹ نے ملک صاحب سے کیفیت طلب کی - اسکے گذرنے پر باضابطہ مقدمہ قائم کئے جانے کا حکم دیا گیا ملک صاحب معطل ہیں - مسٹر میریڈتھ ڈپٹی کمشنر لاہور تحقیقات کیلئے خاص طور پر مقرر ہوئے ہیں جو کمشنر صاحب کے دفتر میں اجلاس کرتے ہیں - ملک صاحب کا ایک محرر کالو شاہ بھی ملزم گردانا گیا ہے - سردست صرف چار الزامات کی تحقیقات ہوگی - سرکار کی طرف سے مسٹر پارکر اور سٹریٹ میں بیرسٹر اور ملزم کی طرف سے مسٹر گرے اور میاں شاہدین بیرسٹران پیروکار ہیں - ملک صاحب شاہ پور کے ٹوانوں کے سرغنہ اور دیرینہ سرکاری ملازم ہیں - انکے خاندان نے نہایت نازک موقعوں پر گورنمنٹ کی قابل قدر امداد کی ہی - مقدمہ کی کارروائی بلاناغہ ہو رہی ہے - پہلے مقدمہ قتل موضع کلر کو لیا گیا ہی جسمیں کہا جاتا ہے کہ ملک صاحب نے چار ہزار اور کالو شاہ نے ۵۰۰ رشوت لی تھی +

ضلع راجپوتانہ میرواڑہ میں فصلوں کی آبپاشی کیلئے سرکاری خرچ سے تالاب کھودوائے گئے ہیں ۱۸۹۵ء میں انسے ۳۱۱۲۹ ایکڑ اراضی آبپاش ہوئی جسپر ۸ لاکھ ۱۷ ہزار روپیہ کی فصل پیدا ہوئی سرکار کو خالص منافع ۹۳۶۶۴ یعنے سرمایہ صرف شدہ پر ۳۹۸۳ فیصدی ہوا - سال ماسبق میں ۳۲۹۱ ہوا تھا +

کلکتہ کے ایک اخبار نے لکھا تھا کہ چھاونی دیناپور کے فوجی افسروں کو سابقہ ایکٹ امراض متعدی کی احکام کے مطابق کسبیوں کا طبی معائنہ کرانیکا حکم دیا گیا ہے مگر پاؤنیر اس کی تردید کرتا ہے کہ گورنمنٹ ہند سیکرٹری آف سٹیٹ کی منظوری کی بغیر کوئی نئے قانون جاری نہیں کریگی - ان قواعد کی وضع کرنیکے لئے جو کمیٹی شملہ میں بیٹھی تھی - وہ کام ختم کرچکی ہے - یہ قواعد جو ابھی پوشیدہ رکھے گئے ہیں - اس ہفتہ کی ڈاک

میں ولایت روانہ کئے جاوینگے ۔

برہما کے نئے لفٹنٹ گورنر سر ولیم فریزر کے رنگون کے کمشنران بندرگاہ کو ایما کیا ہے کہ اگر وہ ایوان تجارت اور میونسپلٹی کیساتھ ملکر نئی لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کیلئے اپنے میں سے کسی کو منتخب کرینگے تو نواب ممدوح اُنکے انتخاب پر مناسب عذر فرما دینگے ۔ کمشنروں نے شکریہ کے بعد جواب دیا کہ ہم کو صرف اپنی جماعت ہی سے کسی ممبر کو نامزد کرنے کی اجازت دیجاوے ۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے چار غیر سرکاری ممبر افواہاً بیان کیا جاتا ہے کہ سردار محمد حیات خان بخم الہند ۔ بابا کھیم سنگھ بیدی ۔ کنور رہنام سنگھ (عیسائی) اور رائے بہادر لالہ مدن گوپال ہیر سٹ ہونگے ۔

راجہ پرتاب سنگھ اور امپیریل سروس ٹروپس کے دیگر منتخب افسر جشن جوبلی کی شمولیت کیلئے یکم مئی کو بمبئی سے جہاز پر سوار ہوگئے ۔ ان افسروں میں دس مسلمان ہیں ۔

رنگون میں ایک فوجی سپاہی دوسری سپاہی کو قتل اور حوالدار کو زخمی کرکے بہ مئی کو بھاگ گیا ہے ۔ وہ پوری وردی پہنے ہوئی ہے ۔ اور بندوق اور تیس کارتوس اُسکے پاس موجود ہیں ۔ پولیس تلاش کر رہی ہے رنگون کے چینی بھی جشن جوبلی کے موقعہ پر وایسرائے کی خدمت میں ڈیپوٹیشن اور ایڈریس بھیجینگے ۔

سندھ سے پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کو ابھی برابر غلہ آرہا ہے اور پنجاب سے نیا غلہ بوریوں میں بند ہوکر ریل میں پڑ رہا ہے ۔ عام افواہ ہے کہ یہ غلہ کسر پٹ کیواسطے خرید اجارہا ہے ۔

فیروزپور میں ایک یورشین ٹھیکہ دار بیگار کٹی ۔ دوکانداروں کو لوٹ کر چلتا بنا ہے ۔

پشاور اور مضافات کے مسلمانوں نے ایکٹ وبا کے برخلاف متواتر جلسے کرکے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ایک میموریل ارسال کیا ہے جسمیں معزز مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن ۴ مئی کو صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس لے گیا صاحب موصوف نے اُن کی کمال دلداری کی اور میموریل کو پُرزور سفارش کیساتھ گورنمنٹ کی پاس بھیجنے کے لئے اپنے لے لیا ۔

کراچی بمبئی اور سکھر میں وبا کی شدت بہت کم ہوگئی ہے کراچی میں ۳ مئی کو سات بیمار اور آٹھ فوت ۔ سکھر میں ۱ بیمار دو فوت اور بمبئی میں ۷ بیمار اور ۱۶ فوت ہوئے ۔ البتہ کچھی منڈوی میں طاعون ابھی تک بہت زور میں ہے اور وہاں روزانہ اوسط متوفیوں کی سو سوا سو ہے ۔

کلکتہ میونسپلٹی کو وایس چیئرمین بابو نیلامبر کرجی نے جو کشمیر کے وزیر خزانہ رہ چکے ہیں اپنے قرضوں کا انتظام کرنیکے لئے تین ماہ کی رخصت کی درخواست کی ۔ اسپر مئی کو اجلاس کمیٹی میں ممبروں میں خوب زور شور سے مباحثہ ہوتا رہا اور ایکدوسرے پر علانیہ ذاتی حملے کئے گئے ایک بنگالی ممبر نے ایک یورپین معترض کو جو ابدیا کہ میں کئی یورپین اعلے عہدہ داروں کو جانتا ہوں جو سخت مقروض ہیں ۔ آخرکار بکثرت رائے رخصت منظور ہوگئی ۔ اور ایک بنگالی ممبر کونسل کی ممبری کیلئے کمیٹی کی طرف سے منتخب کیا گیا ۔

بمبئی میں قیصر ہند کو مجسمہ پر جو تاج کول ڈالا گیا تھا کئی مہینوں کے تجربوں کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ سیاہی دور نہیں ہوسکتی ۔ اسلئے اب گردن اور سر کا نمونہ لیکر ولایت بھیجا جائیگا ۔ کہ وہاں سے نئی بنکر آویں اور موجودہ سر اور گردن کو دور کرکے نئے لگائے جائیں ۔

کشمیر میں مختلف تنازعات سرحد کے تصفیہ کے لئے ایک یورپین افسر مامور کیا گیا ہے ۔ سب سے پہلے ریاست پونچھ کی سرحد کا فیصلہ کیا جاویگا ۔ مسٹر والٹن کشمیر میں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے محکمہ کے ڈائرکٹر بنائے گئے ہیں ۔ گلگت کیلئے سامان رسد ۲۰ جون سے ۲۰ ستمبر تک بابندی پور سے بھیجا جاتا رہیگا ۔

الہ آباد ہائیکورٹ کے دو ججوں نے چیف جج سے اختلاف رائے کرکے ۳ مئی کو قتل عمد کا اقدام کرنیوالے کو پھانسی کی سزا دی ۔ چیف جج کی رائے تھی کہ مجروح قاتل کو شناخت نہیں کرسکتا باقی دونوں کی رائے مختلف قرار پائی ۔ فوجداری مقدمات میں ججان ہائیکورٹ میں عموماً شاذ و نادر اختلاف ہوا کرتا ہے ۔

کلکتہ میں یادگار جوبلی قائم کرنیکے لئے جو جلسہ ۴ مئی کو ہوا تھا اُسنے قرار دیا ہے کہ ملکہ معظمہ کا بُت نصب کیا جاوے اور کلکتہ کے ہسپتالوں کو امداد دیجاوے ۔ مہاراجہ دربھنگہ نے ۵ ہزار روپیہ دیئے ہیں ۔ جشن جوبلی کے متعلق فیصلہ ہوگیا ہے کہ سرکاری طور پر باقاعدہ افواج کا کوئی پریڈ نہیں ہوگا ۔ البتہ والنٹیروں کے لئے کوئی ممانعت نہیں ۔

مہاراجہ کشمیر جشن جوبلی کے دن سرینگر میں ایک عالیشان دربار کرینگے ۔ کشمیر ۔ جموں ۔ گلگت ۔ سکاردو لداخ کے رؤسا اور جاگیرداروں کے نام دعوتی رقعے بھیجے جا رہے ہیں ۔

لالہ امولک رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان کو اچوامرت سے تبدیل ہوگئے ہیں ۔ یکم مئی کو مسٹر مغری اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت سے بے تحاشا گھوڑا دوڑانے کے جرم میں دس روپیہ جرمانہ یا ایک ہفتہ قید سخت کی سزا دی گئی ۔ مستغیث کرنیل الگزینڈر کمانڈر ۶ بنگال کیولری تھے ۔ یہ صاحب دو میموں کی ہمراہ زین سوار جارہے تھے کہ پیچھے سے اُن کو گھوڑوں کے بگٹٹ دوڑے آنے کی آواز پہنچی میموں کے گھوڑے بھی پچھلے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنکر بگٹنے لگے ۔ کرنیل صاحب کا رکان قریب تھا وہ میموں کو ڈیوڑھی میں کرکے خود سڑک پر آگئے اور جب اُن گھوڑوں کے سوار جو پانچ کس تھے نزدیک پہنچے تو اون کو اپنی فوج کے آدمی سمجھ کر کھڑا ہونیکا حکم دیا ۔ چند ایک نے گھوڑے تھام لئے اور کرنیل صاحب سے چند قدموں کے فاصلہ سے گذر گئے ۔ مگر لالہ صاحب نے کرنیل صاحب کے پاس آکر دریافت کیا ۔ کہ شاہی سڑک پر ہم کو روکنے کا تم کیا اختیار رکھتے تھے ۔ کرنیل نے کہا تم بے تحاشا گھوڑا دوڑا رہے تھے لالہ صاحب نے کہا یہ درست نہیں جب کرنیل صاحب نے اُنسے نام پوچھا تم کون ہو تو کہا میں مردموں نام دریافت کیا گیا تو کہا پہلے اپنے نام کا کارڈ دو ۔ یہ کہکر لالہ صاحب چلدیئے اور ساتھیوں سے جا ملے کرنیل نے اردلی سے لالہ صاحب کا پتہ معلوم کرکے پہلے استغاثہ مجسٹریٹ چھاؤنی کی عدالت میں کیا ۔ جہاں سے مقدمہ ملزم کی درخواست پر اسسٹنٹ کمشنر کے پاس منتقل ہوگیا اور مسٹر ہنری نے قواعد چھاؤنی کے دفعہ ۵۲ کے رو سے مندرجہ بالا سزا دی ۔

کشمیر سے خبر آئی ہے کہ گورہ ترنچانہ کا ایک نوجوان افسر جو لکھنو سے آیا تھا دریا دید دان سے گذر کر سکاردو جا رہا تھا کہ برف کا تیلہ گرا اور افسر مذکور اور اُس کے تیس بیس قلیوں کو دریا میں بہالے گیا ۔ صرف ایک دیسی خدمت گار بچا ۔

ہندوستان میں اسوقت ۲۴ لاکھ ۸۱ ہزار آدمی امدادی کاموں پر ہیں ۔ چند ہفتوں تک یہ تعداد چالیس لاکھ تک پہنچ جائیگی ۔

ڈاکٹر کچ نے بیان کیا کہ میں ہندوستان میں وبائے طاعون کی متعلق تحقیقات کرنے آیا ہوں مگر شاید شمالی ہند کو جاکر موشی کو وبا سے محفوظ رکھنے کا طریقہ بتاؤں ۔ ڈاکٹر صاحب کی تدبیر جنوبی افریقہ میں جہاں ہندوستان کی طرح وبا سے ہزاروں مویشی ضائع ہوا کرتے ہیں بہت کارگر ہوئی ہے ۔ ڈاکٹر موصوف کی رائے ہے کہ طاعون موریوں اور بدروؤں یا نقص غلہ سے پیدا نہیں ہوتی ۔ بلکہ خود مویشی کی حالت زار اور طرز معاشرت سے وبا کے پھوٹنے میں مدد ملتی ہے ۔ مسٹر سیول صاحب اور انکے ساتھی نعلی بازانگریز جن کو انگریز ہی جس انتظام اور دیسیوں کی حالت سنوارنے پر بڑا ناز ہے اس اجنبی کی ہمدردی رعایت پائے کو پڑھکر شاید دل میں بہت خفیف ہوں مگر شرم چہ کنی ست کہ پیش مرداں بیائد اگران میں خفیف ہونیکی قابلیت یا مادہ موجود ہو تو ہندیوں کو اس طرح تباہ ہی نہ ہونے دیں ۔

روس کا بحیرہ ہند تک ریل بنانے کی خبر مجمل طور پر کسی پچھلے اخبار میں درج ہوچکی ہے ۔ اُسپر اپنی رائے ظاہر کرتے وقت جو قیاس ہمنے ظاہر کیا تھا کہ غالباً ایران میں بنائی جاویگی وہ درست ثابت ہوا ہے ۔ جرمن کا اخبار لکھتا ہے کہ یہ ریل علاقہ آزوی کوہ قاف سے براہ طہران بحیرہ ہند تک تیار کی جائیگی ۔ اور اس کا مدعا صرف روسی تجارت کو بڑھانا ہی نہیں ہوگا ۔ بلکہ اُس سے فوجی خدمت لینا بھی مقصود ہے ۔ اس لائین کے بن جانیسے روس چھ دن کے اندر بحیرہ ہند کو فوج بھیج سکے گا ۔

قحط زدگان کا امدادی فنڈ ۶ مئی کو ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ۱۸ ہزار ۲۵ روپیہ ہوگیا ۔ تقریباً سولہ ہزار روپیہ نیویارک (امریکہ) کا ایک اخبار کرسچن ہیرلڈ سے اور ۶ سو روپیہ فلسطین سے موصول ہوئی ہیں ۔ جبرالٹر سے دوسری قسط ۷۸۹۶ روپیہ کی وصول ہوئی ہے اس رقم میں سے تقریباً ۸۰ لاکھ روپیہ انگلستان سے وصول ہوا ہے ۔ جہانسے اب اور زیادہ روپیہ ملنے کی امید نہیں رہگئی ۔ کیونکہ وہاں کے باشندے غریب ہندیوں کو فراموش کرکے ملکہ معظمہ کی جشن جوبلی کی تیاریوں میں مصروف ہوگئے ہیں ۔ یہ مجموعی رقم بھی انگریزوں کی ہندیوں سے ہمدردی رکھنے اور خود ہندیوں کی خوشحالی اور تمول کی نہایت عمدہ دلیل ہے اس امدادی یا خیراتی کام میں قیصر ہند سے لیکر اضلاع ہند کے ڈپٹی کمشنروں تک نے امداد دی ہے ۔ اور روس فلسطین اور امریکہ کے علاوہ مقبوضات انگریزی میں سے کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں قحط زدگان ہند کیلئے چندہ نہ ہوا ہو لیکن کل رقم ڈیڑھ کروڑ سے نہیں بڑھ سکی ہے اسکے مقابلہ میں ترکی کے باشندگان صرف اپنے ہی ملک میں جو سخت

ڈچز آف یارک کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ماں اور بچہ دونوں تندرست ہیں +

کونسل واضع آئین برہما کی اجلاس کی ابھی کوئی تاریخ نہیں مقرر ہوئی ہے اب تک ممبر بھی نہیں نامزد ہوئے لیکن اس ماہ کی آغاز ہی میں انکے نامزد ہونیکی امید ہے - چار غیر سرکاری ممبروں میں غالباً ایک یورپین ہوگا +

مسٹر جے - ای - برجٹ میکن لنڈن کے ایک اخبار نویس تمام مراکو میں بائیسکل پر سوار ہوکر سیر کرنیکی غرض سے روانہ ہوئے ہیں - یہ اس ملک کی زبان نہایت روانی سے بولتے ہیں اور ٹائمز آف مراکو کے اڈیٹر رہ چکے ہیں +

سر جارج گولڈی گورنر نائیجر کمپنی نے لنڈن جاتے ہوئے مقام کیلیے پر ایک ملاقات میں بیان کیا کہ بوسا پر فرانسیسی نوآبادی واقعہ ڈہومی نے قبضہ کیا ہے گورنمنٹ پیریس اس سے ہرگز اتفاق نہ کریگی کیونکہ ۱۸۹۰ء کا معاہدہ بوسا موجود ہے +

پرنس بسمارک نے یکم اپریل کو اپنی ۸۲ ویں سالگرہ منائی +

جس برفانی گاڑی پر سوار ہوکر نپولین بوناپارٹ ماسکو سے واپس ہوا تھا - وہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا اوڈیسہ میں فروخت ہوئی ہے

تہذیب اور شائستگی اور ہمت اور خود مدد کی کیفیت دان دونی دولت کی ترقی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ نیویارک (امریکہ) میں اب سے ۴۰ سال پہلے دس لاکھ ڈالر کا مالک جبر وقعت اور بزرگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا آج ۵۰ لاکھ ڈالر کے مالک کی اتنی بھی حقیقت نہیں سمجھی جاتی +

لنڈن کی تھیوسوفیکل سوسائٹی کی ایک اخبار نے ابتک امداد قحط ہندوستان کی متعلق ۲۵۴ پونڈ جمع کئے ہیں +

ولایت کا اخبار "ٹروتھ" سرکاری حکام ہندوستان کی شملہ میں گرمگذاری کی شغل کو ان الفاظ سے یاد کرتا ہے :-

"یہ ایک صرف خیر فضول خرچی ہے جو صرف اعلےٰ ترین سرکاری حکام کی ایک گروہ کی ذاتی فائدہ کیواسطے برداشت کی جاتی ہے"

اخبار ڈسٹ منسٹر گزٹ لکھتا ہے کہ گلیڈسٹون نے اپنی پچھلی سالگرہ سے بائیسکل پر سوار ہونا سیکھا ہے - اسپر ایک اخبار اضافہ کرتا ہے کہ "آجکل وہ جیسپر نہ سوار ہوں تھوڑا ہے" +

مغربی دنیا کی ذوق علم اور شوق مطالعہ کا اندازہ صرف اس سے ہو سکتا ہے کہ مسز سٹیل کا ایک ناول بنام "سطح بحر پر" کو ایک مہینہ میں دو مرتبہ چھاپا گیا - اور ابھی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے + ایسیں عذر کے حالات ہیں +

امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ عنقریب ساحل فلوریڈا پر یہ ثابت کرنیکی کوشش کی جاویگی کہ زمین گول نہیں بلکہ چپٹی ہے - اسوقت ایک کثیر جماعت ایسے اشخاص کی ہے جو ثابت کرتے ہیں کہ چپٹی ہے نہ کہ کرہ - اور انکے دلائل بھی کچھ ان لوگوں کے دلائل سے کم نہیں جو اس کو گول ہونیکے قائل ہیں - فلوریڈا کے ساحل پر جو تجربہ کیا جائیگا - اسکی مفصل حالات ابھی نہیں بتلائے گئے +

اڈیسہ کا اخبار ایک نہایت ہولناک اور ظلم بھری داستان سناتا ہے - جس کی کیفیت اس طرح پر ہے - کہ ایک غیر ملک کی رہنے والی یہودن راشل نامی معہ اپنے ۴ بچوں کے اس شہر میں آئی - مگر اسکے پاس پروانہ راہداری نہ تھا پروانہ مذکور اور دیگر کاغذات ضروری بعد میں آنیوالے تھے - مقامی حاکم اعلےٰ کی خدمت میں اس عورت نے درخواست کی - کہ راہداری آنے تک مجھکو شہر میں سکونت رکھنے کی اجازت ملے - چونکہ اسنے عدم موجودگی پروانہ راہداری کی وجہ طمانیت بخش بتلائی - اس کی درخواست منظور ہوگئی - مگر ضلع مذکور کے صاحب انسپکٹر پولیس کو یہ انتظام ناگوار گذرا - انہوں نے یہودن کو حکم دیا کہ معہ بچوں کے شہر خالی کردو - مگر یہ اس سے نہ ہو سکتا تھا - چنانچہ معہ بچوں کے گرفتار ہوکر حوالات پہنچی - اور رات گئی تک بے آب و دانہ پڑی رہی - چنانچہ بحوقت ڈسٹرکٹ چیف انسپکٹر کے حکم سے یہ رہا کی گئی تو خود اسپر فاقہ کشی سے غشی کا عالم تھا اور بچے جاں بلب ہو رہے تھے - اس کی ہائی سے سب انسپکٹر کی آتش غضب اور بھی مشتعل ہوگئی - چنانچہ انہوں نے دوسرے دن علی الصباح جبراً عورت کو اپنی مکان پر بلوا کر اسقدر بیرحمی اور سنگدلی سے زدوکوب کی کہ بیچاری بیہوش ہیودیوں کی ہسپتال میں پہنچائی گئی - جہاں کئی گھنٹوں تک یہ غشی کی حالت میں رہی - ڈاکٹروں نے ایک کیفیت تیار کی ہے جس میں اس عورت سے جو وحشیانہ سلوک کیا گیا ہے اسکا حال لکھا ہے عورت ابتک جاں بلب پڑی ہے یورپ کی تہذیب اور انسانی ہمدردی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہے - اور یہ وہی انسانی ہمدردی ہے جسکے واسطے گلیڈسٹون اپیل کرتے کرتے زندہ درگور ہوگیا) +

سینٹ پیٹرزبرگ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ شاہ سیام جون کے آغاز میں سینٹ پیٹرزبرگ پہنچینگے اور قصر پیٹرہاف کے ایک حصہ میں فروکش ہونگے - روس کے پولیٹکل حلقوں میں اس ملاقات کو بہت کچھ وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا - البتہ ایک امر قیاس چاہتا ہے کہ چونکہ حال میں سنا گیا تھا کہ جاپان سیام سے ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہے

سفر شاہ سیام ۲ کا کمیونڈ صرف کرنیکا

اسلئے ممکن ہو کہ روس جاپان کی اس پولیٹکل چال میں مزاحمت پیدا کرنے اور کمنڈ ڈالنے کا اس ملاقات سے کام لے

اڈیسہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک گاڑی جس میں زار روس اور زارینہ کی طرف سے تحفے تحائف شاہ چین کیواسطے بھرے ہوئے ہیں یہاں پہنچی ہے - ان تحفوں کا وزن ۶۰۰۰ پونڈ ہے +

بخارا میں طاعون پھوٹنے کی خبر کی اس کا سرکاری پریس تردید کرتا ہے +

ٹرنسوال گورنمنٹ نے ایک مخالف اخبار سٹار کو جو جوہنسبرگ میں شائع ہوتا تھا تین ماہ کیواسطے نئے قانون مطابع کے روسے بند کر دیا - مگر مالکوں نے اخبار کو نئے نام "کومٹ" سے شائع کرنا شروع کر دیا +

۱۹ مارچ کو لیڈی جارج ہملٹن (صاحب سیکرٹری آف سٹیٹ کی بیوی) نے قحط ہندوستان کی امداد کیواسطے دن تک ہندوستانی صنعت حرفت کی نمائش گاہ کھولی +

ہندوستان کی خیریں

بمبئی بنک نے اُن قرضوں کے سود کی شرح جو پرامیسری نوٹوں کی کفالت پر دیئے جائیں دس فیصدی کی جگہ اب نو فی صدی کر دی ہے +

فوج کی سالانہ نقل و حرکت پر خزانہ ہند سے ہر سال نو لاکھ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے مگر اس سال سن گذشتہ کی نسبت زیادہ رد و بدل ہونیکی وجہ سے غالباً زیادہ خرچ کرنا پڑیگا - قحط میں اگر فوجی خرچ نہ بڑھائے جاتے تو اور کونسا سنا موقعہ ہو سکتا ہے؟

ہنزا (علاقہ گلگت) کا پولیٹکل افسر لکھتا ہے کہ دریائے اسپر میں برف کا بہت بڑا تیلہ گر جانے سے دریا بند ہوکر چار میل لمبی - سو گز چوڑی اور دو سو سے لیکر چار سو فیٹ تک گہری جھیل بنگئی ہے اگر یہ برفانی بند اچانک ٹوٹ گیا تو کئی پلوں اور سڑکوں کو نقصان پہنچیگا +

دہلی اور سہاسٹہ کے درمیان آہنی ریلیں بچھائی جا چکی ہیں - یہ لائن غالباً جنوری ۹۸ء میں اور سہاسٹہ بھٹنڈا ریلوے اس سے تین ماہ پہلے بالکل تیار و مکمل ہو جائیگی +

ملک احمد خاں ٹوانہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پر بجرم رشوت ستانی و بددیانتی حسب الحکم گورنمنٹ باضابطہ فوجداری مقدمہ ۳ مئی سے شروع ہوگیا ہے نومبر گذشتہ میں وکلار کی شکایت پر نواب لفٹنٹ گورنر نے ملک صاحب کو فی الفور راولپنڈی سے گوجرانوالہ تبدیل کرکے مسٹر پارکر صاحب کو ابتدائی تحقیقات کرنیکا حکم دیا تھا - دوران تفتیش میں ملک صاحب پر تیس یا چالیس الزام عائد ہوئے - رپورٹ موصول ہونے پر گورنمنٹ نے ملک صاحب سے کیفیت طلب کی - اسکے گذرنے پر باضابطہ مقدمہ قایم کئے جانے کا حکم دیا گیا ملک صاحب معطل ہیں - مسٹر میریڈیتھ ڈپٹی کمشنر لاہور تحقیقات کے لئے خاص طور پر مقرر ہوئے ہیں جو کمشنر صاحب کے دفتر میں اجلاس کرتے ہیں - ملک صاحب کا ایک محرر کالو شاہ بھی ملزم گردانا گیا ہے - سردست صرف چار الزامات کی تحقیقات ہوگی - سرکار کی طرف سے مسٹر پارکر اور سٹریٹ ہیں بیرسٹر اور ملزم کی طرف سے مسٹر گرے اور میاں شاہدین بیرسٹران پیروکار ہیں - ملک صاحب شاہ پور کے ٹوانوں کے سرغنہ اور دیرینہ سرکاری ملازم ہیں - انکا خاندان نہایت نازک موقعوں پر گورنمنٹ کی قابل قدر امداد کی ہے - مقدمہ کی کارروائی بلا ناغہ ہو رہی ہے - پہلا مقدمہ قتل موضع کلر کو لیا گیا ہے جسمیں کہا جاتا ہے کہ ملک صاحب نے چار ہزار اور کالو شاہ نے ۵۰۰ رشوت لی تھی +

ضلع راجپوتانہ میرواڑہ میں فصلوں کی آبپاشی کیلئے سرکاری خرچ سے تالاب کھودے گئے ہیں ۹۵ء میں ۳۱۱۲۹ ایکڑ اراضی آبپاش ہوئی جسپر ۸ لاکھ ۲ ہزار روپیہ کی فصل پیدا ہوئی سرکار کو خالص منافع ۹۳۶۶۴ یعنے سرمایہ صرف شدہ پر ۳۹۸۳ فیصدی ہوا - سال ماسبق میں ۳۲۹۱ ہوا تھا +

کلکتہ کے ایک اخبار نے لکھا تھا کہ چھاؤنی دیناپور کے فوجی افسروں کو سابقہ ایکٹ امراض متعدی کے احکام کے مطابق کسبیوں کا طبی معائنہ کرانیکا حکم دیا گیا ہے مگر پاؤنیر اس کی تردید کرتا ہے کہ گورنمنٹ ہند سیکرٹری آف سٹیٹ کی منظوری کے بغیر کوئی نئے قانون جاری نہیں کریگی - ان قواعد کی وضع کرنیکی کمیٹی سملہ میں بیٹھی تھی - وہ کام ختم کر چکی ہے - یہ قواعد جو ابھی پوشیدہ رکھے گئے ہیں - اس ہفتہ کی ڈاک

میں ولایت روانہ کئے جاوینگے ✦

برہما کے نئے لفٹنٹ گورنر سر ولیم فریڈرک نے رنگون کے کمشنران بندرگاہ کو ایما کیا ہے کہ اگر وہ ایوان تجارت اور میونسپلٹی کیساتھ ملکر نئی لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کیلئے اپنے میں سے کسی کو منتخب کرینگے تو نواب ممدوح اُنکے انتخاب پر مناسب غور فرماوینگے۔ کمشنروں نے شکریہ کے بعد جواب دیا کہ ہم کو صرف اپنی جماعت ہی سے کسی ممبر کو نامزد کرنے کی اجازت دیجاوے۔ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے چار غیر سرکاری ممبر افواہاً بیان کیا جاتا ہے کہ سردار محمد حیات خاں نجم الہند۔ بابا کہیم سنگھ بیدی۔ کنور ہرنام سنگھ (عیسائی) اور راے بہادر لالہ مدن گوپال بیرسٹر ہونگے ✦

راجہ پرتاب سنگھ اور امپیریل سروس ٹروپس کے دیگر منتخب افسر جشن جوبلی کی شمولیت کیلئے یکم مئی کو بمبئی سے جہاز پر سوار ہوگئے۔ ان افسروں میں دس مسلمان ہیں ✦

رنگون میں ایک فوجی سپاہی دوسرے سپاہی کو قتل اور حوالدار کو زخمی کرکے ۴ مئی کو بھاگ گیا ہے۔ وہ پوری وردی پہنے ہوئے ہے۔ اور بندوق اور تیس کارتوس اُسکے پاس موجود ہیں۔ پولیس تلاش کر رہی ہے رنگون کے چینی بھی جشن جوبلی کے موقعہ پر وایسرائے کی خدمت میں ڈیپوٹیشن اور ایڈریس بھیجینگے ✦

سندھ سے پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی کو ابھی برابر غلہ آرہا ہے اور پنجاب سے نیا غلہ بوریوں میں بند ہوکر ریل میں پڑ رہا ہے۔ عام افواہ ہے کہ یہ غلہ کمسریٹ کیواسطے خریدا جارہا ہے ✦

فیروزپور میں ایک یورشین ٹھیکہ دار بنکر کئی دوکانداروں کو لوٹ کر چلتا بنا ہے ✦

پشاور اور مضافات کے مسلمانوں نے ایکٹ وبا کے برخلاف متواتر جلسے کرکے گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ایک میموریل ارسال کیا ہے جسے بیس معزز مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن ۳ مئی کو صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس لے گیا۔ صاحب موصوف نے اُن کی کمال دلداری کی اور میموریل کو پُرزور سفارش کیساتھ گورنمنٹ کے پاس بھیجنے کے لئے اُنسے لے لیا ✦

کراچی بمبئی اور سکھر میں وبا کی شدت بہت کم ہوگئی ہے کراچی میں ۶ مئی کو سات بیمار اور آٹھ فوت۔ سکھر میں ۱ بیمار دو فوت اور بمبئی میں ۱۷ بیمار اور ۱۶ فوت ہوئے۔ البتہ کچھ منڈوی میں طاعون ابھی تک بہت زور میں ہے اور وہاں روزانہ اوسط تھوفیوں کی سو سوا سو ہے ✦

کلکتہ میونسپلٹی کے وایس چیئرمین بابو نیلامبر کرجی نے جو کشمیر کے وزیر خزانہ رہچکے ہیں اپنے قرضوں کا انتظام کرنیکے لئے تین ماہ کی رخصت کی درخواست کی۔ اسپر ۶ مئی کے اجلاس کمیٹی میں ممبروں میں خوب زور شور سے مباحثہ ہوتا رہا اور ایکدوسرے پر علانیہ ذاتی حملے کئے گئے ایک بنگالی ممبر نے ایک یورپین معترض کو جواب دیا کہ میں کئی یورپین اعلے عہدہ داروں کو جانتا ہوں جو سخت مقروض ہیں۔ آخرکار بکثرت رائے رخصت منظور ہوگئی۔ اور ایک بنگالی ممبر کونسل کی ممبری کیلئے کمیٹی کی طرف سے منتخب کیا گیا ✦

بمبئی میں قیصرہ ہند کے مجسمہ پر جو تارکول ڈالا گیا تھا کئی مہینوں کے تجربوں کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہ سیاہی دور نہیں ہوسکتی اسلئے اب گردن اور سر کا نمونہ لیکر ولایت بھیجا جائیگا۔ کہ وہاں سے نئے بنکر آویں اور موجودہ سر اور گردن کو دور کرکے نئے لگائے جائیں ✦

کشمیر میں مختلف تنازعات سرحد کے تصفیہ کے لئے ایک یورپین افسر مامور کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے ریاست پونچھ کی سرحد کا فیصلہ کیا جاویگا۔ مسٹر والٹن کشمیر میں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے محکمہ کے ڈائرکٹر بنائے گئے ہیں گلگت کیلئے سامان رسد ارجن سے ۳۰ ستمبر تک باندی پور سے بھیجا جاتا رہیگا ✦

الہ آباد ہائیکورٹ کے دو ججوں نے چیف جج سے اختلاف رائے کرکے ۳ مئی کو قتل عمد کے اقدام کرنیوالے کو پھانسی کی سزا دی۔ چیف جج کی رائے تھی کہ مجروح قاتل کو شناخت نہیں کرسکتا باقی دونوں کی رائے مختلف قرار پائی۔ فوجداری مقدمات میں ججان ہائیکورٹ میں عموماً شاذ و نادر اختلاف ہوا کرتا ہے ✦

کلکتہ میں یادگار جوبلی قائم کرنیکے لئے جو جلسہ ۴ مئی کو ہوا تھا اُسنے قرار دیا ہے کہ ملکہ معظمہ کا بُت نصب کیا جاوے اور کلکتہ کے ہسپتالوں کو امداد دیجاوے۔ مہاراجہ دربھنگہ نے ۵ ہزار روپیہ دیئے ہیں جشن جوبلی کے متعلق فیصلہ ہوگیا ہے کہ سرکاری طور پر باقاعدہ افواج کا کوئی پریڈ نہیں ہوگا۔ البتہ والنٹیروں کے لئے کوئی ممانعت نہیں ✦

مہاراجہ کشمیر جشن جوبلی کے دن سرینگر میں ایک عالیشان دربار کرینگے۔ کشمیر۔ جموں۔ گلگت۔ سکاردو اور لداخ کے رؤسا اور جاگیرداروں کے نام دعوتی رقعے بھیجے جارہے ہیں ✦

لالہ امولک رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان کو جو امرتسر تبدیل ہوگئے ہیں یکم مئی کو مسٹر ہفری اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت سے بے تحاشا گھوڑا دوڑانے کے جرم میں دس روپیہ جرمانہ یا ایک ہفتہ قید سخت کی سزا دی گئی مستغیث کرنیل الگزینڈر کمانڈر ۱۶ بنگال کیولری تھے۔ یہ صاحب دو میموں کے ہمراہ زین سوار جارہے تھے کہ پیچھے سے اُن کو گھوڑوں کے بگٹٹ دوڑے آنے کی آواز پہنچی میموں کے گھوڑے بھی پچھلے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنکر بگڑنے لگے۔ کرنیل صاحب کا مکان قریب تھا وہ میموں کو ڈیوڑھی میں کرکے خود سڑک پر آگئے اور جب اُن گھوڑوں کے سوار جو پانچ کس تھے نزدیک پہنچے تو اون کو اپنی فوج کے آدمی سمجھ کر کھڑا ہونیکا حکم دیا۔ چند ایک نے گھوڑے تھام لئے اور کرنیل صاحب سے چند قدموں کے فاصلہ سے گذر گئے۔ مگر لالہ صاحب نے کرنیل صاحب کے پاس آکر دریافت کیا۔ کہ شاہی سڑک پر ہم کو روکنے کا تم کیا اختیار رکھتے تھے۔ کرنیل نے کہا تم بے تحاشا گھوڑا دوڑا رہے تھے لالہ صاحب نے کہا یہ درست نہیں جب کرنیل صاحب نے اُنسے نام پوچھا تم کون ہو تو کہا میں مرد ہوں نام دریافت کیا گیا تو کہا پہلے اپنے نام کا کارڈ دو۔ یہ کہکر لالہ صاحب چلدیئے اور ساتھیوں سے جا ملے کرنیل نے اردلی سے لالہ صاحب کا پتہ معلوم کرکے پہلے استغاثہ مجسٹریٹ چھاؤنی کی عدالت میں کیا۔ جہاں سے مقدمہ ملزم کی درخواست پر اسسٹنٹ کمشنر کے پاس منتقل ہوگیا اور مسٹر ہفری نے قواعد چھاؤنی کے دفعہ ۵۲ کے رو سے مندرجہ بالا سزا دی ✦

کشمیر سے خبر آئی ہے کہ گورہ توپخانہ کا ایک نوجوان افسر جو لکھنو سے آیا تھا درہ دیدوان سے گذر کر سکاردو جا رہا تھا کہ برف کا ٹیلہ گرا اور افسر مذکور اور اُس کے تیس دیسی قلیوں کو دریا میں بہالے گیا۔ صرف ایک دیسی خدمتگار بچا ✦

ہندوستان میں اسوقت ۳۴ لاکھ ۸۱ ہزار آدمی امدادی کاموں پر ہیں۔ چند ہفتوں تک یہ تعداد چالیس لاکھ تک پہنچ جائیگی ✦

ڈاکٹر کوچ نے بیان کیا کہ میں ہندوستان میں وبائے طاعون کے متعلق تحقیقات کرنے آیا ہوں مگر شاید شمالی ہند کو جاکر مویشی کو وبا سے محفوظ رکھنے کا طریقہ بتاؤں۔ ڈاکٹر صاحب کی تدبیر جنوبی افریقہ میں جہاں ہندوستان کی طرح وبا سے ہزاروں مویشی ضائع ہوا کرتے ہیں بہت کارگر ہوئی ہے۔ ڈاکٹر موصوف کی رائے ہے کہ طاعون موریوں اور بدروؤں یا ناقص غلہ سے پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ خود لوگوں کی حالت زار اور طرز معاشرت سے وبا کے پھوٹنے میں مدد ملی ہے۔ مسٹر سیول صاحب اور اُنکے ساتھی تعلی باز انگریز جن کو انگریزی حسن انتظام اور دیسیوں کی حالت سنوارنے پر بڑا ناز ہے اس اجنبی کی بلا رو رعایت رائے کو پڑھکر شاید دل میں بہت خفیف ہوں مگر شرم چہ کُتّی ست کہ پیش مرداں بیاید اگر ان میں خفیف ہونیکی قابلیت یا مادہ موجود ہو تو ہندیوں کو اس طرح تباہ ہی نہ ہونے دیں ✦

روس کے بحیرہ ہند تک ریل بنانے کی خبر مجمل طور پر کسی پچھلے اخبار میں درج ہوچکی ہے۔ اُسپر اپنی رائے ظاہر کرتے وقت جو قیاس ہمنے ظاہر کیا تھا کہ غالباً ایران میں بنائی جاویگی وہ درست ثابت ہوا ہے۔ جرمن کا اخبار لکھتا ہے کہ یہ ریل علاقہ آنروی کوہ قاف سے براہ طہران بحیرہ ہند تک تیار کی جائیگی۔ اور اس کا مدعا صرف روسی تجارت کو بڑھانا ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ اُس سے فوجی خدمت لینا بھی مقصود ہے۔ اس لائن کے بن جانیسے روس چھ دن کے اندر بحیرہ ہند کو فوج بھیج سکے گا ✦

قحط زدگان کا امدادی فنڈ ۶ مئی کو ایک کروڑ ۲۵ لاکھ ۱۸ ہزار ۲۵ روپیہ ہوگیا۔ تقریباً سولہ ہزار روپیہ نیویارک (امریکہ) کے ایک اخبار کرسچن ہیرلڈ سے اور ۶ سو روپیہ فلسطین سے موصول ہوئے ہیں جبرالٹر سے دوسری قسط ۷۸۹۶ روپیہ کی وصول ہوئی ہے اس رقم میں سے تقریباً ۸۰ لاکھ روپیہ انگلستان سے وصول ہوا ہے۔ جہانسے اب اور زیادہ روپیہ ملنے کی امید نہیں رہگئی۔ کیونکہ وہانکے باشندے غریب ہندیوں کو فراموش کرکے ملکہ معظمہ کے جشن جوبلی کی تیاریوں میں مصروف ہوگئے ہیں یہ مجموعی رقم بھی انگریزوں کے ہندیوں سے ہمدردی رکھنے اور خود ہندیوں کی خوشحالی اور تمول کی نہایت عمدہ دلیل ہے اس امدادی یا خیراتی کام میں قیصرہ ہند سے لیکر اضلاع ہند کے ڈپٹی کمشنروں تک نے امداد دی ہے۔ اور روس فلسطین اور امریکہ کے علاوہ مقبوضات انگریزی میں سے کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں قحط زدگان ہند کے لئے چندہ نہ ہوا ہو لیکن کل رقم ڈیڑھ کروڑ سے نہیں بڑھ سکی اسکے مقابلہ میں ٹرکی کے باشندگان صرف اپنے ہی ملک میں جو وسعت

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لنڈن - ۲ مئی - جنگ روم و یونان - مجوزہ کانفرنس - لارڈ سالسبری نے تجویز پیش کی ہے کہ جنگ روم و یونان کے متعلق پیرس مین کانفرنس منعقد کیجائے - عام خیال ہے کہ بعض طاقتین اس تجویز کو قبول نہین کرینگی - (جب فریقین مین سے ابہی کسی نے درخواست نہین کی تو لارڈ موصوف کیون خواہ مخواہ دخل در معقولات دیتے ہین - وہ ٹرانسوال کا قضیہ ہی طے کرین - یا زیادہ فراغت ہے تو مصیبت زدگان کے حال زار پر کچہہ توجہ فرماوین - وکیل) ✣

واقعات میدان جنگ صوبہ اپائیرس مین جو یونانی فوج تہی وہ آرٹا کو واپس ہٹ آئی ہے - (ریوٹر شاہی طرز تحریر مین جب یونانیون کی نسبت واپس ہٹ آنا لکہا ہو تو اوس سے کلیتاً یہ مراد ہوتی ہے کہ اونکو ترکون نے خوب مرمت کر کے سرحد پار بہگا دیا ہے - وکیل) - یونانی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ یونانی جرنیل سمولنسکی نے آٹہہ ہزار ترکون کو بمقام ولستی اینو قطعی طور پر پسپا کر دیا ہے - اور اونکو سخت نقصان پہونچایا ہے - برخلاف اسکے اسی واقعہ کی نسبت اوہم پاشا تار دیتے ہین کہ سخت لڑائی کے بعد ترک فتحیاب ہوئے اور یونانی مقام وولو کو ہٹ گئے -

یونانی پارلیمنٹ کے اجلاس دیروزہ (یکم مئی) مین ایم رالی جدید وزیر اعظم نے بیان کیا کہ میرا پہلا کام فوج کو درست کرنا ہوگا - اگر ایسا نہ کیا گیا تو لڑائی کو جاری رکہنا یا عزت کے ساتہہ صلح کر سکنا ناممکن ہوگا - ایم ڈیلی اینس سابق وزیر اعظم نے وعدہ کیا کہ جبتک ترک یونانی علاقہ مین رہینگے تب تک مین موجودہ وزارت کو سچے دل سے برابر امداد دیتا رہونگا - اسکے بعد پارلیمنٹ غیر محدود وقت کے لئے برخاست کر دیا گیا -

کرنیل وسوس کی نسبت (جو پچہلے دنون جرنیل بنایا گیا) افواہ ہے کہ گورنمنٹ یونان نے اوسے کریٹ سے واپس بلایا ہے - ✣

لنڈن - ۲ مئی - ریاستہائے کوہ بلقان - شاہ فرانسس جوزف والی آسٹریا نے سینٹ پیٹرزبرگ جا کر زار روس سے صلاح و مشورہ کر کے جو قرارداد کی ہے اوسکے رو سے آسٹریا اور روس نے سرویا - بلگیریا اور مانٹی نیگرو کو ہم معنی یادداشت روانہ کر کے موجودہ موقعہ پر ان ریاستون کے خاموش رہنے کی تعریف اور اوسے پسند کیا ہے - یعنی ایک طرح سے اس یادداشت سے اونکو خاموش رہنے کی تنبیہ کر دی گئی ہے -

لنڈن - ۳ مئی - کانفرنس کے انعقاد کے لئے جو تجویز لارڈ سالسبری نے پیش کی تہی دول عظام نے اوسپر بحث کر کے اوسے مسترد کر دیا ہے -

یونانی فوج آرٹا سے پیشقدمی کر کے پہر صوبہ اپائیرس مین داخل ہوگئی ہے - اور مقام پنتی پیگادیا پر دوبارا قابض ہوگئی ہے - (بعد مین تار آئی کہ مقام پنتی پیگادیا غلط ہے - مقام قلی پیادہ پر قبضہ کیا گیا ہے - وکیل) ✣

لنڈن - ۳ مئی - مغربی افریقہ مین انگریزون پر اور مصیبت - لفٹنٹ ہینڈرسن پر جو ایک کافی مضبوط فوجی جماعت کے ساتہہ ساحل طلائی کے اندرونی ملک کے سردارون سے معاہدے کرتا پہرتا تہا شروع اپریل مین شاہ سموری نے بمقام وا جو انگریزی دایرہ اقتدار مین داخل ہے حملہ کیا - تفصیل ابہی معلوم نہین ہوئی - مگر اندیشہ ہے کہ نتیجہ تباہی بخش ہی ہوا ہوگا - گورنر نے مقام لیگوس سے تین سو ہوسا سپاہی طلب کئے ہین - (یہ سب مقامات چند ہفتے ہوئے افریقہ کے جو نقشے شایع کئے گئے تہے اونمین درج ہین - اور شاہ سموری کے مجمل حالات بھی ۵ اپریل کے پرچہ مین درج کئے جا چکے ہین جنکا خلاصہ یہ ہے کہ شاہ سموری مغربی افریقہ مین ایک زبردست مسلمان فرمانروا ہے - اوسکے پاس ایک لاکہہ قواعد دان جری سپاہی موجود ہین - اور وہ کئی دفعہ فرانسیسون کو فاش شکستین دیکر اونکے دانت کہٹے کر چکا ہے - لاہور کا روزانہ انگریزی اخبار بہی ۴ مئی کے پرچہ مین یہ تسلیم کرتا ہے کہ "سموری ایک زبردست مسلمان رئیس ہے ..... مہم اشانٹی کے موقعہ پر ایک دیسی افسر اوسکے پاس تین مہینے رہکر جب واپس آیا تو اوس نے بیان کیا تہا کہ سموری کے پاس نہایت زبردست فوج ہے چنانچہ اس وقت اکراء (ساحل طلائی کا صدر مقام) مین اس خوف سے کہ یہ مسلمان سردار انگریزی علاقہ گولڈ کولونی پر حملہ کرنے والا ہے - بہت کچہہ گہبراہٹ اور تشویش پیدا ہوگئی تہی" مگر یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل روایت کے لئے وہ کونسی سند اپنے پاس رکہتا ہے - وہ لکہتا ہے کہ "تقریباً دس ایک برس گذرے ہین کہ سموری کے ایک فوجی سپہ سالار نے فرانسیسی گانیا مین بمقام سکہالا ایک فرانسیسی افسر کپتان مینارڈ کو قتل کر دیا تہا جسپر فرانسیسون نے فرانس کے سوڈانی علاقہ کے دیسی سپاہیون کی فوج سے اوسپر متواتر حملے کر کے سموری کو اوسکے ملک سے بدر کر دیا - جو اسوقت سے ایک طرح کا خانہ بدوش سردار ہوگیا ہے ملک کے وسیع قطعات پر ادہر اودہر لوٹ مار کرتا پہرتا ہے - مہم اشانٹی کے وقت اوسنے ساحل طلائی کے گورنر کو تحایف ارسال کئے تہے"

تحریر مندرجہ بالا یہان تک تو ٹہیک ہے کہ فرانس والون نے سموری پر متواتر حملے کئے لیکن سول کے سوا آجتک اور کسی نے یہ نہین لکہا کہ فرانس فتحیاب ہوتا رہا ہے - بلکہ فرانس کے قطعی شکستیاب ہونے اور کئی برس ہوئے اوسکے عاجز ہو کر سموری کو فتح کرنے کے سودائے خام سے باز آجانیکی کیفیت لنڈن ٹائمز کے حوالہ سے جنوری سنہ ۱۸۹۶ء یا دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء کے کسی پرچہ مین درج ہو چکی ہے - اسی طرح گورنر کو تحایف بہیجنے کی روایت بہی صریحاً غلط ہے - برخلاف اسکے مہم اشانٹی کے موقعہ پر جب ایک انگریز افسر علاقہ سموری کی طرف گیا تہا - تو اوسے ملک مین داخل ہونیکی جرأت نہ پڑی اور سرحد پر ہی شاہ مذکور کے ایک عہدہ دار سے دوستانہ گفتگو کر کے واپس ہٹ آیا تھا -

اس مین کوئی کلام نہین کہ سموری تن تنہا انگلستان جیسی غدار سلطنت کی کل طاقت کا کبہی مقابلہ نہین کر سکتا - لیکن وہ ایسا کمزور بہی نہین کہ نیوپ اور ایلورین کے فولاد سوارون کیطرح ہوسا سپاہی اوسکی فوج کو بہی منتشر کر دین - دیسیون پر یوروپین افواج کی فتوحات کا بڑا ذریعہ موجودہ اسلحہ حرب ہین جو سموری کے پاس بہی موجود ہین - علاوہ برین ایسے نازک موقعہ پر جبکہ ٹرانسوال وغیرہ ممالک دور دست کے علاوہ خود یوروپ مین عالمگیر جنگ کا سخت احتمال درپیش ہو - فوجی طاقت کا ایسی ایسی دور از کار مہمون مین ضایع کرنا کبہی قرین مصلحت نہین ہو سکتا - اڈیٹر) ✣

لنڈن - ۲ مئی - ٹرانسوال - کے صدر مقام پریٹوریا سے خبر آئی ہے کہ پریسیڈنٹ کروگر کا پوتہ لفٹنٹ ریلاف پہر بحال ہو کر وہان کی پولیس کا افسر اعلے مقرر کیا گیا ہے - اس تقرری کو بالعموم برا کہا جاتا ہے

لنڈن - ۴ مئی - دیسی فوج پیدل اور جوبیلی - لارڈ جارج ہملٹن وزیر ہند نے دار العوام مین بجواب سوال افسوس ظاہر کیا ہے کہ دیسی فوج پیدل کو جس نے سلطنت کے لئے کارہا نمایان کئے ہین - جشن جوبیلی کے دستہ مین شامل کرنا ناممکن ہے -

لنڈن - ۳ مئی - ہندی باشندگان نٹال - مہاراجہ دربنگہ نے ٹائمز کو ایک خط لکہکر انگریزی گورنمنٹ اور انگریزی قوم سے درخواست کی ہے کہ وہ نٹال والون سے وہان کے ہندی قلیون کی سخت مشکلات اور مصیبتون مین تخفیف کرنیکی استدعا کرین -

ایضاً - جنگ روم و یونان - یونانی وزراء نئی یونانی وزارت کے بڑے بڑے ارکان حسب ذیل ہین :- ایم رالی وزیر اعظم و نیز وزیر بحری - ایم سکولولاس وزیر صیغہ خارجیہ - ایم تہیوٹوکس وزیر صیغہ داخلیہ - ایم سامودوس وزیر جنگ -

دوسری افراتفری - پنتی پیگادیا سے بہی یونانی آرٹا کو اوسی طرح بہاگے جس طرح کہ لاریسا سے بہاگے تھے - افسرون کی نالایقی اور بیوجہ دہشت سے فوج کا نظام اور مردانگی کافور ہوگئی تہی - ورنہ ۱۱ ہزار یونانی فوج مین سے صرف ایک ہزار ترکی گولون کی زد مین تہے - لڑائی مین نقصان دونون فریقین کے بہت ہی تہوڑے ہوئے ہین (اسلامی خبرون مین ناظرین کو معلوم ہو جائے گا کہ جبکہ ابہی ترکون نے خود

پیش قدمی نہین کی تہی۔ اور کوئی باقاعدہ جنگ شروع نہین ہوئی تہی۔ بلکہ وہ صرف یونانی جماعتون کے حملون کو روکنے پر اکتفا کرتے رہے تہے جب اوسوقت ہزارون یونانی کہیت رہتے تہے تو کیا باقاعدہ جنگ مین یونانیون کا بہت تہوڑا نقصان ہونا تعجب خیز امر نہین ہے۔ ایسا البتہ صرف اوسی صورت مین ہو سکتا ہے کہ یونانی ترکون کو دور سے ہی آتا دیکہکر بہاگ جاتے رہے ہون اور کسی جگہہ مقابلہ نہ ہوا ہو۔ مگر ریوٹر کی تارین ہی مخبر ہین کہ یونانیون کی بیحواسی سے پہلے متعدد معرکہ کی لڑائیان ہو چکی تہین۔ (اڈیٹر) +

باغیان کریٹ۔ دول اجنبیہ کے امیر البحرون نے آج باغیون کے سرغناؤن سے ملاقات کرکے اونکو جزیرہ کی خودمختاری کی تجویز اچہی طرح سے سمجہائی۔ مگر اونہون نے سُننے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ سوائے یونان کے ساتہہ الحاق ہونیکے اور کچہہ نہین مانتے۔

لنڈن ۴ مئی۔ فرانسیسی فوج یونان مین۔ دو سو فرانسیسی سپاہی بندر وولو مین اُتارے گئے ہین وہ بازارون مین پہرہ دے رہے ہین۔ +

دول کا بیچ بچاؤ کرنا۔ عام خیال ہوتا جاتا ہے کہ دول عظام یونان اور ٹرکی مین بیچ بچاؤ کرین گی۔

سامان جنگ نہین ہے۔ اتھنز سے معتبر خبرین موصول ہوئی ہین کہ یونانیون کے پاس سامان جنگ اور ذخایر حرب بالکل نہین ہین۔

لنڈن۔ ۴ مئی۔ کرنیل وسوس کی طلبی۔ کرنیل وسوس اور چودہ دیگر یونانی افسر بظاہر تہسلی مین فوجی سٹاف کو مضبوط کرنیکے لئے کریٹ سے طلب کئے گئے ہین۔ لیکن عام توقع ہے کہ ایسا کرنا گویا یونان کیطرف سے دول عظام کی تابعداری کر لینے کا عنوان ہے۔

یونانی فوج کی حالت۔ یونان کے وزیر صیغہ جنگ اور وزیر صیغہ داخلیہ نے جو فوج کی حالت کا معائنہ کرنیکے لئے فرسالہ گئے تہے۔ وہان کی اور نیز مقام ولسٹینو کی فوج کی حالت کی نسبت عمدہ امید دلانے والی رپورٹ کی ہے۔

یہ امر متحقق ہو گیا ہے کہ یونانیون نے بمقام ولسٹینو ترکون کو قطعاً پسپا کرکے غنیم کی فوجی جمعیت وغیرہ کو تحقیق کرنیکے لئے گرداوری شروع کی جسپر پہر باقاعدہ لڑائی شروع ہو گئی۔ اسمین یونانی نہایت ہی شجاعت سے لڑے۔ مگر ترک میدان جنگ کو کمک بہیج رہے ہین۔ اور اونکو مقام ولسٹینو کے عنقریب فتح کر لینے کا پختہ یقین ہے۔ +

لنڈن۔ ۵ مئی۔ دار العوام مین شب گذشتہ مسٹر کرزن نائب وزیر خارجیہ نے سوال کے جواب مین بیان کیا کہ دول عظام مین خط و کتابت جاری ہے۔ وہ لڑائی کے ختم ہو جانے کے سچے دل سے خواہشمند ہین۔ مگر اسوقت تک بیچ بچاؤ کرنا ناممکن ہے جبتک کہ اونکو معلوم نہ ہو جائے کہ ہماری مداخلت کو پسند کیا جائے گا۔

پری ٹوریا۔ ۴ مئی۔ پریسیڈنٹ کروگر نے ٹرانسوال کے پارلیمنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر تجویز پیش کی۔ کہ ملکہ معظمہ کی جوبلی کے دن سرکاری دفاتر بند کئے جائین۔ اسکے بعد بیان کیا کہ گو مطلع ابہی تاریک ہے مگر مجہے اس تاریکی کے پیچہے روشنی نظر آرہی ہے۔ اور امید ہے کہ آشتی آمیز طریقے اس تاریکی کو دور کر دین گے۔

پیرس۔ ۴ مئی۔ پیرس مین خوفناک آتشزدگی۔ آج یہان ایک بازار مین جو خیراتی مقاصد کے لئے لگایا گیا تہا اور جس مین پیرس کے تمام سرکردہ باشندے شامل تہے نہایت ہی خوفناک آتشزدگی ہوئی شعلے آناً فاناً نہایت تیزی کے ساتہہ پہیلگئے۔ اب تک ایک سو جلی ہوئی لاشین مل چکی ہین۔ اور اندیشہ ہے کہ ایک سو اور ملبہ مین دبی پڑی ہین۔ انکے علاوہ بیشمار لوگ زخمی ہوئے۔ ڈچز ڈیلونگان (ہمشیرہ شہنشاہ بیگم آسٹریا اور سابق شاہ فرانس موئیس فلپ کی چہوٹی بہو) کونٹس مون۔ مارکوئیس گیلی فیٹ جنرل مونیر گم شدگان مین داخل ہین۔ بیحواسی اور دہشت کے واقعی جانگداز اور ناقابل بیان قابل رحم نظارے دیکہنے مین آئے۔ یہ بازار مشہور محلہ چیمپس الائیسی کے بازار جین گوجین مین لگایا گیا تہا۔ آگ کہربائی روشنی کی تارون کے ٹوٹ جانیسے لگی۔ دوکانین لکڑی کے عارضی چہپرون مین لگائی گئی تہین جو بارہ منٹ مین جل گئین۔ آتشزدگی کے وقت یہ تماشائیون سے بہری ہوئی تہین۔ چودہ چہکڑے مُردون کے نکل چکے ہین جنمین فرانس کے کئی نامور اشخاص شامل ہین۔

اتھنز۔ ۵ مئی۔ جنگ روم و یونان۔ یونان نے ٹرکی کے ساتھ لڑائی جاری رکہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزراء نے اپنی رپورٹ مین ولیعہد کی کارروائی کو پسند کیا ہے۔ اوس نے لاریسا سے پیچہے ہٹ جانے کی مخالفت کی تہی۔

لنڈن۔ ۶ مئی۔ حالات جنگ۔ ترک مقام ولسٹینو سے پہر پیچہے ہٹا دیئے گئے ہین۔ خبر آئی ہے کہ شہر فرسالہ کے میدان مین باقاعدہ میدانی جنگ شروع ہو گیا ہے۔

یونانیون نے خلیج سالونیکا مین ایک جہاز پکڑ لیا ہے۔ سر ایشمیلڈ بارٹلٹ ممبر پارلیمنٹ انگلستان اوسپر سوار تہے۔ (یہ صاحب ترکون کے بڑے ہمدرد ہین۔ اور دو تین مہینے ہوئے بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئے تہے۔ یہ غالباً واقعات جنگ کو بچشم خود دیکہنے کے لئے سالونیکا کو جا رہے ہونگے۔ تار مین یہ نہین بتایا گیا کہ جہاز کس ملک کا تہا۔ اگر وہ جہاز انگریزی تہا تو کیا گورنمنٹ انگلستان یونانیون کے اس تمرد سے بہی چشم پوشی کر جائے گی؟ انگلستان سے ایک لیڈی صاحبہ مسمات آرمسٹن چانٹ یونانی مجروحین کی تیمارداری کے لئے یونان کو گئی ہین۔ ایک انگریزی اخبار لکہتا ہے کہ اب اگر اوسکو گرفتار کر لین تو خوب مزہ ہو۔ اڈیٹر) +

لنڈن۔ ۵ مئی۔ ٹرانسوال کے لئے تیاریان۔ بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان سے توپخانہ کا ایک بریگیڈ (بریگیڈ مین کئی باتریان ہوتی ہین) کیپ کولونی کو بہیجے جانے کا حکم دیا گیا ہے (مگر سملہ مین ابہی کوئی حکم نہین آیا۔ اڈیٹر) +

نیویارک۔ ۵ مئی۔ لارڈ سالسبری کی محنت اکارت گئی۔ صوبجات متحدہ کے سینٹ (پارلیمنٹ) نے معاہدہ ثالثی کو جو سابق پریسیڈنٹ کلیولینڈ نے انگلستان کے ساتہہ کیا تہا مسترد کر دیا ہے۔ (امریکہ مین اس معاہدہ کے برخلاف جو جوش برپا تہا وہ ناظرین کو ۲۶ اپریل کے اخبار مین امریکن اعلان کے پڑہنے سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ اسکے شائع ہونے پر معاہدہ کی منظوری کی رہی سہی امید بہی مفقود ہو گئی تہی اڈیٹر)

لنڈن۔ ۶ مئی۔ شاہ سموری کی برخلاف تیاریان۔ اندرونی علاقہ مین (شاہ سموری کے ساتھ تعلقات بگڑنے کی وجہ سے) مصائب پیدا ہونیکے خیال سے تمام ہوسا سپاہی جو بہم پہونچ سکے ساحل طلائی کو بہیجدیئے گئے ہین۔ +

اتھنز۔ ۶ مئی۔ جنگ روم و یونان۔ دو دست بدست لڑائیان۔ کل (۵ مئی) کو فرسالہ اور ولسٹینو مین ایک ہی وقت لڑائیان ہوئین۔ دونون جگہہ یونانیون نے ترکون کے متواتر حملون کو جنکی جمعیت بہت زیادہ تہی روکا۔ فریقین کا نقصان عظیم ہوا۔ یونانی شہزادے فرسالہ کی لڑائی مین فوج کے آگے رہکر اوسکا دل بڑہاتے رہے۔

یونانی فوج کی باقاعدہ واپسی۔ گذشتہ شام (۵ مئی) کو ولیعہد کی فوج نہایت باقاعدگی سے فرسالہ سے ڈوموکو کو ہٹ گئی۔ (یہ شہر فرسالہ سے جنوب مغرب کیطرف اتہنز ریلوے لائین پر مشہور اسٹیشن ہے۔ اور نقشہ مین دکہایا گیا ہوا ہے۔ وکیل) جہان وہ ترکی حملہ کا انتظار کر رہی ہے۔ فرسالہ کو یونانیون نے چہوڑ دیا ہے۔ دوسری طرف کرنیل سمولنسکی کی فوج نے ولسٹینو کو چہوڑ دیا ہے۔ اور شاید وولو یا المیرو کیطرف واپس ہٹ گئی ہے۔ اگر ولیعہد صاحب نے ترکی حملہ کو ہی روکنا تہا تو اس سے اونکو فرسالہ مین کون مانع تہا کہ ڈوموکو چلے گئے۔ اور غنیم کو اور بیس میل ملک مین آگے بڑہنے کا موقعہ دیدیا۔ مگر جس باقاعدگی یا جس مجبوری سے اونکو فرسالہ اور کرنیل سمولنسکی کو ولسٹینو سے پیچہے ہٹنا پڑا ہے وہ ریوٹر ہی کو آخر بعد کی تار مین بتا دینا پڑا ہے۔ اڈیٹر) +

دول یورپ بیچ بچاؤ کر رہی ہین (ریوٹر شاید فرانس اور انگلستان سے دول یوروپ کی مراد لے رہا ہے۔ کیونکہ آسٹریا۔ جرمنی اور روس نے تو کئی دفعہ برملا کہدیا ہے کہ جبتک یونان کی کافی گوشمالی نہو لیگی تب تک کوئی مداخلت نہین کیجائے گی۔ اڈیٹر) +

لنڈن ۷ مئی۔ ترکون کی فتح۔ فرسالہ سے یونانی ترکون کے فتحیاب ہونیکی وجہ سے پیچھے ہٹے ترکون نے فرسالہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ +

لنڈن۔ ۷ مئی۔ اتفاق یورپ اور لارڈ سالسبری کی رائے۔ لارڈ سالسبری نے البرٹ ہال مین تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اتفاق یورپ اپنے مدعا مین ناکامیاب نہین رہا۔ اسکا بڑا مقصد یورپ مین عام جنگ نہ ہونے دینا ہے چنانچہ ٹرکی و یونان کی مقامی لڑائی کے ماسوا باقی تمام یورپ کا امن اور زیادہ مضبوط بنیاد پر قایم کردیا گیا ہے۔ اور مشرق مین جو کچھ تغیرات ہونگے وہ یورپ کی صلاح و مشورہ کے بعد ہوا کرینگے۔ +

لنڈن۔ ۶ مئی۔ پیرس مین عام سوگ چھایا ہوا ہے۔ آسٹریا کی شہنشاہ بیگم اپنی ہمشیرہ ڈچز ڈیلونگان کی موت پر غم سے نڈھال ہورہی ہین۔ ایک سو ۶ لاشین اب تک پہچانی جاچکی ہین متوفیون کا پورا شمار ابھی معلوم نہین ہوا۔ +

لنڈن۔ ۷ مئی۔ جنگ روم و یونان۔ ترکون کی فتح عظیم۔ یونانیون نے فرسالہ کے مورچون کو اسلئے چھوڑ دیا تھا کہ انکو خطرہ پیدا ہوگیا تھا کہ ترک جنکی جمعیت بہت زیادہ ہے۔ دائین بائین طرف سے چکر کاٹ کر انکے عقب مین آجائینگے۔ اور اس طرح واپسی کا راستہ بند کردین گے۔ یونانی سیدان اور دیاسے گذرتے وقت ترکی توپخانہ کی نہایت ہی سخت مہلک گولہ باری کی زد مین رہے۔ اور سخت خوفناک نقصان اٹھائے۔

کرنیل سمولنسکی ٹریوک آف سپارٹا کی فوج سے جاملنے کیلئے تصبہ لیرو کیطرف پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اور بندرودلو کو بالکل بے حفاظت چھوڑ دیا ہے۔

لنڈن۔ ۸ مئی۔ سامان حرب کا نقصان۔ یونانی فرسالہ مین سامان رسد اور گولہ بارود کی مقدار عظیم کئی توپین اور شہزادون کا ذاتی اسباب پیچھے چھوڑ گئے۔ (باقاعدہ پسپائی مین ایسا ہی ہوا کرتا ہے!! وکیل)

ایضاً۔ اتھنز مین جوش۔ اتھنز مین مخالفانہ جوش کم ہوگیا ہے۔ اور شاہی خاندان کے برخلاف جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ ختم ہوگئی ہے۔

دول عظام کا بیچ بچاؤ۔ دول یورپ بیچ بچاؤ کرنیکے لئے بالکل تیار ہین۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یونان کی درخواست کا انتظار کررہی ہین۔

شاہ جرمن کا منشا۔ قیصر جرمنی اسوقت تک داخلت کرنا پسند نہین کرتے جبتک کہ یونانی کریٹ کو خالی نہ کردین۔ مگر دوسری طاقتون کی خاطر منظور کرلیتے ہین۔

کریٹ سے یونانی فوج کی طلبی۔ یونان نے کریٹ سے ۴۵ افسر اور سفر مینا کی دو کمپنیان واپس بلانیکا فیصلہ کیا ہے۔ +

پری ٹوریا۔ ۸ مئی۔ ٹرانسوال اور انگلستان۔ ٹرانسوال کے پارلیمنٹ نے وہ قانون جو اجنبی لوگون کی درآمد کے مخالف پاس کیا تھا منسوخ کردیا ہے۔ وہ معاہدہ لنڈن کے نقیض ہونیکی وجہ سے نہین۔ بلکہ اسلئے کہ ہمسایہ سلطنتون اور نوآبادیون کے حق مین مضر تھا منسوخ کیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۸ مئی۔ مسٹر چیمبرلین نے دارالعوام مین بیان کیا کہ اس قانون کی منسوخی سے انگلستان اور ٹرانسوال کی کشیدگی مین بہت تخفیف ہوگئی ہے۔

لنڈن۔ ۷ مئی۔ ڈچز ڈیلونگان کی پیرس کی آتشزدگی مین جل جانیکی خبر سنتے ہی اوسکے چچا کو جو سلی مین تھا ایسا صدمہ پہونچا کہ جانبر نہ ہوسکا۔

بمبئی۔ ۷ مئی۔ انگریز ڈاکٹر کی سزایابی۔ ڈاکٹر مرفی کو جس نے آرمی نیوی کو آپریٹو سٹور (دکان شراکتی) کا نام کرکے میونسپلٹی سے ۲۴۳ روپیہ ۱۰ ر ۱۰ مکا تصرف بیجا کیا تھا چھ ماہ قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔ +

لنڈن۔ ۹ مئی۔ جنگ روم و یونان۔ دولو پر قبضہ۔ ترک نہایت امن سے دولو مین داخل ہوگئے جس کو یونانی فوج بالکل چھوڑ کر بھاگ گئی تھی۔ یونانی ٹیرہ خلیج دولو چھوڑ کر چلا گیا۔ اسی پر شہر کی سلامتی اور ہم پاشا نے شروط کی تھی۔ +

کرنل واسوس۔ کرنل واسوس کریٹ سے اتیھنز آگیا ہے۔ +

ایسا ہے کہ فریقین پندرہ روز تک جنگ ملتوی رکھنے پر رضامند ہوجائینگے۔

پیچ بچاؤ اغلب ہے۔ یونان نے یورپ کی طاقتون کی خدمت مین ایک نوٹ بھیجا ہے کہ یونانی فوج بتدریج کریٹ کو خالی کردیگی۔ لہذا طاقتین بیچ بچاؤ کرین گی۔ مگر وہ اصرار کررہی ہین کہ یونان اپنے نفع و نقصان کا کل دار و مدار انہی کے حوالہ کردے۔ +

بقیہ اسلامی خبرین

عثمانیہ افواج مقیمہ کریٹ کے لئے سمرنا اور بیروت سے بہت سا روپیہ کینیا کو روانہ کیا گیا ہے کینیا مین امن قایم رکھنے کا کام ترکی افسرون کے سپرد ہے۔ ترکی آہن پوش ہیبت نما پر جو کریٹ مین ہے جو بین سب لفٹنٹ کام سیکھتے تھے وہ آٹھ اپریل کو قسطنطنیہ واپس آگئے۔ +

رومینیا سے مسلمان مہاجرین کی ایک جماعت ۱۰ اپریل کو قسطنطنیہ وارد ہوئی۔ +

باب عالی نے دیار بکر کے ارمنیون کو دو برس کے لئے بدل عسکریہ کی آدائیگی سے بری کردیا ہے۔ +

گورنمنٹ عثمانیہ نے یمن کے بندرگاہ حدیدہ اور رومان کے صدر مقام صنعا کو درمیان تین جنگی قلعے تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ +

اعلیٰ حضرت امیر المومنین شاہ ایران کو مشرقی مسئلہ کی طرف راغب کرنیکی کوشش کررہے ہین۔ +

وائینا۔ دارالخلافہ آسٹریا مین پہلی مسجد گذشتہ مہینہ مین تعمیر ہوئی ہے۔ +

اجمیر۔ اس ٹائمز مسٹر میوڈون صاحب رزیڈنٹ کے پہاڑ کو جانے سے پہلے حضور نظام سے ملاقات کرنے کی کیفیت لکھنے کے بعد بڑے تیقن کے ساتھ ظاہر کرتا ہے کہ جون کے بعد وزارت مین تغیر و تبدل ہوگا۔ اور ظن غالب ہے کہ سر آسمانجاہ مدار المہام نہین۔ +

ڈھاکہ۔ باقی پور اور کانپور مین سلطنت عثمانیہ و کریٹ کے مفلوک الحال مسلمانون کے لئے چندہ جمع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ +

ہمنے سخت افسوس سے سنا ہے کہ سات مئی کو قاضی محمد اسلم صاحب بہادر ڈویژنل جج لاہور کی کوٹھی سے جو نینٹ پریم ناتھ صاحب کی کوٹھی کے متصل ہے آٹھ نو ہزار روپیہ کے زیور اور نقدی کی چوری ہوگئی ہے۔ پولیس تحقیقات کررہی ہے۔ +

نواب لفٹنٹ گورنر بہار اور پنجاب نے ۷ مئی کو اورینٹل کالج اور ٹریننگ کالج کا معائنہ فرمایا۔ ۸ مئی کو ۹ بجے صبح کے وقت اسلامیہ کالج اور ۱۲ کو مشن اور آریا کالجون کا معائنہ کرین گے۔ ۸ مئی کی صبح کو ڈائریکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے اسلامیہ کالج کا ملاحظہ کیا اور بہت خوش واپس گئے۔ +

امیر صاحب نے افغانستان کی ہر ایک بڑے شہزادہ فوجی چوکی پر ایک ایک کرنیل مقرر کیا ہے جو سرحد اور ملک پہلے سے موجود ہین وہ دیگر انتظام کرینگے اور نئے افسر فوجی کا مونکی نگرانی کرین گے۔ کہا جاتا ہے کہ جناب ضیاء الملت والدین نے سردار محمد علیخان افسر شتوار کی افواج کو کیفیت طلب کرنیکے لئے کابل بلایا ہے کہ ہمارے حکم کے برخلاف بخارا کو تاجرون کو افغانستان سے پشاور غلہ کیون بھیجنے دیا گیا۔ جنرل غلام حیدر خان سپہ سالار نے علاقہ مہمند کے مقام متنازعہ ماگی یا بیٹرو سے افغانی فوج واپس بلالی ہے۔ تازہ تصفیہ کی رو سے سرحد خیبر سے شروع ہوکر نواگئی کو جائیگی۔ کئی مہمند قبائل انگریزی حصہ مین آگئے ہین جو اچھے سپاہی بن سکتے ہین۔ حکام پشاور نے انکے سردارون اور ملکون کو بلایا ہے کہ آئندہ کیلئے انکو کیا وظیفہ دیا جایا کرے۔ +

مسمیان کرم علی اور عبدالکریم کو جنہون نے بنک کو ۱۰ ہزار روپیہ کے نوٹون کا چور گرفتار کیا تھا ۴۲۰ روپیہ انعام ملگئی

قسطنطنیہ کے بندرگاہ مین ۶ لغایت ۱۱ اپریل تک ۴۰ تجارتی جہاز داخل اور ۳۹ روانہ ہوئے +

مصر مین عساکر عثمانیہ کا امدادی چندہ ابھی تک پوری سرگرمی سے جمع ہو رہا ہے۔ جناب فاطمہ خانم آفندی دختر اسمٰعیل پاشا مرحوم اور اون کے خاوند محمود سری پاشا نے جو استانہ علیہ مین مقیم ہین۔ ایک ہزار اسی پونڈ تبکی چندہ دیا ہے۔ دیگر ممالک مین بھی جہان کہین مصری یا عثمانی موجود ہین وہ فراہمی چندہ کی خبر سن کر حسب توفیق روپیہ ارسال کر رہے ہین۔ اور بلا مبالغہ اس قسم کی مثالین دیکھنے مین آتی ہین کہ غریب الدین اور معصوم بچے چندہ کی خبر سنتے ہی اپنا کل اندوختہ انجمن کے حوالہ کر دیتے ہین۔ صدر کمیٹی قاہرہ کو پندرہ اپریل تک ۴۰ ہزار پونڈ مصری (تقریباً ۴۴ ہزار پونڈ ٹرکی) وصول ہوئے جن مین سے دو ہزار دو سو پونڈ اسکندریہ کی انجمن نے روانہ کئے تھے اس رقم مین سے ۳۵ ہزار پونڈ مصری انجمن نے بارہ اپریل تک قسطنطنیہ کو روانہ کئے +

یونان کے ساتھ جنگ شروع ہونیسے پہلے ترکی بندرگاہ رودوستو کے ایک یونانی تاجر نے نیویارک کے ایک عزیز کو جو لاریسہ مین رہتا تھا ایک خط روانہ کیا تھا جسے یوروپ کے بعض اخبارون نے شائع کیا ہے۔ اس مین یونانی مذکور نے ترکون کی شرافت کی بیحد تعریف کر کے نیو یارک کے مذہبون کو سخت لعن طعن کی ہے۔ ہم اس خط کا خلاصہ بڑی خوشی سے ذیل مین درج کرتے ہین کیونکہ بمصداق الفضل ما شہدت بہ الاعداء دشمن کی تعریف سے بڑھکر کوئی تعریف نہین ہو سکتی:-

"برادر عزیز۔ تیرا خط ملا۔ اس امر سے واقف ہوا کہ تو نے ریلیف کمیٹی کی امداد کے لیئے ۴۰۰ درہم مالیت کا غلہ دیا ہے۔ خدا تمہین اس ہمدردی اور حسن نیت کا بدلہ دے۔ لیکن مین تجھے اطلاع دیتا ہون کہ تمہارے ملک مین مفلوک الحال کرسٹیون کی امداد کے لیئے روپیہ جمع کرنے کی غرض سے جو انجمن قائم ہے وہ اپنے دعوی مین بالکل جھوٹی ہے۔ اور ہمین ایسے لوگ ہین جو صرف اپنے ذاتی منافعہ کے لیئے کام کر رہے ہین۔ بڑی دلیل اس امر کی یہ ہے کہ انہون نے روپیہ تو غلہ و پارچہ سے کرسٹیون کی مدد کرنے کے لیئے جمع کیا اور اس کے عوض دس ہزار بندوقین اور کئی لاکھ کارتوس خرید کر اشقیا کریٹ کے پاس بھیجے۔ جن سے انہون نے ایسا کام لیا جو دو تہائی یونان کو شہر مسار ہونا پڑا۔ اور انہون نے اس پر کفایت نہ کی بلکہ صوبہ تھسلی کے غریب مسلمانون کی بھی جو تعداد مین پندرہ سو سے متجاوز نہین طرح طرح سے بیحرمتی کی۔ انکی ٹوپیان سر بازار اتار کر قدمون کے نیچے کچلین۔ اور بالکل بے قصور محض اس وجہ سے کہ وہ غیر مذہب کی ہین انکو تکلیفین پہونچائین جن سے لاچار ہو کر اکثر شریف مسلمانون کو وہان سے ہجرت کرنی پڑی۔ کیا یہ طفلانہ حرکات اور سفیہانہ کرتوتین ہمارے لیئے باعث شرم نہین۔ کیا ہم ترکون کے ملک مین رہنے سے مستعفی ہو سکتے ہین دیکھ مین بمنزلہ صبیان اون کے ملک مین ہون۔ تیرا عم زاد بھائی نقولا اور اوس کی اولاد سمرنا مین اور تیرا دوسرا بھائی بورغوز اور اوس کا بیٹا مصر مین ہے۔ اور تمام بلاد عثمانیہ ہماری قوم سے بھرے پڑے ہین۔ اگر ہم بھی ہماری طرح پاگل ہو جائین تو ہماری کیا حالت ہو۔ مین اپنی قوم کی بھی شرارتین دیکھکر وہان سے نکل آیا اور عثمانی رعیت بن گیا تھا تم لوگ عنقریب سخت مصیبت مین گرفتار ہونے والے ہو۔ کیونکہ ہر روز ہمارے پاس سے عساکر عثمانیہ گذر رہے ہین اور مجھے کبھی خیال نہین تھا کہ بلاد عثمانیہ مین ایسی لشکر موجود ہین۔ مین ادھر خط لکھ رہا ہون اور دوسری طرف میری آنکھین اون نوجوان ترکی سپاہیون کو رعب و جلال اور ہمت و طاقت کا نظارہ کرنے مین محو ہین ابھی ابھی بندرگاہ سامسون سے آئی ہین مصروف ہین۔

کوئی شک نہین کہ اللہ تعالیٰ اون اخبار نویسون اور خطیبون سے جنہون نے جنگ جنگ پکار کر یونان کو مبتلائے آلام کیا ضرور بدلہ لیگا۔ اذکو کہ بوجنگ تیار ہے اور اسنے لباس سرخ پہن لیا ہے۔ مرد میدان ہو تو آؤ سرحد پر جا کر اون بہادرون کو دیکھو جن کو تم کہتے تھے کہ فاقہ نے اونکی کمرین دوہری کر رکھی ہین مگر ترکی عساکر کا نام سنتے ہی لیکچرارونکی زبانین بند اور محررون کے ہاتھ مفلوج ہو جائین گے۔ خلاصہ یہ کہ ہم یہان کمال عیش و آرام مین ہین۔ خرید و فروخت کرتے اور کمال اطمینان سے لین دین کر رہے ہین اور عساکر قاہرہ ٹیڈی ڈل کیطرح ہمیرے گندہ رہے۔ مگر ہماری طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہین دیکھتا۔ پس اگر خیر چاہتا ہے تو بھی درستی احوال موجودہ تک بجہ قبیلہ میرے پاس آکر آرام سے وقت گذاری کرلے۔ والسلام +

اعلیٰ حضرت امیر المومنین نے اُن بلغاریون کو جو ۱۸۹۵ء کے مفسدہ مقدونیا مین شریک ہونیکی وجہ سے قلعہ رہتوس مین قید کئے گئے تھے بعفو خسروانہ رہا کر دیئے جانے کا حکم دیا ہے +

اعلیٰ حضرت سلطان اعظم نے شاہزادہ بلگیر پاشا اور اوس کی بیگم کو بذریعہ تار استانہ علیہ آنے کی دعوت کی ہے +

باب عالی نے دس اپریل سے ممالک محروسہ سے یونانی مجاہدین کی روانگی بند کر کے ایسے لوگون کی نگرانی کا حکم صادر کر دیا تھا +

ولایتی اخبارات مؤرخہ ۱۶ اپریل راوی ہین کہ یونانی لشکر مین سے ایک جماعت کثیر نے حد سے گذر کر عساکر عثمانیہ کی فوج (ردیف جنلاک) سے روٹی مانگی۔ اور شدت جوع سے بیتاب ہو رہے تھے۔ دشمن نوازی ترکون نے اون کو کھانا کھلا کر واپس کر دیا۔ یونانی کہتے تھے کہ اگر فاقہ و بے سروسامانی کی یہی حالت رہی تو ہمکو مجبوراً بھاگ جانا پڑے گا +

صدر کمیشن فراہمی زراعانت عساکر ردیف متعینہ اسلامبول نے جس کے پریسیڈنٹ محمود جلال پاشا وزیر تعمیرات عامہ ہین چار اپریل کو بذریعہ اعلان مشتہر کیا تھا کہ زر جمع شدہ مین سے ایک حبہ بھی دوسرے مصرف پر خرچ نہین کیا گیا۔ اس تاریخ تک کل رقم تین لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ جمع ہوئی ہے جن مین سے ۲۳ ہزار پونڈ عساکر میگزین رائفلون کے لیئے بارود اور توپ خانہ اور سوارون کے لیئے گھوڑے خرید کرنے پر صرف کیئے گئے ہین۔ باقی رقم عثمانیہ بنک مین جمع ہے۔ جو فقط بری یا بحری طاقتون کی درستی پر خرچ ہوگی۔ اور آئندہ آمدنی و خرچ کے نقشے بھی شائع کیئے جاتے رہین گے۔

مصر کے صدر کمیٹی نے سابقہ ۲۲ ہزار ۲۲۳ پونڈون کے علاوہ اور پندرہ ہزار پونڈ انگریزی ۱۳ اپریل کو قسطنطنیہ روانہ کیئے جانیکے لیئے عثمانیہ بنک مین داخل کیئے۔ کمیشن زراعانت امحہ شاہی دس اپریل کو ۱۲۶۸۴ پونڈ بینگ بیرسرتا پہ نانہ کے لیئے گھوڑے خریدنے کو وسطی ۱۲۵۰۰ پونڈ اور باقی رقم افسران خرید کنندہ کے سفر خرچ کے لیئے عثمانیہ بنک سے برآمد کی +

ناظرین کو یہ معلوم ہے کہ باقاعدہ جنگ شروع ہونیسے کئی دن پہلے سے یونانیون نے ترکی علاقہ پر حملہ کرنے شروع کر دیئے تھے۔ جن کے متعلق ریوٹر نے کوئی مفصل خبرین روانہ نہین کی تھین۔ اس لیئے ناظرین کی آگاہی کیلئے اُن یونانی حملونکی کیفیت ترکی اخبارون سے لیکر ذیل مین درج کی جاتی ہے:-

ترکی اخبار اقدام کو مقام الاصونا سے مندرجہ ذیل تار مورخہ ۹ اپریل موصول ہوئی:- جو یونانی فوجین کرنیا مین جمع تھین وہ اچانک سرحد سے عبور کر آئین۔ ترکی افسر نے پہلے اون کو واپس چلے جانے کے لیئے زبانی فہمایش کی مگر اون کے انکار کرنے پر افواج قاہرہ نے جس کی شجاعت کل دنیا مین مشہور ہے سلطنت کے حقوق کی حفاظت کے لیئے حملہ کو روکا۔ اور یونانیونکی گولیون کے جواب مین عثمانیہ توپون سے بم کے گولے چلائے اور انفلین بھی سر کین۔ یونانیون کا بہت ہی سخت نقصان ہوا۔

الاصونا ۱۰ اپریل۔ جو لڑائی کل شروع ہوئی تھی وہ ابھی تک جاری ہے۔ یونانیون کا بے اندازہ نقصان ہوا ہے ٹھیک تعداد ابھی معلوم نہین ہوئی۔ مارشل اوہم پاشا نے کورٹ مارشل مقرر کیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی جن کے سب حملے پسپا کر دیئے گئے تھے پھر لڑائی کی تیاریان کر رہے ہین۔ ترکی افسرون نے تمام انتظام کر لیا ہے۔ ابھی خبر موصول ہوئی ہے کہ یونانی افواج ڈیکٹ متسوو اور سپیلیو کی طرف ترکی علاقہ پر حملہ آور ہوئی ہین غنیم نے ترکی چوکی مائے نگرانی بمقام کرمینیا پر ہماری جمعیت کے ساتھ حملہ کیا ہے۔ یہ ثابت ہو گیا کہ ڈاکو نہین بلکہ باقاعدہ فوج نے حملہ کیا ہے۔ ڈسکٹ وغیرہ پر حملہ کرنے والون نے نقصان عظیم اٹھایا ہے کرمینیا مین گو ترکی فوج کم تھی اوس نے حملہ آورون کو جن کا بہت نقصان ہوا پیچھے ہٹا دیا۔ ترکی دستہ کا صرف ایک سپاہی شہید ہوا۔

شب گذشتہ (۹ اپریل) یونانیون نے پھر حملہ کی تیاری کی مگر اونکی نقل و حرکت برقی روشنی کے ذریعہ معلوم کر لیگئی اور اون کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

۹ اپریل کی لڑائی مین یونانیون کو فاش شکست ہوئی ترکون نے ۱۱۱ سپاہی اور ایک افسر کو گرفتار کر لیا جس وقت یونانی سرحد عبور کر کے اس طرف داخل ہوئے ترکی افسرون نے نگرانی کنندہ دستون کو پیچھے ہٹا لیا تاکہ

یونانی اچھی طرح سے آگے بڑھ آئین۔ پھر دو گھنٹون کے بعد نیم دایرہ کی شکل مین بڑھکر غنیم کے بھاگنے کا راستہ بند کر دیا۔ یونانی جان توڑ کر لڑے۔ مگر کچھ پیش نہ گئی۔ شب گذشتہ سات سو یونانی دو جہازون سے پر پویسا کے مقابل خشکی پر اُترے اور آج صبح کو نگرانی کی چوکیون پر حملہ کیا۔ ترکون نے حملہ کو پسپا کیا۔ ایک جہاز غرق کر دیا گیا چند اہلِ جہاز قتل اور باقی گرفتار کیے گئے۔

الاصونا۔ ۱۰ اپریل (شام) چودہ سو آدمیون کے ایک یونانی دستہ نے آج آرٹما کے قلعون پر حملہ کیا مگر پسپا کیے گئے۔ پیلیو پر پانچسو یونانی حملہ آور ہوئے تھے۔ اون کو بھی شکست ملی۔ لیکن مکرر حملہ کی ہر وقت انتظار ہے۔ یونانیون نے مقام کوانیا کی جنگی چوکیون کو آگ لگانے کی کوشش کی جسپر سخت لڑائی شروع ہوئی اور آخرکار وہ سرحد سے پار چلے گئے۔

بمقام ڈسکٹ کئی یونانی مقتول و مجروح ہوئے۔ نشاط پاشا اور حقی پاشا ایسے سوقعون پر ہین جہان غنیم بآسانی حملہ کر سکتا ہے۔

محکمہ جنگ نے تیسرے اردو تقسیم مناسطر کی ریزرو فوج کو تین حصون مین تقسیم کر کے بمقام اسکب۔ کسودو اور پدہی زرند تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

برگیڈیر جنرل عثمان پاشا (غازی عثمان سے مراد نہین) یاور اعلیٰ حضرت مقام جنیلکے ڈویژن کے سٹاف کے اعلےٰ افسر مقرر ہو کر مقام مذکور کو روانہ ہو گئے ہین۔

معرکہ آرا فوج کے پہلے تین ڈویژنون مین بارہ ہزار فوج پیدل۔ چند دستے فوج سواران مین میدانی اور ایک کوہی باتری ہے۔ چوتھی ڈویژن مین اسیقدر فوج پیدل و سوار اور تین میدانی باتریان ہین۔ پانچوین ڈویژن مین ۶۰۰۰ فوج پیدل۔ چند دستے سوار۔ چار میدانی اور ایک کوہی باتری ہے۔ چھٹی ڈویژن مین بارہ ہزار پیدل اور توپ خانہ رسالہ پانچوین کے برابر ہین۔ اسکے علاوہ دو اور ڈویژن ہین جن مین سے پہلی مین چار رجمنٹ سواران اور دوسری مین آٹھ رجمنٹ توپ خانہ ہے۔ کل معرکہ آرا فوج کی تعداد علاوہ امدادی فوج کے ۷۲ ہزار پیدل۔ ۶ سو سوار اور ۱۵۶ توپین ہین۔

الاصونا۔ ۱۱ اپریل جمعہ (۹ اپریل) سے یکر یونانیون نے رات اور دن دونون وقت ترکی فوج پر مختلف موقعون پر متواتر حملے کیے ہین۔ مگر ایک انچ زمین پر قابض نہ ہو سکے۔ شنبہ کی رات کو ترکی پہرہ دارون نے مقام کویری پور کے نواح مین برقی روشنی کی مدد سے چار ہزار یونانیون کو بڑھتے آتے دیکھا۔ جسپر وہ فوراً مقابلہ کے لیئے تیار ہو گئے۔ لڑائی برابر اڑھائی گھنٹہ ہوتی رہی جس کے بعد اکثر یونانی بھاگ گئے اور باقی اور زیادہ عرصہ تک لڑتے رہے۔ غنیم کے بہت سپاہی قتل ہوئے جن مین ایک اعلیٰ افسر بھی شامل تھا۔ اس رات چار ہزار یونانیون نے ڈسکٹ کی قریب سرحد عبور کی مگر بیس منٹ کی لڑائی کے بعد بھگا دیے گئے۔ پانچ یونانی زندہ گرفتار ہوئے جو ڈویژن کے سپہ سالار کے پاس بھیج دیئے گئے صبح کے وقت تین دستہ بمقام میلی ہوا ترکی علاقہ مین داخل ہوئے ترکی افواج نے مار کر بھگا دیا۔

۱۰ کو تقریباً ایک ہزار یونانیون نے پر پیلیو پر حملہ کیا۔ مگر نقصان عظیم کے ساتھ پسپا کر دیے گئے۔ ۱۱ کو یونانیون نے کرینا پر پھر حملہ کیا۔ اڑھائی گھنٹے لڑائی ہوتی رہی۔ اور آخرکار سرحد سے پیچھے ہٹا دیئے گئے۔ اقدام راوی ہے کہ ڈسکٹ پر پانچ ہزار یونانیون نے حملہ کیا۔ سرحد پر ترکی فوج تھوڑی تھی وہ پیچھے ہٹ آئی۔ ترکی جنیل نے یونانیون کے بڑھتے چلے آنے پر اونکی واپسی کو روکنے کے لیئے اپنی فوج کو دو حصون مین تقسیم کیا۔ غنیم اس چال کو سمجھکر اپنی مخدوش حالت سے واقف ہو گیا۔ اور اُسنے ترکی سوچہ بندی پر بڑی تندی سے حملہ کر دیا۔ لڑائی تین گھنٹے ہوتی رہی۔ آخرکار یونانی دو ہزار مقتول و مجروح چھوڑ کر واپس ہٹ گئے۔ اور ترکی فوج نے محض رحم کھا کر بھاگتون کو گرفتار نہ کیا۔

ترکی اخبار صباح کو کینیا سے اوس کا خاص نامہ نگار ۱۰ اپریل کو خبر بھیجتا ہے کہ دول اجنبیہ کے امیر البحرون نے کریٹ کے تمام باقی جہازون کو غرق یا ناکارہ کر دینے کا فیصلہ کر کے اسپر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔

باب عالی نے ۱۰ اپریل تک بارہ ہزار بوری آٹا کریٹ کے مفلوک الحال مسلمانون کیلئے روانہ کیا۔ انمین سے ساڑھے چار ہزار بوری امیر المومنین نے جیب خاص سے خرید کر عنایت کین۔ پانچ ہزار سرکاری روپیہ سے سمرنا مین خریدی گئین اور باقیماندہ انجمن امداد مسلمانان نے عطا کین۔ انمین ۳۴۵۰ کینڈیا کے مسلمانون مین ۴۰۰ کے غرباء مین اور ۹۰۳ لاشیٹی کے مفلوکین مین تقسیم کیگئین۔

ترکون کی بے تعصبی اور عالی ظرفی کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اوسنے ہر یونان (ذکر یا ۔ پر

فوجین بھیجدین اور دوسری طرف سرحد ترکی پر جرار فوج جمع کر کے شبخون مارنے شروع کر دین۔ مگر پھر بھی ترکی نے اوس کے سفیر کو باقاعدہ اعلانِ جنگ سے پہلے قسطنطنیہ سے نہ نکالدیا۔ بلکہ جب خاص استنبول مین اُنہی چھ اپریل کو جس دن یونان ترکونکی ماتحتی سے بالکل وجوہ آزاد ہوا تھا اس آزادی کی یادگار مین شکرانہ کی نماز گذاری اور کئی یونانی باشندگانِ ترکی اوس مین شریک ہوئے تو ترکون نے کوئی برا نہ مانا اور کسی طرح کی مزاحمت نہ کی۔

ٹرکی کی جنگی اور بحری تیاریون کے متعلق جو ۱۲ اپریل تک کیگئی ترکی اخبارات حسب ذیل خبر دیتے ہین۔

۶ اپریل۔ فرانسیسی جہازرانی کمپنی کا جہاز بغداد کل پارسیل ۵۳ صندوق بم کے گولون اور کارتوسون کے لیکر جو ترکی گورنمنٹ نے خریدے ہین قسطنطنیہ پہونچا۔ کرپ توپون کی تین باتریان سرحدی سے ڈسکٹ کو جو تیسرے ڈویژن کا صدر مقام ہے روانہ کیگئی۔ اور اس شہر سے چھ دیگر باتریان الاصونا کو روانہ کیگئین۔ ترکی جہازرانی کمپنی مخصوصہ کے دخانی جہاز حمیدیہ اور مدینہ کروزر قسم (نیم جنگی) کے جہاز بنائے گئے ہین یہ جہاز عنقریب قسطنطنیہ سے روانہ ہو کر جنگی بیڑہ کے پہلے حصہ مین جو ابھی تک ڈارڈنیلز مین ہی شامل ہو جائینگے۔ سمندر مین چلنے والی تارپیڈو کشتیون کا بیڑہ بھی جو آہن پوشون سے دو دن پہلے قسطنطنیہ کے بندرسے روانہ ہوا تھا ابھی تک ڈارڈنیلز مین ہے کمپنی مذکور کے دخانی جہاز مکہ اور مدینہ بھی کروزر جہاز بنائے جا رہے ہین۔ یہ دوسرے جنگی بیڑہ مین شامل ہونگے۔

۸ اپریل قسطنطنیہ کے ماسر نفلیون کے سیگزینون کی حفاظت کیلئے ایک اور ردیف پلٹن گھرون سے طلب کیگئی ہے فرمانِ شاہی کے روسے سپاہ ۱۷ اور قراحصار کی آٹھ ردیف پلٹنین جن مین سے ہر ایک مین ۷۵۰ سپاہی ہین طلب کیگئی ہین۔ چار پلٹنین جنیا اور چار سالونیکا جائینگی۔ ایک جہاز ۳۵۰ ردیف اور بارکش مویشی کی معقول تعداد لیکر جو میدانِ جنگ کو جائینگی۔ کل بندرروڈوسٹو مین پہونچا۔ آہن پوش حفظ رحمن کی زرہ اور توپون وغیرہ کی تجدید ہو گئی۔ اسپر اب چار کرپ اور چار ناروٹن فلٹ توپین ہو گئی ہین مرمت کے بعد جب چھ اپریل کو اسکی آزمائش کیگئی تو اسمین کامل اُترا۔ اسی تاریخ آہن پوش رخانیہ پر بحری سپاہیون کا ایک دستہ مامور کیا گیا۔ یہ آہن پوش دوسرے جنگی بیڑہ مین شامل ہوگا۔ میدانِ جنگ کی فوج کی کمک کیلئے کوتاہیہ (واقعہ ایشیا کوچک) کی ۱۸ ردیف پلٹنین طلب کیگئی ہین۔

۹ اپریل۔ اناطولیہ سے جو ردیف بلائے جاتے ہین وہ بندرگاہ اسمد مین جمع ہو کر وہان سے بذریعہ جہاز بندرروڈوسٹو اور وہان سے مرادلی جا کر بذریعہ ریل میدانِ جنگ کی طرف روانہ کیئے جاتے ہین۔ آق شہر یوزغاد بوردور اور سپاہ ٹا کی ردیف فوجین سلحہ اور وردیان وغیرہ تقسیم ہو رہی ہین۔ روڈوسٹو اور مرادلی۔ اور چورلو و مرادلی کی سڑکونکی درستی کیلئے بے تعداد مزدور کام کر رہے ہین۔ دوسرا جنگی بیڑہ سب طرح سے تیار و مکمل ہو کر کل (۱۰ اپریل) سہ پہر کو قسطنطنیہ سے روانہ ہوگا۔ اس مین مندرجہ ذیل جہاز شامل ہونگے۔ آہن پوش رخانیہ۔ آہن پوش کاروٹ حفظ رحمن و منصورہ۔ مسلح جہازات بار برداری (کروزر) مکہ۔ مدینہ وحیدیہ تارپیڈو جہازات طیارہ توفیق و مجیدیہ۔ یہ بیڑہ بھی بحیرہ روم کو جائیگا۔

۱۰ اپریل۔ محکمہ جنگی نے تمام کارآمد سرحدی چوکیون مین برقی روشنی کے انتظام کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ گذشتہ کی فوجی تقویت کیلئے سالونیکا سے ایک ردیف پلٹن روانہ کیگئی ہے۔ دو مزید کوہی باتریان عنقریب سرحد کو بھیجی جائینگی کئی ماہر توپچی مناسطر سے الاصونا کو روانہ کیئے گئے ہین۔ اور سالونیکا سے بھی کئی افسران توپخانہ اور کاریگر الاصونا کو گئے ہین۔ بندر کسٹیرنلے سے سرحد تک کی سڑک کو ساتھ پیل مرمت کیے جائینگے جن کا ٹھیکہ پرائیوٹ لوگون کو دیا جائیگا۔

سالونیکا مین ایک اور ہسپتال تجویز کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے آق شہر وغیرہ کی ردیف فوج کا سرحد کو بھیجنا ملتوی کر دیا ہے۔ تین جرمنی افسر سالونیکا پہونچے ہین۔ یہان سے وہ افواجِ عثمانیہ کے معائنہ کیلئے الاصونا جائینگے۔ جہاز کریان